۳۶

اللہ یہدی من یشاء الی الصراط المستقیم

للہ الحمد و المنة درین ایام فرخندہ فرجام گلدستہ
گلشن مطلوب الموسوم بہ

[illegible]

۱۳۲۵ھ

[illegible]

حسب فرمائش یکی از محبان محب مشفق خلیل عالیجناب شیخ محمد بخش صاحب
مینیجر شیخ عمر اینڈ کمپنی مشہور آکشنرز سکندرآباد

در مطبع نامی ابوالعلائی واقع گلزار حوض طبع شد

ہست کلید در گنج حکیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ

سب تعریف اللہ تعالےٰ ہی کو سزاوار ہے کہ جس نے اپنی قدرت کاملہ سی بنائین آسمانون
کو بے ستون اور بے سہارے کے اور زمین کو بے اصل و بے مادے کے اور پھر ٹہرائین
اسمین اپنی حکمت بالغہ سے اندھیریان اور اوجالے کو واضح ہو کہ اسمین
خدائے لایزال خالق بے مثال اپنی عظمت و عزت جلال وجمال کے کمال
یکتائی کے طرف کنایہ کرکے فرماتا ہے ۔ ظلمت و نور دونو میرے ہی مخلوق
ہین اور ظلمت و نور سے شب و روز مراد ہے یا معصیت و طاعت یا جہل و علم
یا ضلالت و ہدایت کیطرف اشارہ ہے کہ جس نے بنائین انسان مین آسمان
قلب و زمین نفس کو اور پھر گردانا صفات بہیمی حیوانی اور اخلاق سبعی

شیطانی سے نفس مین ظلمات کو اور ظاہر کیا اوصافِ ملکی روحانی
اور اخلاق انوارِ ربانی سے قلب مین نور کو۔

مثنوی

جب ارادہ یون کیا پروردگار	تا تجلّی ذات کی ہو آشکار
تھا نہ ضِد اُس ذات بے مانند کو	ذات بے ضد کے نہو ظاہر کبھو
پس بنایا اک خلیفہ خوش صفات	تاکہ ہو آئینۂ اوصافِ ذات
نور بے حد مرحمت اُس کو کیا	ظلمت اوس کا ضِد بنایا دوسرا

پھر بمصداق یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ راہ دِکھاتا ہے اللہ تعالےٰ اپنے نور کے طرف جس کو کہ چہتا ہے اور بکمال رحمت و مہربانی فرما کر بموجب هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی کے سے انبیا علیہم الصلوات والسلام کو مبعوث کیا تاکے اون کے ذریعہ سے خلایق کو جہل و معصیت و ضلالت کی ظلمت سے علم و طاعت و ہدایت کے نور کے طرف باہر نکال لاوے علی الخصوص صلوٰۃ بیحد و سلام بیعد از ازل تا ابد حضور پر نور اقدس اعلیٰ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم پر ہو کہ آپ کے نورِ مقدس کو سب مخلوق کے اول پیدا کیا اور پھر آپ کے نور مبارک سے کل کائنات کا ظہور کرکے آپ کو سب انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے آخر مین وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط کے دولتِ جاودانی سے سرفراز

فرما کر سارے کمالات انبیاء سابقین کے آپکی ذات لقدس ایات
مین رکھکر آپ کو جن و انس کی ہدایت کیلئے مبعوث فرمایا اور بمصداق
مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ط اپنی فرمان برداری کو آپ کی
فرمان برداری پر موقوف کیا اور بمصداق وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ط جس نے آپ سے منہ پھیرا وہ
گمراہ اور ہلاک ہوا اور آپکی آل پاک جنکی شان مین اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ط کا مژدہ
سنایا اور آپکے خلفائے راشدین اور اصحاب اجمعین جنکی شان مین
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط کی بشارت فرمایا اور اَشِدَّآءُ
عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کی صفت سے موصوف فرما کر اون کے
واسطے سے شرک و بدعت کے ظلمت کو صفحہ عالم سے مٹایا اور توحید
وسنت کے نور کو چمکایا اور تابعین وتبع تابعین و ائمہ مجتہدین وعلمائے
راسخین جنکی شان علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی پوری پوری
مصداق ہین یہہ سب انوار و شیون خاص اس رحمۃ للعالمین کے فیضان
رحمت کا ظہور ہے کہ رب العالمین اپنے مقبول بندون کو آپ کی
امت مین داخل کیا اور آپکی امت مرحومہ کو خیر الامم کے خطاب سے
مبشر فرما کر آپکے امت کے اولیا کی توصیف مین الا ان اولیاء

لله لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون کی بشارت فرمایا پھر عام
لوگون کی ہدایت کے لئے اون اولیاء اللہ کا واسطہ ٹھرایا تاکہ ظلمت
جہل و نادانی اور پستی اوصاف حیوانی سے نکلکر روشنی علم و دانائی اور بلندی
کمال انسانی پر پہونچنے کی تحصیل معاش و معاد کے اسباب کا ملکہ اور طرز و طریقہ
حاصل کرنے کے لئے وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ کا امر فرمایا اور پھر اوس
سلسلہ وسیلہ کو امام الاولین والآخرین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین
جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ختم فرمایا پھر جن
لوگون نے اون کے طریقہ پر پیروی ظاہراً و باطناً اختیار کی تو ان کے حق مین
لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کا وعدہ فرماکر زمرہ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ کی بشارت
فرماتا ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِفَضْلِكَ اور جن لوگون نے اُن کے
یا اللہ کر ہمکو ان مین سے ساتھ فضل تیرے
خلاف مین پیروی کی اُن کے لئے خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ کی زجر و تنبیہ
نقصان دنیا و آخرت
فرماکر زمرہ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ کی نذارت فرماتا ہے اَللّٰهُمَّ
یا اللہ
یہہ لوگ وہی ہین نقصان پانے والے
لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِكَرَمِكَ اما بعد بندہ ہیچدان کمترین جہان سراپا
مت کر ہمارے کو ان مین سے ساتھ کرم تیرے
پر از عصیان و عیوب آپکا خادم **شیخ محبوب** المتخلص **محبوب**
عفا اللہ عنہ خدمت مین اخوان الصفا کے عرض حال کرتا ہے کہ یہہ خاکسار
سراپا گنہگار اپنی عمر کا ایک بہت بڑا حصہ جو عین شباب کا تھا افسوس
ظلمت و معصیت جہل و ضلالت مین کھویا اور کولہو کے بیل کی طرح

یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانے والے ۱۲

یہ لوگ وہی ہیں نقصان پانے والے ۱۲

انکھہ پھر توپ پہنا ہوا اوسی چکر مین ناحق اتنی عمر صرف کر سرگردان رہا
نہ کبھی بھولے سے بھی لب پر نام اللہ لیا اور نہ کبھی دلمین خوف عقبیٰ لایا اور
نہ کبھی اپنے آپکو اتنا بھی نجانا کہ تو کیا شئے ہے کہان سے آیا اور کہان تھا
اور اب کہان ہے اور کس کام کیلئے آیا ہے اور کیا کر رہا ہے اور یہان سے
کدہر جائیگا واے غفلت و نادانی کہ اول اپنی ہی حقیقت و اصل سے
بیخبر پھر دوسرے کو کسطرح پہچانتا یارے یکایک فضل آلہی شامل حال ہوا جو
اس چکر سے چھوٹنے اور جہل و ضلالت سے نکلنے کیلئے آفتاب نور ہدایت کے
طلوع ہونے کا وقت آیا چارون طرف سے شیخ صاحبدل پیر روشن ضمیر
فرد الافراد قطب الارشاد صوفی جامع الاضداد عالم علم شریعت ماحیٔ شرک
و بدعت عامل توحید و سنت رہبر راہِ طریقت عارف کامل عاشق و اصل
پیشواے ارباب حقیقت مقتداے اصحاب معرفت خرقہ پوش کشف و شہود
جرعہ نوش وحدۃ الوجود کاشف اسرار دقایق شاہد انوار حقایق ہادیٔ
طریق لی مع اللہ مولانا و مرشدنا جناب **خواجہ شاہ رحیم اللہ شاہ**
چشتی القادری سلمہ اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات کے فیض عام
کی صدا کانونمین آنے لگی تب دل مین آیا کہ ایسے بزرگ سے ملین اور کچھہ
اپنے لئے بھی دین و دنیا کی بھلائی چاہین جسقدر شیخ کی تعریف و توصیف
سُنتا تھا وُونہی بلکہ اُس سے زیادہ مذمت و شکایت سُنا کہ خلاف

سنت منکر شریعت پابند بدعت مانع صوم وصلوٰۃ تارک اذکار و اشغال
بے بہرۂ از اسرار حال وقال ہین - غرض طرح طرح سے انواع و اقسام کی مذمت
و شکایت سنکر سُن ہوگیا پھر بارے جی مین آیا کہ ایکدفعہ ضرور ملا چاہیئے دیکھین کہ
کہان تک تعریف و شکایت کا پتہ ملتا ہے - غرض ایک روز شب مین اتفاقاً
کسی کام کیلئے اُس راستہ سے گذرا جہان حضور کا دولتخانہ ہے دور ہی سے
دیکھا کہ حضور اپنے حجرہ سے باہر تشریف فرما ہین اور ارد گرد دلپس و پیش کئی مرید
عالم و فاضل مُلّا و مشایخ عام وخاص بلدہ و سکندرآباد کے حضور مین دست بستہ
مودب بیٹھے ہین اور حضور اسرار معارف و حقایق و دقایق قرآن و احادیث
اخبار و آثار زبان حق لسان سے بیان فرما رہے ہین - ذرہ دیر کسی گوشتہ مین
پوشیدہ کھڑا ہوکر دور ہی سے کچھہ کچھہ سُنا اوسوقت یہہ بیان ہو رہا تھا -
وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ۚ اور وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ۚ یعنے
افق المبین اور افق الاعلیٰ کے مقامات عروج اور اون کے منازلات
سیر و سلوک کی تشریح فرما رہے تھے اور اُسکے مناسب ہر ہر موقع پر مثنوی شریف کے
اشعار نہایت ہی ذوق و شوق سے ارشاد فرما رہے تھے پس وہان سے یہہ
کمترین بے ساختہ اس مجلس مبارک مین داخل ہوا اور حضور سے دست بوس
ہوکر اک طرف دست بستہ مودب بیٹھ گیا اور دل ہی دل مین ازبس خوش
ہونے لگا کہ جسقدر حضور کے اوصاف و کمال اور تقدس کا شہرہ سنتا تھا

اس وقت اوس سے زیادہ صد چند بلکہ دہ صد چند زیادہ بچشم خود دیکھہ رہا تھا تب یہہ مصرع یاد آیا ہے مصرعہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ پھر اوسیوقت اسی مجلس مین دل سے جناب آلہی مین ملتجی ہوا کہ پروردگار مجھہ گنہگار ناچیز کو بھی حضور کے سلسلہ بیعت مین داخل فرما پھر تھوڑے عرصہ کے بعد مجلس برخاست ہوئی کمترین بھی واپس مکان کو آیا لیکن دل نہایت شاد اور فرحان حضور ہی کے جانب کھنچتا چلا جارہا ہے کہ دیکھہ کیسے کیسے عالم و فاضل قرآن و احادیث کے جاننے والے حضور سے شرف بیعت حاصل کر کے سرفراز ہو رہے ہین سبحان اللہ کیا تقدس ہے پھر اسکے ساتھہ ہی ساتھہ نہایت ہی سخت متحیر و متعجب رہا کہ ایسے مقدس بزرگ کی جو جامع علوم ظاہری و باطنی اور کاشف رموز قران و حدیث ہین بعضون نے ناحق و ناروا شکایت و مذمت کرتے ہین اسکی کیا وجہ ہے اور یہہ کیا بات ہے نہایت ہی حیران رہا اور اس امر کو کئی روز تک دل ہی دل مین سوچتا رہا مگر سمجھہ مین کچھہ نہ آیا۔ اتفاقاً ایک روز کسی دوست کے پاس گیا وہان لب لباب مثنوی شریف اردو مسمی بہ باغ ارم پڑہی جاتی تھی سنکر دل نہایت مضطرب و بیقرار ہوا غرض اوس کتاب پاک کو وہان سے مستعار لے آیا اور تھوڑا تھوڑا ہمیشہ مطالعہ کرنے لگا جب چھٹا دفتر مطالعہ کر رہا تھا اور جس امر مین پریشان تھا اوس کا فیصلہ اوس دفتر مین پایا تب دلکو اکسوئی حاصل ہوئی وہ فیصلہ یہہ ہے

نور و ظلمت سے بنایا دو نشان
ایک آدم دوسرا ابلیس جان

سالہا یہہ دو مخالف ہین باہم
جنگ اور پیکار تھا تا اک جسم

دوسرے دور مین جب ہابیل تھا
ضدّ نور اوس کا وہی قابیل تھا

نور ابراہیم پایا جب ظہور رہ
ہو کھڑا نمرود دشمن بالضرور

فتنہ ان دونون مین ایک رہا
بعدہٗ آتش سے یہہ فتنہ مٹا

تھے غرض ہر دور مین یہہ دو فریق
تا کئے فرعون کو موسےٰ غریق

سالہا برپا ہے یہہ دو علم
آب رود نیل تھا اون کا حکم

پھر ہوا جب دور ختم المرسلینؐ
دشمن اون کا تھا ابوجہل لعین

پھر اس فیصلہ کے بعد دلمین نہایت ہی ذوق و شوق پیدا ہوا کہ حضور سے شرف بیعت حاصل کرون ارادہ مصمّم کر کے ایک روز ذات اقدس عالی پر حاضر ہوا سنا گیا کہ حضور علی الصباح بلدہ مین کسی مرید کے یہان تشریف فرما ہوے ہین مگر اُس روز میرے حاضر ہونے کے قبل ہی سے دو چار مرید اہل بلدہ صاحب علم و فضل قدمبوسی کیلئے آئے ہوے تھے اون سے ملاقات کرنیکے بعد بسبیل تذکرہ اپنی سرگذشت از ابتدا تا انتہا تمام سنایا سنکر فرمانے لگے کہ بھائی ہم پر بھی علیٰ ہذالقیاس واقعہ گذرا ہے جب ہم شیخ کے اوصاف و کمال سنکر اکثر سکندر آباد کے باشندون سے

شیخ کے پریشان حال ہونے یا ملاقات کیلئے آتے ہوتے تو اکثر لوگ غیر واقعہ حالات سمجھا کر راستہ ہی سے واپس کرا دیتے تھے تو ہم بھی ایک عرصہ تک نہایت ہی حیران رہتے تھے مگر قسمت مین بفضل الٰہی تھا جب شرف بیعت حاصل ہوی تو غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اسمین یہہ بھید تھا وہ کیا یہہ ہی

شعر

کہا نبی کر و ہدایت کیا شیطان کو کر کے لعنت	ادہر نہ دینا کسی کو آنے خدا کی باتین جدا ہی جانے

غرض جو سچے پیران طریقت ہین وہ جامع شریعت و حقیقت اور متبع سنت ہوتے ہین وہ بیشک نائبان رسول اللہ اور ہادیان راہ الی اللہ ہین انکے مقابل میں اکثر کور چشمان باطن یعنی زاہدان ظاہر درست باطن خراب جو نا واقف حقایق شریعت ہین اور مشایخان خود پرست مشیخت مآب یعنی پیران پارسا جو بے سمجہہ سر حقیقت ہین کم فہمی سے اکثر قران و احادیث کے اسرار و معانی اپنی خود رائی سے غلط مفہوم کرکے اپنے زعم فاسد مین برعکس نتیجہ پیدا کرتے ہین اور بجائے توحید کے الحاد کے غار مین جا گرتے ہین پھر عمر بھر اس ظلمت کدہ سے نکلنے نہین پاتے ہین اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ (یا اللہ مت کر ہمارے کو ان مین سے) علاوہ برین طرفہ یہہ کہ ایسے یاران خود غلط سراپا اشراک و الحاد مین گرفتار پھر از راہ بغض و حسد خاصان حق کی جو شکایت و مذمت کرتے ہین گویا آفتاب پر خاک اڑاتے ہین اور طالبان حق کو راہ حق سے پھیرتے ہین شیخ کامل ناقص

دونون کی علامات وشناخت مولانائے رومی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مثنوی شریف مین جابجا نہایت ہی عمدہ تمثیلات کے ساتھہ ارشاد فرمائی ہین

دونون صورت گر ہو یکسان ہے روا	پانی کھارا میٹھا دکھتا ہے صفا
وہ ہی پہچانے جو صاحب ذوق ہے	تلخ وشیرین آب مین جو فرق ہے

میان شیخ کامل کا ملنا بھی فضل آلہی پر موقوف ہے خدا تمہارے شوق کو زیادہ کرے اور جو تمنائے دلی ہے اوس کو بر لائے یہہ فرماکر وے حضرات اِس بلدہ تشریف لیگئے اور یہہ کمترین اپنے گھر پھرا اوس کے ایک ہفتہ بعد یعنے بتاریخ بست ودیم شہر ربیع الثانی ۱۳۲۲ھ حضور کے بیعت سے مشرف ہوا الحمد للہ ایسا کامل طبیب باطن کہ جس کا دست شفا اس ناقص کے ہاتھ لگتے ہی جملہ امراض مہلک جو نفس کے ظلمت مین پوشیدہ تھین ایکبارگی سب دور ہوگئین تب قلب مین رشد و ہدایت کا نور ایسا جلوہ گر ہونے لگا کہ تھوڑے ہی دنون مین حضور کے کمال افضال و توجہات و تعلیم وتلقین کے فیضان و برکات سے شرح صدر ہوا جہل وضلالت کے خواب مین آنکھین جو بند تھین کھل گئین تو پس و پیش و یمین و یسار و تحت و فوق ہر ہر شئے سے وجود حق ہی نظر آنے لگا۔ تب یہہ اشعار مثنوی شریف کے اس کے قبل بسا اوقات اکثر شیخ کی زبان مبارک سے جو سنتا تھا یاد آئے۔ مثنوی شریف

ابلہان حیران آیا حق کجاست — بر زمین ست یا کہ او اندر سماست
یا کہ بر عرش عظیمش جائے اوست — یا کہ در خلد برین ماوائے اوست
حق عیانست اے برادر جاودان — تو عیان را تو چہ میجوئی نہان

غرض ہر طرف کو آنکھ اٹھا کر غور کیا تو سوائے نور وجود کے کچھہ نہ پایا تب انا من نور اللہ و کل شئے من نوری کا خلاصہ سمجھہ مین آیا اور اسی ذوق مین گاہے گاہے کچھہ اشعار کہنے لگا تب چند احباب نے مجھہ کو اسبات پر مجبور کیا کہ ان کو یکجا جمع کر کے طبع کروا تا کہ ہم سب کو بھی دستیاب ہو ہر چند مین نے عذر کیا لیکن پذیرا نہوا پھر مکرر اسکر سخت مجبور کیا گیا تو حضرت قبلہ کی خدمت مین عرض کیا ارشاد ہوا کہ اگر تو مناسب سمجھتا ہے تو مختار ہے - غرض چار و ناچار طبع کا ارادہ کیا اور اسکے ساتھہ ہی اپنی سرگذشت بھی جو کچھہ کہ تھی بطور ضمیمہ کے عرض کیا اور پھر جی مین آیا کہ اسکے ساتھہ بقدر ضرورت شئے و نور کی تعریف بھی لکھے تو مناسب ہے کیونکہ آجکل اکثر جاہل ناقص التحقیق تصوف کا دم مارتے ہین جس کو دیکھو اوس کے لب پر مسئلہ ہمہ اوست جاری ہے فی الحقیقت اس مسئلہ کی کنہ حقیقت سے نا واقف اور محض غافل ہین صرف عارفون کی باتین سنکر یا اون کے تصانیف دیکھکر اپنی خود رائی سے حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھکر الحاد کے بھنور مین

غوطے کھا رہے ہین یا اللہ بفضلک العظیم و بحرمت محمد النبی الکریم اس بھنور سے ڈوبتون کو نکال۔ معلوم ہو کہ اگرچہ مسئلہ ہمہ اوست عین ایمان ہے بشرطیکہ موافق کتاب و سنت ہو اور مخالف شریعت نہو حق ہے مگر یہ نہایت ہی نازک ترین مسئلہ ہے اس مسئلہ کی کنہ حقیقت حاصل کرنے کیلئے شیخ محقق کامل روشن ضمیر صاحبدل چاہیئے اور اس مسئلہ کی تحصیل سے کل اقسام شرک جلی وخفی واخفی زایل ہوکر توحید کامل ہوتی ہے اور ایمان تحقیقی حاصل ہوتا ہے ورنہ وہی پہلی حالت (محض کولھو کا بیل) جو اس خاکسار کی تھی یا محض امید وبیم کی جھلنی چھیڑی باتونکی نری تھاپون مین پڑے رہے نہ کنارہ ملے نہ تہ کو لگے وہی مثل صادق آوے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے
گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

اللہ ہی اپنا فضل کرے۔

آغاز تعریف نور

نور لغت مین روشنی کو کہتے ہین اور اصطلاح صوفیہ مین ذات اور ظل ذات کو کہتے ہین جیسے حق تعالے خود اپنی کتاب پاک مین فرماتا ہے۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط یعنے اللہ نور ہے

آسمانون اور زمین کا واضح ہو کہ نور لغت مین جو روشنی کو کہتے
ہین بایں معنی حق تعالے کو نور کہنا درست نہین کس واسطے کہ نور و ظلمت
یعنے روشنی و تاریکی یہہ باہم متضاد ہین یعنے ایک دوسرے کی ضد ہین
اور حق تعالے ان دونون ضد ونکا خالق ہے جیسے خود فرماتا ہے
وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ یعنے بنایا ظلمت و نور کو پس ان معنون پر
نور کا لفظ حق تعالے کی نسبت کہنا اور سمجھنا درست نہین مگر ہان نور ایک
ایک اسم ہے اسماء اللہ مین سے جو فی الحقیقت عین مسمیٰ ہی کہنا اور سمجھنا
درست ہے اور نیز نور سے اشارہ ہے طرف مرتبۂ وحدت کے کہ اس
مرتبۂ وحدت مین اربعہ اعتبارات ذات سے نور ایک اعتبار ذات ہے
جو بالذات خود اپنے پر آپ روشن ہے نہ کہ زاید بر ذات کہ صفت اسکی
ہو بلکہ بالذات خود پر خود روشن ہے لہذا اس مرتبہ مین نور عین ذات
اور ذات عین نور ہے اور اس مرتبہ مین نور واسطے اپنے خود پر آپ ہی
آپ ظاہر ہے اور واسطے غیر اپنے کے مظہر ہے اسواسطے صوفیہ کہتے
ہین یعنے النُّوْرُ هُوَ الظَّاهِرُ لِنَفْسِهٖ وَالْمُظْهِرُ لِغَيْرِهٖ پس بایں ہر دو
معنے اللہ کو نور کہنا درست ہے یعنے خود بخود ظاہر اور دوسرون کو ظاہر
کرنے والا لیکن یہان نور سے مراد ذات اور ذات سے مراد وجود اور وجود
سے مراد ہستی ہے اسواسطے محققین کے نزدیک نور حقیقی حق تعالے

ہی کی ہستی ہے کہ جملہ موجودات علوی وسفلی سب کے سب قبل از ظہور جو ظلمت عدم مین مستور تھین سب اسی ایک نور وجود سے عرصہ شہود مین ظاہر وموجود ہوئین ورنہ نفس الامر مین سب کے سب اپنی ذات سے نیست و نابود ہین اسلئے حق سبحانہ تعالی اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ارشاد فرماتا ہے کیونکہ بغیر نور کے کسی شئے کا ظہور ہو ہی نہین سکتا اسلئے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی صاف اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُوْرِيْ ارشاد فرمایا ہے

سورہ نور ... اللہ نور ہے ... آسمانون اور زمین کا

حدیث شریف ... مین نور سے اللہ ... ہون اور خلق تمام میرے نور سے

آغاز تعریف شئے

شئے لغت مین موجود کو کہتے ہین اور اصطلاح صوفیہ مین شئے موجود حقیقی اور ہست حقیقی کو کہتے ہین جو ذات بحت ہے مگر مجازاً موجودات عالم مین سے ہر فرد موجود کو بھی شئے کہتے ہین کیونکہ کوئی صورت موجودات عالم کی ذات الٰہی سے خالی نہین ہے یعنے حقایق عالم کی صورتین جو علم الٰہی مین قرار پائے ہین وہ از خود وجود نہین رکھتے ہین مگر موجود ہونے کی صلاحیت رکھتی ہین اسواسطے حق سبحانہ تعالٰے اپنے وجود بخشی سے اون کو خارج مین موجود فرمایا تو موجود ہین ورنہ بالذات معدوم ہین یعنے جس صورت شئے مین ظہور وجود الٰہی کا نہین ہے وہ

شئے موجود ہی نہین ہوسکتی اسواسطے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے
الا کل شئ ما خلا اللہ باطل ارشاد فرمایا ہے کیونکہ صورت
شئے کی بالذات عدمیت رکھتی ہے اسواسطے ماسوا اللہ جس کو عالم یا
اشیا کہتے ہین وہ باطل ہے یعنے لاشئے ہے اور جو لاشئے ہے وہ فی الحقیقت
نیست و معدوم ہے اور جو معدوم ہے اوسکا موجود ہونا بھی باطل ہے
کیونکہ حقیقت مین کسی صورت شئے کو بالذات وجود ہی نہین ہے بلکہ
حق تعالے ہی ذوات اشیاء کی صورتونمین خود جلوہ ظہور فرمایا ہے
یعنے حقیقت حق (وجود مطلق) ہی بصورت شئے صورت شئے پر
بکلی محیط ہے اسواسطے الا انہ بکل شئ محیط ارشاد ہوا ہے
پس شئے فی نفسہ صورت ہی کا نام ہے جیسے کہ وہ قبل از ظہور بالذات
عدمیت رکھتی تھی اسیطرح بعد از ظہور بھی صورت شئے کی بلفعل معدوم
ہے۔ لہذا کل شئ ھالک الا وجہہ ارشاد فرماتا ہے یعنے سوائے
ذات مطلق (وجود حق) کے صورت کل شئے کی جو ماسوا اللہ ہے ہر وقت
یعنے زمانہ ماضی و حال و استقبال ہر سہ زمانون مین ہلاک و فانی ہے
کیونکہ ذات ہر شئے کی فی نفسہ معدوم ہے بغیر نور مطلق (وجود حق)
کے کسی شئے کا از خود ظلمت عدم سے عرصہ شہود مین ظہور ہی ہو نہین
سکتا ظلمت عدم سے وہی اعیان ثابتہ صور علمیہ مراد ہین جو حقایق

عالم اور ذوات خلق ہین یعنے اشیار کی صورتین جو علم الٰہی مین ثابت ہوے ہین بلا انفکاک خارج مین نور مطلق (وجود حق) سے ظاہر موجود ہوے ہین لہذا بظاہر اشیاء موجود نظر آتی ہین اسواسطے موجودات عالم مین سے ہر ہر فرد موجود کو مجازاً شئے کہتے ہین حالانکہ موجود اللہ ہی ہے اور اشیاء معدوم ہین پس معدوم کا موجود ہونا محال ہے لہذا معدوم کو موجود دیکھنا خطائے نظری ہے کیونکہ جو شئے قبل از ظہور خلق کے معدوم اور پھر بعد از ظہور خلق کے فانی ہو وہ بالفعل بھی معدوم ہے مگر ہر شئے کی معدومیت کا ادراک نہایت ہی دقیق نظر سے حاصل ہوتا ہے بجز نظر خواص کے نظر عوام سے بالکل مخفی ہے تا وقتیکہ سر وحدۃ الوجود منکشف نہو ہر شئے کی بالفعل معدومیت کا ادراک حاصل نہین ہوتا کس واسطے کہ لِکُلِّ شَیْئٍ وَجْھَانِ یعنے ہر شئے جو ظاہر مین دکھلائی دیتی ہے وہ دو وجہ رکھتی ہے ایک وجہ ہستی دوسری وجہ نیستی اور وجہ نیستی وجہ ہستی پر حجاب ہے تا وقتیکہ یہ حجاب نہ اوٹھے شہود حق حاصل نہین ہوتا اور اس حجاب کا اوٹھنا شیخ کامل کے ارشاد پر موقوف ہے شیخ کامل محقق صاحبدل وہ ہے کہ باوجود دو ضد یکجا جمع ہونے کے (جو وجہ ہستی و وجہ نیستی ہے) ہر شئے مین دو جہت ایک جہت ہالک کا فانی اور ایک جہت باقی علیحدہ ثابت کر دکھلائے اور باعتبار احکام جدا جدا کے عینیت با غیریت اور غیریت با عینیت ایسا ثابت کرے کہ ہر مو

خلاف شرع شریف ہو اور موافق کتاب و سنت کے اوسپر دلیل ہو کہ مین عبد رب نہو اور رب عبد نہو کس واسطے کہ حقایق الاشیاء ثابتۃ یعنے حقیقت ہر شئے کی ثابت ہے مبدل ہو نہین سکتی اگر مبدل ہو تو قلب حقایق لازم آئیگا یہہ کفر ہے اور قلب حقایق محال و باطل ہے یہہ نہایت نازک مقام ہے اس مقام مین بہتون نے توحید کے دہوکے سے الحاد مین جا پڑے ہین اور حقیقۃ الشیئ لا تنفک عن الشیئ یعنے حقیقت شئے کی شئے سے جدا نہین ہوتی ہے اکثر ناقص التحقیق نے صور علمیہ اعیان ثابتہ کو جو ذوات خلق ہین عین ذات حق کہدیا یہہ سراسر انکی غلط فہمی اور گمراہی ہے کیونکہ انہون نے یہہ خیال کیا ہے کہ علم بغیر معلوم کے پایا نہین جاتا اور صفت علم کی عین ذات ہے لہذا ذات الٰہی اور معلومات الٰہی جو صور علمیہ ہین عین یکدیگر ہین کہدیا ہے یہہ بسبب غیر تحقیق و لاعلمی کے انکی محض غلطی و گمراہی ہے اور وہ جو بعض محققین نے علم و عالم و معلوم ہر سہ مراتب عین یکدیگر ہین فرمایا ہے وہ من حیث الاندراج مرتبہ ذات ہے نہ کہ صور علمیہ اعیان ثابتہ جو ذوات خلق متصف بعدم اضافی و معلومات الٰہی ہین عین حق ہے نفرمایا چونکہ علم الٰہی دو طرح ثابت ہے چنانچہ۔

ما خدا از ازل دو علم بود		علم بالذات و علم ماہیات	

بہ ہمین ہر دو علم ثابت شد	کہ بود غیر ذات معلومات

یعنے ایک علم ذات دوسرے علم ممکنات جو حقایق عالم ہین اگرچہ کہ ممکنات معلومات آلہی ہین بہ نسبت علم آلہی قدیم ہین مگر بہ نسبت احتیاج ذاتی متصف بحدوث ہین چونکہ وہ اپنی ذات سے خود بخود وجود نہین رکہتے ہین چنانچہ امام المحققین حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اَلْاَعْیَانُ مَاشَمَّتْ رَائِحَۃَ الْوُجُوْدِ یعنے اعیان ثابتہ نہین سونگھی بو وجود کی اسواسطے اعیان کو معلومات اور معدومات کہتے ہین کیونکہ حق سبحانہ تعالے حقایق عالم کی صورتون کو اول اپنے علم مین معلوم کیا اسواسطے اُن کو معلومات آلہی کہتے ہین اور معدومات اسواسطے کہتے ہین کہ اعیان فقط علم آلہی مین صورت علمی پکڑے ہین نہ کہ خارج مین اور بہ سبب موہوم ہونے کے اون کو معدومات کہتے ہین پھر علم اور عین مین اعیان وجود حق سے ہی موجود ہوے ہین نہ کہ اپنے آپ سے کس واسطے کہ غیر وجود حق تعالے کا معدوم محض ہے اور معدوم محض کا موجود ہونا محال و باطل ہے پھر باوجود علم آلہی مین ثابت رہنیکے بلا انفکاک اعیان کا ظہور خارج مین اس حکمت و صنعت سے ہوا ہے کہ اس کا علم و انکشاف کسی غیر اہل پر ظاہر نہین اور اس صنعت ظہور مین عجیب و غریب حکمت ہے اکثر عارفان ناقص التحقیق نے اس مقام پر دہوکا کھاکر نری عینیت کے قایل

ہوے ہین جو لوگ کہ عبد و رب کی ذات اور وجود مین فقط عینیت
محض بیان کرتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین اور غیریت ذاتی سے انکار
کرتے ہین کافر و ملحد و بے دین ہین اور جو لوگ کہ فقط غیریت محض کا
ثبوت کرتے ہین اور عینیت وجودی سے انکار کرتے ہین وہ اہل ظواہر
اور علمائے ناحقیقت شناس ہین محقق کامل موحد صاحبدل وہی ہے کہ
دو ذات متغائر الحقیقت یعنی ذات عبد و ذات رب مین باوجود ثبوت
غیریت ذاتی کے پھر اون دونون مین اسطرح کی عینیت وجودی کو ثابت
کرے کہ کسی طرح کی غیریت متصور ہی نہو کیونکہ ذوات اشیاء جو اعیان ثابتہ
صور علمیہ ہین اُن کو فی نفسہ وجود ہی نہین ہے بلکہ وجود الٰہی ہی سے
موجود و ظاہر ہوے ہین تو پھر اشیاء موجودات کا وجود مغائر وجود الٰہی
کیونکر ہو سکتا ہے اسواسطے وجود اشیاء کا عین وجود حق پھر از روے
ذوات اشیاء کے حق غیر خلق اور خلق غیر حق ہے اسواسطے سلطان المحققین
حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فتوحات مکیہ مین
فرماتے ہین فَهُوَ عَيْنُ كُلِّ شَيْءٍ فِي الظُّهُورِ وَمَا هُوَ عَيْنُ الْأَشْيَاءِ
فِي ذَوَاتِهَا بَلْ هُوَ هُوَ وَالْأَشْيَاءُ أَشْيَاءُ یعنی بس وہی ہے عین سب
چیزون کا ظہور مین اور نہین ہے وہ عین اشیاء کا اونکی ذات مین بلکہ
وہ وہی ہے اور اشیاء اشیاء ہے یہ وجدان اور عقیدہ صوفیان کاملین

کا ہے لہذا من الازل الی الابد رب رب ہے اور عبد عبد ہے
بندہ کبھی خدا اور خدا کبھی بندہ ہو نہیں سکتا یہہ محال ہے ورنہ قلب
حقایق لازم آویگا قلب حقایق کفر و باطل ہے پھر باوجود اثبات کے
عبد و رب مین عینیت حقیقی ثابت ہے جیسے عینیت حقیقی ثابت ہے اسیطرح
غیریت حقیقی بھی ثابت ہے جو ان دونون وجہ عینیت حقیقی و غیریت حقیقی
کا قایل ہے وہی موحد کامل محقق آگاہ دل ہے کیونکہ لِکُلِّ شَیْءٍ وَجْهَانِ
یعنے ہر شئے کے واسطے دو وجہ ثابت ہے ایک وجہ عینیت اور ایک وجہ
غیریت جسنے وجہ غیریت کو اوٹھا دیا اور صرف عینیت کو ثابت کیا سو
توحید اور حقیقت وحدة الوجود سے محض غافل اور نرا جاہل ہے اور وہ نزدیک
عارفان محققین کے منکر قرآن ملحد بے دین ہے کیونکہ یہہ ہر دو وجہ عینیت حقیقی
و غیریت حقیقی قران و حدیث سے ثابت ہین اور وہ جو بعض صوفیان کامل
اپنے تصانیف و تالیف مین عینیت حقیقی اور غیریت اعتباری فرماتے ہیں
اس سے مراد فی الواقع ہے نہ کہ فی المجاز جب فی الواقع ہو تو وہ نفس الامر مین
غیر حقیقی ہے کسواسطے کہ وہ اعتبار حق ہے کسی معتبر مجازی کے تابع نہین ہے
کہ کوئی اعتبار کرے یا نہ کرے فی الواقع نفس الامر مین ثابت ہے ہر ہر کا
حکم ہر ہر پر جاری ہے بعضے نادان و ناواقف و نااہل و ناتربیت یافتہ
کچے صوفی پکے ملحد اسم بے مسمی لباس درویشی سے مزین خطاب شاہ سے

مشتاقین صرف اون کتب کو مطالعہ کر کے کلمات صوفیہ کا اپنی طبیعت سے
من بھائے معنے سمجھکر غلط فہمی اور خود رائی سے مست ہوکر عینیت حقیقی کا
دم مارتے ہین اور اصطلاحات صوفیہ سے بیخبر و بے نصیب و محروم ہین
چنانچہ مولانا رومی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب مثنوی شریف مین فرماتے ہین۔

اصطلاحاتیست مر ابدال را۔	زان نصیبے نیست اہل قال را

علیٰ ہذا القیاس ہر ایک علم و فن کے اصطلاحات علیحدہ علیحدہ ہین چنانچہ
اصطلاحات متکلمین و اصطلاحات منطقین و اصطلاحات فقیہین و اصطلاحات
اطبّا و اصطلاحات صوفیہ غرض ہر قوم کے اصطلاحات علیحدہ علیحدہ ہین
جبتک اون کے اصطلاحات سے بخوبی واقف نہون اون کی مراد سمجھنا
محال ہے اکثر نادان و ناواقف صرف اون کتب کا مطالعہ کر کے عینیت
حقیقی اور غیریت اعتباری بیان کرتے ہین اور اس اعتبار کو مجازی سمجھتے
ہین اور واقعی نہین جانتے ہین اور غیریت حقیقی سے انکار کرتے ہین جیسا
فرقہ سوفسطائیہ حقائق اشیاء کا منکر ہے سوفسطائیہ کہتے ہین کہ اگر ہم
پانی کو پانی سمجھ لین تو پانی ہے یا اگر ہم اسی پانی کو آگ سمجھ جائین تو آگ ہے
پس اگر ایسا اعتبار کر لین تو نہ واجب تعالےٰ کی حقیقت ثابت ہوگی اور نہ
ممکنات عالم کی ایسے اعتقاد سے احکام شرعیہ اور اسرار صوفیہ باطل و
بے اصل ہو جاتے ہین۔ صوفیہ مثل سوفسطائیہ کے عالم کو محض خیالات

بے حقیقت نہین کہتے ہین بلکہ بخلاف اوس کے صوفیہ کا اعتقاد یہ ہے
کہ حقایق الاشیاء ثابتۃ یعنے حقیقت ہر چیز کی ثابت ہے پس حقیقت
واجب تعالےٰ کی واجب تعالےٰ کو ثابت ہے اور حقیقت ممکنات عالم کی
ممکنات عالم کو ثابت ہے اور قلب حقیقت محال ہے کیونکہ ذات خلق اور
ذات حق مین ابداً و ازلاً مغایرت حقیقی واقعی ہے کیونکہ ایک وجود اور دوسرا
عدم ہے چنانچہ مولانا جامی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب عقاید مین فرماتے ہین۔

از ہمہ در صفات و ذاتِ خدا	لیس شئی کمثلہٖ ابداً (نہین ہے شئے مانند و سکے)

اور منازلاتِ عروج اور مقام فنا اور مراتبات قرب مین سے
کسی مرتبہ مین بھی عبد رب اور رب عبد نہین ہوسکتا من الازل
الے الابد رب رب ہے اور عبد عبد ہے چنانچہ صاحب گلشن راز
فرماتے ہین۔

نہ ممکن از حد خویش بگذشت	نہ او واجب شد و نے واجب او گشت

ممکن اوسی شئے کا نام ہے جو فی نفسہ معدوم ہے اور جو شئے فی الحقیقت
معدوم ہوتی ہے وہ از خود موجود نہین ہوسکتی مگر واجب الوجود کو وجود بخشی سے
موجود ہوسکتی ہے اور اوسکے موجود ہونے کے یہی معنی ہین کہ وہ
موجود نما ہوسکتی ہے اسواسطے عالم کو ممکن الوجود کہتے ہین لیس اس
سے پروہ نیست ہست نما ہے اور حق (واجب الوجود) ہست نیست نما

ہے اسلئے مقام ظہور مین حق اور خلق مین عینیت حقیقی از روے وجود وہستی متحقق ہے جیسا عینیت حقیقی متحقق ہے ویسا ہی غیریت حقیقی از روے عدم و نیستی متحقق و ثابت ہے جیسا ملحدان ناقص التحقیق محض عینیت حقیقی کا دم مارتے ہین اور غیریت حقیقی سے انکار کرتے ہین اور یہہ خیال کرتے ہین کہ غیریت حقیقی کے قایل ہونے سے کہین وجود عبد و رب دو نہو جاوے کہ جس سے شرک ثابت ہو ویسا ہی اکثر علماے ظواہر اور فقہاے نا حقیقت شناس بھی محض غیریت حقیقی پر اعتقاد رکھتے ہین اور عینیت حقیقی وجودی کے قایل ہونے سے کہین ذات عبد و رب ایک نہو جاوے کہ جس سے کفر عاید ہو حاشا وکلا یہہ نہین جانتے کہ اہل تحقیق و ارباب تصوف جو عینیت کے قایل ہین اس سے عبد و رب ایک نہین ہو سکتے عبد عبد ہے اور رب رب ہے کسی طرح کسی حال مین من الازل الی الابد رب عبد نہوگا اور عبد رب نہوگا عینیت ایک وجہ سے ثابت ہے اور غیریت ایک وجہ سے ثابت ہے یہہ دونون وجہ جسکی حقیقت بیان مذکور الصدر سے صاف واضح و لایح ہے اکثر جاہل اس سر عینیت و غیریت کو جیسا کہ اوس کی حقیقت ہے کسی شیخ کامل سے نہین جانکر صرف چند کتب تصوف کو مطالعہ کرکے اپنی خود رائی سے من بہاے معنی سمجھکر بغیر از مغائرت ذاتی کے محض عینیت کے ایسے قایل ہوے ہین کہ آخر کو ملحد بن گئے۔

مثنوی

اپنی خود رائی سے اس جادہ گذر	گر تلاش اپنا سا کوئی راہبر
پیر پا کوئی رہبر عقدہ کشا	راز دان لغعل اللہ مایشاء

جب تک شیخ کامل عارف صاحبدل جامع الاضداد نہ ملے یہہ نازکترین مسئلہ ہمہ اوست جو عین وحدت الوجود اور سرّ توحید ہے عینیت باغیریت اور غیریت با عینیت مطابق کتاب و سنت کے عین ایمان ہے حاصل نہین ہوتا فی زماناً دیکھا جاتا ہے کہ اکثر حضرات مشایخین اپنے مریدون کو (جو طالبان الٰہی ہین) صرف ذکر و اذکار ہی پر اکتفا کراتے ہین اور لطائف ستہ کے جاری ہو جانے ہی کو غایت قرب اور وصل مقصود ٹھہرا لیتے ہین اور معرفت عبد و رب سے بالکل نا آشنا رکھتے ہین اور کبھی ان سے کوئی انکا انیس و جلیس جو عرفان سے باخبر ہے کسی موقع پر بسبیل تذکرہ اگر کچھہ کلمات عرفان زبان پر لائے تو سنکر گھبرا تے ہین اور سخت متحیر ہو جاتے ہین اور پوچھتے ہین کہ جس کو معرفت کہتے ہین وہ کیا چیز ہے اور کیا بات ہے اسکی حقیقت کیا ہے ولیے افسوس صد ہزار افسوس ایسے طالبان الٰہی پر جو عرفان سے اسقدر نا آشنا ہین اور بغیر عرفان کے ناحق اپنی عمر کو ضائع و تلف کرتے ہین اور بعض مشایخین علی العموم طالبان الٰہی کو صرف چند مختصر اسرار معرفت بلا غیریت محض عینیت ہی تلقین و ارشاد کرتے ہین جس سے اکثر مریدین عبادات شرعیہ اور معمولات صوفیہ سے دست بردار ہو کر راہ

سلوک سے بیخبر و بے بہرہ اور جذب و عشق سے محروم و بے نصیب رہتے ہین پھر اُن مین سے بعض مریدین کم فہم اون کے ارشاد و تلقین کا مضمون غلط سمجھ کر کے اپنے خیالات فاسدہ و اوہام باطلہ مین برعکس حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھکر ہمہ اوست کا دم مارتے ہین اور بجائے توحید الحاد کے بھنور مین غوطے کھاتے ہین پھر اُن مین سے بعضے اشتغال ملاحدہ اور تصورات نامشروعہ پر اپنا رنگ جماتے ہین اور بزعم فاسد مین اپنے تئین عاشق آلہی جانتے ہین چنانچہ مولانائے رومی علیہ الرحمۃ مثنوی شریف مین فرماتے ہین۔

عاشق تصویر و وہم خویشتن	کے بود چون عاشقان ذوالمنن

وائے افسوس صد ہزار افسوس ہے کہ کیا اپنی اوقات وہم و قیاس مین خراب کرتے ہین۔ غرض یہہ سب لاعلمی کا باعث ہے اسیواسطے اول علم شرط ہے بعد عمل مشروط ہے جب تک شرط حاصل نہو مشروط کا وجود ثابت نہین ہوتا۔ چنانچہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین۔

چو شمع از پے علم باید گداخت	کہ بے علم نتوان خدا را شناخت
برو دامن علم گیر استوار	کہ علمت رساند بدار القرار
میاموز جز علم گر عاقلے	کہ بے علم بودن بود غافلے
ترا علم در دین و دنیا تمام	کہ کار تو از علم گیرد نظام

کیونکہ عقل بغیر علم کے ناقص ہے لہذا بغیر عرفان و معرفت کے صرف اذکار
و افکار و اشغال تصورات سے مقصود حقیقی حاصل نہین ہوتا ہے تاوقتیکہ
نفس کی شناخت نہو معرفت حق حاصل نہین ہوتی جب معرفت حق ہی حاصل
نہو تو پھر تقرب الٰہی کیسے نصیب ہوگی یقین مانو کہ قول صادق مَنْ
عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ شاہد ہے اسیواسطے خودشناسی
پر مقدم ہے - چنانچہ مولانا روم فرماتے ہین - **مثنوی**

خودشناسی فرض باشد ای فلان	کار دیگر ہیچ پوچ و ہیچدان

اور بعضون نے فقط رسمی طریقہ فاتحہ وغیرہ پڑہکر کلاہ و کفنی اور شجرہ
و گلدامنی عطا کر دیتے ہین صرف اسی بضاعت پر پیری و مریدی و فقیری
کو منحصر کیا ہے ولے پیری و مریدی اسوقت کی سوائے رسم و عادت کے
اور کچہہ نہین کیونکہ اسوقت اکثر حضرات اسم بے مسمی لباس درویشی سے
مزین اور خطاب شاہ سے ممتاز حق و باطل کی تمیز ندارد خود راہ حق سے
بے خبر من عرف اور قد عرف سے بے بہرہ ہین وہ مرید کو کیا خاک راہ حق
بتا سکتے ہین وہی مثل ہے کہ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار وائے برین اوصاف
حمیدہ اگر کوئی سچا طالب سوائے الفضل ایزد تعالے شیخ ثانی کامل محقق سے
تجدید بیعت کرے اور اپنی مراد کو پہونچے تو اس سے ناخوش ہوتے ہین
اور کہتے ہین کہ فلان اچہا نہین کیا ہم سے منکر و منحرف ہوگیا ہم کافی

نہیں سمجھنے والے افسوس ہے کہ مقصود حقیقی تو حق سبحانہٗ تعالےٰ ہے نہ کہ خود پیر ہان البتہ پیر رہنما ہے اس بارگاہ عالی کی راہ کا اور وسیلہ ہے قرب حق سبحانہٗ کا۔ بشرطیکہ اس سے علم وعرفان حاصل ہو اور اسرار دقایق وانوار حقایق منکشف ہو چنانچہ صاحب گلشن راز علیہ الرحمۃ فرماتے ہین۔

مریدی علم دین آموختن بود	چراغ دل بنور افروختن بود

نہ کہ فقط رسم وعادت کیموافق کلاہ وشجرہ لے لین اور راہ حق سے بے خبر رہین افسوس ہے اُس مرید پر جو ایسے پیر پر (کیا ہم کافی نہین تھے) اعتقاد کر بیٹھ رہے اور کسی شیخ دیگر پیر کامل عارف صاحبدل کیطرف رجوع نہو اور طلب حق مین اپنا قدم آگے نہ بڑھائے اور بعضے مریدین ناقص الخیال اس خیال خام مین مست ہین کہ پیر من خس است واعتقاد من بس است اور کہتے ہین کہ جیسے خدا ایک اور رسولؐ ایک ہے پیر بھی ایک چاہیئے لہذا باین خیال وہ تجدید بیعت اور تعدد پیر روا نہین رکھتے یہہ انکی کمال نادانی ولاعلمی کا باعث ہے اگر کتب تواریخ وتذکرہ مطالعہ فرماتے تو البتہ معلوم ہوتا کہ اکثر حضرات اولیاء اللہ رحمہم اللہ نے سوائے پیر ارادت کے اکثر پیرون سے استفاضہ حاصل کیا ہے۔ چنانچہ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی قدس سرہٗ السامی کے متعدد بیعت کرنے کا ذکر تذکرۃ الاولیا مین صاف ظاہر ہے۔ بیت

ایک سو تیرہ پیر پایا ہے		فیض اُن سے کثیر پایا ہے

اور سوا اسکے خود سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی قدس
سرہ العزیز اپنی کتاب مین یون تحریر فرماتے ہین کہ مین نے سہ صد و
ہشتاد و چہار شیخ یعنی تین سو اسّی پر چار پیرون سے بیعت کیا مگر
اسلام حقیقی حاصل نہوا اگر سیّدنا امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام
سے نہ ملتا مین اور نہ بیعت کرتا تو کافر مرتا بطفیل امام ہمام اسلام حقیقی
حاصل ہوا غرض یہہ کہ اکثر اولیاء اللہ نے پیرون کا تعدد جائز فرمایا ہے
چنانچہ پیر ارادت پیر خرقہ پیر صحبت پیر تعلیم ایک پیر سے خرقۂ ارادت پہنا ہے
اور دوسرے سے تعلیم طریقت پایا ہے اور تیسرے سے فیض صحبت حاصل
کیا ہے لیکن ان سب مین پیر تعلیم زیادہ مستحق ہے اس کی رعایت زیادہ
کرنی چاہیئے کس واسطے کہ وہ مرید کو حق تعالےٰ کے دربار کا راستہ
بتلاتا ہے اور وہ روحی تربیت و پرورش فرماتا ہے اور باب قرب
تک پہنچاتا ہے اسیواسطے حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
نے اپنے مکتوبات مین تحریر فرمایا ہے کہ باوجود شیخ اول کے زمانۂ حیات
مین اگر کوئی طالب مولا اپنا رشد و ہدایت دوسرے شیخ کی خدمت
مین زیادہ دیکھے اور اپنے دل کو اُس کی صحبت مین حق تعالےٰ کی جانب
زیادہ رجوع پاوے تو بے اذن شیخ اول کے دوسرے شیخ سے طلب

ہدایت و تجدید بیعت کرے تو جائز ہے لیکن چاہیے کہ شیخ اول سے
ہرگز انکار نکرے اور اسکو سوائے نیکی کے یاد نکرے غرض الحاصل
یہہ کہ اگر شیخ کامل رکھتا ہو تو اپنے تئین بلا ضرورت اور بغیر عذر کے
دوسرے شیخ سے رجوع نہ کرے کس واسطے کہ بلا ضرورت ہر جگہہ بیعت
کرنا برکت کو کھو دیتا ہے ہان اگر سخت ضرورت ہو یا عذر معقول ہو
جیسے وفات پیر کے بعد یا بغرض رشد و ہدایت زمانہ حیات مین وہ ایسا
دور ہو کہ ملاقات کی توقع باقی نہو یا وہ نزدیک ہو اور کامل بھی ہو
اوسکے خدمت مین اپنے لیئے اپنے حق مین رشد و ہدایت نہ دیکھے اور
نہ پاوے یا اگر ناقص ہو تو ایسی سب حالتون مین تجدید بیعت و طلب
ہدایت شیخ ثانی و ثالث سے جائز ہے پس جہان ہدایت و جمعیت دل پائی
جاوے بے توقف اپنے تئین رجوع کرنا چاہیئے اور شیطانی وسوسون
سے پناہ مانگنی چاہیئے کس واسطے کہ دل مین اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ
ایک پیر سے بیعت کرنے کے بعد خواہ اوس سے رشد و ہدایت و
جمعیت حاصل ہو یا نہو پھر دوسرے پیر سے تجدید بیعت کرنی جائز
نہین یہہ بھی ایک خطرۂ شیطانی ہے کہ طالب حق کو راہ حق سے
باز رکھتا ہے غرض پیر کامل و پیر ناقص کی شناخت اور مدح و ذم
اور بیعت اور تجدید بیعت اور غیر بیعت اور اوسکی منفعت و مضرت

اور راہ سلوک اور توحید و معرفت و ایمان و ایقان و اسلام و احسان جسکا
بیان ہوا ہے سب شریعت و طریقت کے ساتھ مولانا و مرشدنا و سیدنا حضرت
سید جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب
بے نظیر مثنوی شریف مین مرقوم فرمایا ہے جس کا جی چاہے مطالعہ فرمائے
اور اوسکے موافق اپنا ظاہر و باطن اختیار کرلے شیخ کامل بھی طالب الٰہی کو
فضل الٰہی ہی سے ملتا ہے شیخ کامل وہی ہے جو طالب حق کو حق سبحانہ
تعالےٰ کے دربار کا راستہ بتلاتا ہے اور مقام قرب تک پہنچاتا ہے جب
کسی کو ایسا شیخ کامل ملجائے اور بیعت سے سرفراز فرمائے تو اپنی خوش نصیبی
سمجھکر اوسکی اطاعت مین ہمہ تن حاضر رہے اور اسکے ارشاد پر اپنا دل
وجان قربان کرے۔ جیسا مولانا مرشد کے حق مین ارشاد فرماتے ہین مثنوی

اے مرا تو مصطفےٰ من چون عمر	از برائے خدمتت بندم کمر

جب کسی کو ایسا شیخ کامل ملجاوے اور بیعت سے سرفراز فرمائے تو وہ
اپنی خوش نصیبی سمجھکر اوس کی اطاعت و خدمت مین حاضر و غائب
ظاہر و باطن اپنے تئین یکسان رکھے اور اوسکے ارشاد پر اپنا دل
وجان قربان کرے جیسا مولانا رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین۔

مثنوی

چون گرفتی پیر ہین تسلیم شو	ہمچو موسےٰ زیر حکم خضر رو

آنکہ جان بخشد اگر بکشد رواست	نائب است و دست او دست خدا
کو نبی وقت خویشست اے مرید	تا از و نور نبی آید پدید

الحاصل مولانا فرماتے ہین کہ اطاعت مرشد عین اطاعت رسول ہے اور اطاعت رسول عین اطاعت خدا ہے۔ جسنے اطاعت پیر سے مُنھ پھیرا اوسنے اطاعت رسول سے مُنھ پھیرا جسنے اطاعت رسول سے منھ پھیرا وہ گمراہ و ہلاک ہوا پس مرید کیلئے اولاً اطاعت پیر فرض راہ طریقت ہے چنانچہ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ سے ثابت ہے مفسرین و محققین نے فرمایا ہے کہ عارفین کے نزدیک اولی الامر سے مراد مشایخ اور پیران طریقت ہین کہ اہل سلوک کی تعلیم و تربیت مین مشغول رہتے ہین اور سالک کو انکی فرمانبرداری ضرور ہے چنانچہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے بھی فرمایا ہے۔

شعر

سالک نرود بے مددی پیر بجائے	بے زور کمان رہ نبرد تیر بجائے

پس جب تک شیخ کی اتباع و اطاعت ظاہر و باطن دل و جان سے نکرلے اُس کو کچھہ حاصل نہین ہوتا کیونکہ جبتک شیخ سے نسبت حاصل نہو رسول سے نسبت حاصل نہین ہوگی اسیواسطے اَلشَّیۡخُ فِیۡ قَوۡمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیۡ اُمَّتِہٖ۔ حدیث شریف مین آیا ہے اسی حدیث کا ترجمہ

اپنی خودرائی سے اس جادہ گذر	گر تلاش اچھا ہے کوئی راہبر
پیر پا کوئی رہبر عقدہ کشا	راز دان بفضل اللہ بادشاہ

جب تک شیخ کامل عارف صاحبدل جامع الاضداد نہ ملے بھید نازکترین مسئلہ ہمہ اوست جو عین وحدت الوجود اور سر توحید ہے عینیت باغیریت اور غیریت باعینیت مطابق کتاب و سنت کے عین ایمان ہے حاصل نہیں ہوتا فی زمانا دیکھا جاتا ہے کہ اکثر حضرات مشائخین اپنے مریدون کو جو طالبان الٰہی ہین صرف ذکر و اذکار ہی پر اکتفا کراتے ہین اور لطائف ستہ کے جاری ہو جانے ہی کو غایت قرب اور اصل مقصود ٹھیرا لیتے ہین اور معرفت عبد و رب سے بالکل ناآشنا رہتے ہین اور کبھی ان سے کوئی اتفاقا انیس و جلیس جو عرفان سے باخبر ہے کسی موقع پر بسبیل تذکرہ اگر کچھہ کلمات عرفان زبان پر لائے تو سنکر گھبرا لیتے ہین اور سخت متحیر ہو جاتے ہین اور پوچھتے ہین کہ جس کو معرفت کہتے ہین وہ کیا چیز ہے اور کیا بات ہے اسکی حقیقت کیا ہے ولے افسوس صد ہزار افسوس ایسے طالبان الٰہی پر جو عرفان سے اسقدر ناآشنا ہین اور بغیر عرفان کے ناحق اپنی عمر کو ضائع و تلف کرتے ہین اور بعض مشائخین علی العموم طالبان الٰہی کو صرف چند مختصر اسرار معرفت بلا غیریت محض عینیت ہی تلقین و ارشاد کرتے ہین جس سے اکثر مریدین عبادات شرعیہ اور معمولات صوفیہ سے دست بردار ہو کر راہ

سلوک سے بیخبر و بے بہرہ اور جذب و عشق سے محروم و بے نصیب رہتے ہین پھر اُن مین سے بعض مریدین کم فہم اون کے ارشاد و تلقین کا مضمون غلط مفہوم کرکے اپنے خیالات فاسدہ و اوہام باطلہ مین حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھکر ہمہ اوست کا دم مارتے ہین اور بجائے توحید الحاد کے بھنور مین غوطے کھاتے ہین پھر اُن مین سے بعضے اشغال لا احدہ اور تصورات نامشروعہ پر اپنا رنگ جماتے ہین اور زعم فاسد مین اپنے تئین عاشق الٰہی جانتے ہین چنانچہ مولانائے رومی علیہ الرحمۃ مثنوی شریف مین فرماتے ہین ۔

عاشق تصویر و وہم خویشتن	کے بود چون عاشقان ذوالمنن

وائے افسوس صد ہزار افسوس ہے کہ کیا اپنی اوقات وہم و قیاس مین خراب کرتے ہین ۔ غرض یہہ سب لاعلمی کا باعث ہے اسیواسطے اول علم شرط ہے بعد عمل مشروط ہے جب تک شرط حاصل نہو مشروط کا وجود ثابت نہین ہوتا ۔ چنانچہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ۔

چو شمع از پئے علم باید گداخت	کہ بے علم نتوان خدا را شناخت
برو دامن علم گیر استوار	کہ علمت رساند بدار القرار
میاموز جز علم گر عاقلے	کہ بے علم بودن بود غافلے
ترا علم در دین و دنیا تمام	کہ کار تو از علم گیرد نظام

کیونکہ بے عقل بغیر علم کے ؟ اقرب ہے لہذا بغیر عرفان و معرفت کے صرف اذکار
و افکار و اشغال و تصورات مقصود حقیقی حاصل نہین ہوتا ہے تاوقتیکہ
نفس کی شناخت نہو معرفت حق حاصل نہین ہوتی جب معرفت حق ہی حاصل
نہو تو پھر تقرب الٰہی کیسے نصیب ہوگی یقین مانو کہ قول صادق ہے
عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ شاہد ہے اسیواسطے خود شناسی خداشناسی
پر مقدم ہے - چنانچہ مولانا روم فرماتے ہین - **مثنوی**

خود شناسی فرض باشد ای فلان	کار دیگر ہیچ پوچ و ہیچدان

اور بعضون نے فقط رسمی طریقہ فاتحہ وغیرہ پڑہکر کلاہ و کفنی اور شجرہ
وگلدامنی عطا کردیتے ہین صرف اسی بضاعت پر پیری و مریدی و فقیری
کو منحصر کیا ہے ولے پیری و مریدی اسوقت کی سوائے رسم و عادت کے
اور کچھہ نہین کیونکہ اسوقت اکثر حضرات اسم بے مسمی لباس درویشی سے
مزین اور خطاب شاہ سے مشین حق و باطل کی تمیز ندارد خود راہ حق سے
بے خبر من عرف اور قد عرف سے بے بہرہ ہین وہ مرید کو کیا خاک راہ حق
بتا سکتے ہین وہی مثل ہے کہ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار و اے برین اوصاف
حمیدہ اگر کوئی سچا طالب محض بفضل ایزد تعالیٰ شیخ ثانی کامل محقق سے
تجدید بیعت کرے اور اپنی مراد کو پہونچے تو اس سے ناخوش ہوتے ہین
اور کہتے ہین کہ فلان اچھا نہین کیا ہم سے منکر و منحرف ہوا کیا ہم کافی

حیف باشد اے برادر [illegible] نفس خود [illegible]

نہین سمجھنے والے افسوس ہے کہ مقصود حقیقی تو حق سبحانہٗ تعالےٰ ہے نہ کہ خود پیران الہتہ پیر رہنما ہے اس بارگاہ عالی کی راہ کا اور وسیلہ ہے قرب حق سبحانہٗ کا۔ بشرطیکہ اُس سے علم و عرفان حاصل ہو اور اسرار دقایق و انوار حقایق منکشف ہو چنانچہ صاحب گلشن راز علیہ الرحمۃ فرماتے ہین۔

مرید می علم دین آموختن بود	چراغ دل بنور افروختن بود

نہ کہ فقط رسم و عادت کیموافق کلاہ و شجرہ لے لین اور راہ حق سے بے خبر رہین افسوس ہے اُس مرید پر جو ایسے پیر پر کہ یا ہم کافی نہین تھے اعتقاد کر بیٹھ رہے اور کسی شیخ دیگر پیر کامل عارف صاحبدل کیطرف رجوع نہ ہو اور طلب حق مین اپنا قدم آگے نہ بڑھائے اور بعضے مریدین ناقص الخیال اس خیال خام مین مست ہین کہ پیر من خس است و اعتقاد من بس است اور کہتے ہین کہ جیسے خدا ایک اور رسولؐ ایک ہے پیر بھی ایک چاہیے لہذا باین خیال وہ تجدید بیعت اور تعدد پیر روا نہین رکھتے یہہ اُنکی کمال نادانی و لاعلمی کا باعث ہے اگر کتب تواریخ و تذکرہ مطالعہ فرماتے تو البتہ معلوم ہوتا کہ اکثر حضرات اولیاء اللہ رحمہم اللہ نے سوای پیر ارادت کے اکثر پیرون سے استفاضہ حاصل کیا ہے۔ چنانچہ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی قدس سرہٗ السامی کے متعدد بیعت کرنے کا ذکر تذکرۃ الاولیا مین صاف ظاہر ہے۔ **بیت**

ایک سو تیرہ پیر پایا ہے	فیض اُن سے کثیر پایا ہے

اور سوائے اُسکے خود سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی قدس
سرہ العزیز اپنی کتاب مین یون تحریر فرماتے ہین کہ مین نے سہ صد و
ہشتاد و چہار شیخ یعنے تین سو اسّی پر چار پیرون سے بیعت کیا مگر
اسلام حقیقی حاصل نہوا اگر سیّدنا امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام
سے نہ ملتا مین اور نہ بیعت کرتا تو کافر مرتا بطفیل امام ہمام اسلام حقیقی
حاصل ہوا غرض یہہ کہ اکثر اولیاء اللہ نے پیرون کا تعدد جائز فرمایا ہے
چنانچہ پیر ارادت پیر خرقہ پیر صحبت پیر تعلیم ایک پیر سے خرقہء ارادت پہنا ہے
اور دوسرے سے تعلیم طریقت پایا ہے اور تیسرے سے فیض صحبت حاصل
کیا ہے لیکن ان سب مین پیر تعلیم زیادہ مستحق ہے اس کی رعایت زیادہ
کرنی چاہیئے کس واسطے کہ وہ مرید کو حق تعالےٰ کے دربار کا راستہ
بتلاتا ہے اور وہ روحی تربیت و پرورش فرماتا ہے اور باب قرب
تک پہنچاتا ہے اسیواسطے حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
نے اپنے مکتوبات مین تحریر فرمایا ہے کہ باوجود شیخ اول کے زمانہ حیات
مین اگر کوئی طالب مولا اپنا رشد و ہدایت دوسرے شیخ کی خدمت
مین زیادہ دیکھے اور اپنے دل کو اُس کی صحبت مین حق تعالےٰ کی جانب
زیادہ رجوع پاوے تو بے اذن شیخ اول کے دوسرے شیخ سے طلب

ہدایت و تجدید بیعت کرے تو جائز ہے لیکن چاہیئے کہ شیخ اول سے
ہرگز انکار نکرے اور اسکو سوائے نیکی کے یاد نکرے غرض الحاصل
یہہ کہ اگر شیخ کامل رکھتا ہو تو اپنے تئین بلا ضرورت اور بغیر عذر کے
دوسرے شیخ سے رجوع نہ کرے کس واسطے کہ بلا ضرورت ہر جگہہ بیعت
کرنا برکت کو کہو دیتا ہے ہان اگر سخت ضرورت ہو یا عذر معقول ہو
جیسے وفات پیر کے بعد یا بغرض رشد و ہدایت زمانہ حیات مین وہ ایسا
دور ہو کہ ملاقات کی توقع باقی نہو یا وہ نزدیک ہو اور کامل بہی ہو
اسکے خدمت مین لینے لیئے اپنے حق مین رشد و ہدایت نہ دیکھے اور
نہ پاوے یا اگر ناقص ہو تو ایسی سب حالتو نمین تجدید بیعت وطلب
ہدایت شیخ ثانی و ثالث سے جائز ہے پس جہان ہدایت وجمعیت دل پائی
جاوے بے توقف اپنے تئین رجوع کرنا چاہیئے اور شیطانی وسوسون
سے پناہ مانگنی چاہیئے کس واسطے کہ دل مین اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ
ایک پیر سے بیعت کرنے کے بعد خواہ اوس سے رشد و ہدایت و
جمعیت حاصل ہویا نہو پھر دوسرے پیر سے تجدید بیعت کرنی جائز
نہین یہہ بہی ایک خطرۂ شیطانی ہے کہ طالب حق کو راہ حق سے
باز رکھتا ہے غرض پیر کامل و پیر ناقص کی شناخت اور مدح وذم
اور بیعت اور تجدید بیعت اور غیر بیعت اور اوسکی منفعت ومضرت

اور راہِ سلوک اور توحید و عرفان ایمان و ایقان اسلام و احسان جسکا

بیان نہایت ہی شرح و بسط کے ساتھ مولانا و مرشدنا و سیدنا حضرت

سید جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب

بینظیر مثنوی شریف مین مرقوم فرمایا ہے جس کا جی چاہے مطالعہ فرمائے

اور اوسکے موافق اپنا ہر معاملہ اختیار کرے شیخ کامل بھی طالب الٰہی کو

فضل الٰہی ہی سے ملتا ہے شیخ کامل وہی ہے جو طالب حق کو حق سبحانہٗ

تعالےٰ کے دربار کا راستہ بتلاتا ہے اور مقام قرب تک پہنچاتا ہے جب

کسی کو ایسا شیخ کامل ملجائے اور بیعت سے سرفراز فرمائے تو اپنی خوش نصیبی

سمجھکر اوسکی اطاعت مین ہمہ تن حاضر رہے اور اسکی ارشاد پر اپنا دل

وجان قربان کرے۔ جیسا مولانا مرشد کے حق مین ارشاد فرماتے ہین مثنوی

اے مرا تو مصطفےٰ من چون عمر		از برائے خدمتت بندم کمر

جب کسی کو ایسا شیخ کامل ملجائے اور بیعت سے سرفراز فرمائے تو وہ

اپنی خوش نصیبی سمجھکر اوس کی اطاعت و خدمت مین حاضر و غائب

ظاہر و باطن اپنے تئین یکسان رکھے اور اوسکے ارشاد پر اپنا دل

وجان قربان کرے جیسا مولانا رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین۔

مثنوی

چون گرفتی پیر ہین تسلیم شو		ہمچو موسےٰ زیر حکم خضر رو

آنکه جان بخشد اگر بکشد رواست	نائب است و دست او دست خداست
کو نبی وقت خویش است اے مرید	تا ازو نور نبی آید پدید

الحاصل مولانا فرماتے ہین کہ اطاعت مرشد عین اطاعت رسول ہے اور اطاعت رسول عین اطاعت خدا ہے جسنے اطاعت پیر سے منھ پھیرا اوسنے اطاعت رسول سے منھ پھیرا جسنے اطاعت رسول سے منھ پھیرا وہ گمراہ و ہلاک ہوا بس مرید کیلئے اولا اطاعت پیر فرض راہ طریقت ہے چنانچہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ سے ثابت ہے مفسرین ومحققین نے فرمایا ہے کہ عارفین کے نزدیک اولی الامر سے مراد مشایخ اور پیران طریقت ہین کہ اہل سلوک کی تعلیم وتربیت مین مشغول رہتے ہین اور سالک کو انکی فرمانبرداری ضرور ہے چنانچہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے بھی فرمایا ہے۔

شعر

سالک نرود بے مددی پیر بجائے	بے زور کمان رہ نبرد تیر بجائے

پس جب تک شیخ کی اتباع واطاعت ظاہر وباطن دل وجان سے نکرے اس کو کچھہ حاصل نہین ہوتا کیونکہ جبتک شیخ سے نسبت حاصل نہو رسول سے نسبت حاصل نہین ہوگی اسیواسطے اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ۔ حدیث شریف مین آیا ہے اسی حدیث کا ترجمہ

مولانا فرماتے ہین —

کو نبی وقت خویش است ای مرید — تا از و نور نبی آید پدید
مگسل از پیغمبر ایام خویش — تکیہ کم کن بر فن و بر کام خویش
چون تو کردی ذات پیری را قبول — ہم خدا آمد و ہم ذات رسول
ہر کہ او عاشق نشد بر روی پیر — کے شود آخر ز حق نعمت پذیر

مرید جب تک اپنے پیر کے ساتھ عشق و محبت پیدا نکرے اور اوس کے حقوق اور آداب کی رعایت نہ رکھے اور اُسکی اتباع و اطاعت نکرے اوس کو کچھ حاصل نہین ہوتا چنانچہ حقوق پیر مین حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ نے اپنی کتاب رسالہ مبداء و معاد مین نہایت ہی شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے انعامون اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانون کے بعد پیر کے حقوق سارے ارباب حقوق سے زیادہ ہین کس واسطے کہ ولادت ظاہری اگرچہ ماں باپ سے متعلق ہے مگر ولادت باطنی پیر سے تعلق رکھتی ہے ظاہری ولادت کی زندگی چند روزہ ہے اور باطنی ولادت کی زندگی حیات ابدی ہے اور مرید کے باطنی نجاستون کو اپنے قلب و روح سے پیر ہی پاک و صاف کرتا ہے اور اُسکے دل کو آئینہ بناتا ہے پیر ہی کے وسیلہ سے مرید خدا تک پہونچتا ہے پس وہ وسیلہ دنیا اور آخرت کے

سب سعادتون سے بہتر و برتر ہے کس واسطے کہ اس وسیلہ کے
ذریعہ سے کفر جبلی کو چھوڑ کر اسلام حقیقی قبول کرتا ہے۔ پس پیر کی قبولیت
مین مرید اپنی سعادت سمجھے اور پیر کے رد و انکار مین مرید اپنی شقاوت
تصور کرے کس واسطے کہ مرید جبتک پیر کی مرضیات مین آپ کو نابود
نکرے اللہ تعالےٰ کی مرضیات کو نہین پہونچسکتا۔ پس مرید کے لئے اصل
شقاوت ناخوشی و نامرضی پیر مین ہے اللہ سبحانہ تعالیٰ ہر ایک مرید
پیر طریقت کو اس آفتِ عظیم سے بچاوے کس واسطے کہ ہر گناہ کا علاج ممکن
ہے مگر آزار ناخوشی پیر کا کوئی علاج نہین ہے جبتک کہ خود پیر راضی و
خوش نہو پیر کے ناخوشی اور بد اعتقادی سے مرید نہایت ہی سخت مرض
مہلک لاعلاج مین گرفتار ہوتا ہے چنانچہ حضرت ابوجعفر امیر ماہ بھڑا نچی
علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب رسالہ المطلوب فی عشق المحبوب مین تحریر
فرماتے ہین کہ ناخوشی مرشد بین مرید سات طرح کی آفت مین گرفتار ہوتا
ہے وہ یہ ہے۔

اول اعراض دوسرے حجاب تیسرے تفاصل چوتھے
سلب مزید پانچوین سلب قدیم چھٹوین تسلی ساتوین عداوت

ان ساتون اقسام آفت کی شرح ایک تمثیل مین تحریر فرماتے ہین وہ
یہ ہے کہ اگر عاشق سے کوئی حرکت ناپسندیدہ معشوق کے واقع ہو تو

معشوق اول عاشق سے اعراض کرتا ہے یعنے منھ پھیر لیتا ہے جب
عاشق کو لازم ہے کہ جلد اوسیوقت معذرت و استغفار مین مشغول ہووے
کہ معشوق پھر اُس سے راضی ہوجاوے اور اوسکی جانب توجہ فرماوے
ورنہ اوسی خطا پر جما رہے اور عذر پیش نکرے تو وہ اعراض حدّ حجاب
تک پہونچتا ہے جب عاشق پر واجب ہوتا ہے کہ اوس کے اعتذار اور
توبہ مین کوشش کرے اگر جب بھی اوسنے اوسمین تقصیر کی تو وہ حجاب
تفاصل کے درجہ تک پھونچتا ہے یعنے جدائی کا باعث ہوتا ہے اول فقط
اعراض تھا عذر نکرنے سے حجاب بنگیا پھر بھی خطا باقی رہنے سے تفاصل
کا سبب ہوا پھر جب بھی اگر وہ اوس قصور پر مُصِر ہے تو وہ سلب مزید کا
باعث ہوجاتا ہے سلب مزید وہ ہے کہ ذوق طاعت وعبادت
اُس سے چھین لئے جاتی ہے ۔ لِكُلِّ شَيْءٍ عُقُوبَةٌ وَعُقُوبَةُ الْمُحِبِّ
اِنْقِطَاعُهُ عَنْ ذِكْرِهِ پھر اگر اوسکے بعد بھی عذر نکیا اور عفو نچاہا تو وہ
سلب قدیم کا باعث ہوجاتا ہے وہ یہ ہے کہ جو طاعت وعبادات
سلب مزید سے پہلے رکھتا تھا وہ سب اُس سے سلب کرلئے جاتے ہین
اگر اوسکے بعد بھی رو براہ نہ لایا تو حضیض لتسلی من آپ کو گرایا یعنے
اوسکے دل نے اس جدائی پر آرام پایا پھر بھی رجوع نہوا اور سستی
کیا تو عداوت کے درجہ پر پہونچا دوست سے دشمن قرار دیا گیا یعنے

مذکورہ بالا کے چھ درجہ تک بھی متنبہ نہوا اور اپنے تئین رجوع نہ کیا اوس وقت یار در پے آزار ہوتا ہے پھر ایسی حالت مین توبہ قبول نہین ہوتی نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا۔ اب اس کا علاج نہایت ہی سخت دشوار ہے بلکہ ناممکن چنانچہ مقتدائے اہل شریعت و طریقت حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ پھر اوسکی دوا اور علاج کیا ہے۔ آپنے جواب دیا کہ ایک عالم اس حالت مین مبتلا ہے۔ مَنْ غَمَّضَ عَیْنَہٗ عَنِ اللّٰہِ طَرْفَۃَ عَیْنٍ لَمْ یَھْتَدِ اَبَدًا ط نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے جملہ پیروان طریقت کے ہر ایک مرید کو ایسی حالتون اور لغزشون سے تادم زیست محفوظ رکھے مولانائے رومی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مثنوی شریف مین جابجا اتباع و خوشنودیٔ پیر کے لئے مرید کو سخت تاکید فرمایا ہے چنانچہ ناخوشی مرشد مین تحریر فرماتے ہین

مثنوی

گر بجا آید دلش رستید ازان	ترجمہ	ورنہ نومید ید و ساعد ہا گزان
گر ہوا دل ان کا خوش تو تم چھٹے		ورنہ کاٹو ہاتھ تم پھر یاس سے

یعنے مولانا فرماتے ہین کہ جب مرشد ناخوش ہو تو مریدون کو چاہیئے کہ جلد مرشد کو اپنے راضی کرین ورنہ رفتہ رفتہ جب غضب الٰہی مین گرفتار ہو جائین اور روسیاہ بنین پھر بچنا انکا محال ہے اور

مولانا فرماتے ہین

مثنوی

ہرچہ بر تو آید از ظلمات وغم	آن ز بیباکی وگستاخیست ہم
بدر گستاخی کسوف آفتاب	شد عزازیلے ز جرأت ردّ باب

یعنے تجھپر جو رنج وغم آئے تو جان لے کہ وہ تیری گستاخی وبے ادبی وبیباکی کا باعث ہے۔ آفتاب کو گہن بسبب گستاخی وبے ادبی کے ہوا ہے اور شیطان بھی بسبب گستاخی وبے ادبی کے باعث مردود وخوار ہوا ہے اور بے ادب فقط تنہا خوار وزار نہین ہے بلکہ وہ اپنے ساتھ ایک عالم کو خوار زار کرتا ہے جیسا مولانا فرماتے ہین۔

مثنوی

بے ادب تنہا نہ خودرا داشت بد	بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد۔

یعنے وہ خود تنہا بلا مین نہین پڑتے ہین بلکہ اپنے ساتھ ایک جہان کو بلا مین ڈالتے ہین یعنے اون کی بے ادبی اور گستاخی سے ایک جہان قہر آلہی مین گرفتار ہوتا ہے کیونکہ سنت اللہ یہی جاری ہے کہ ایک کی شامت گناہ سے کل جہاز کو ڈبو دیتا ہے۔

اللھم احفظنا اسیواسطے مولانا جناب باری مین التجا کرتے ہین

مثنوی

از خدا خواہیم توفیق ادب	بے ادب محروم ماند از لطف رب

یعنے مولانا فرماتے ہین کہ خدا وند عالم سے ہین توفیق ادب کی چاہئے کس واسطے کہ بے ادب لطف رب سے محروم ہین - یہ کمترین خادمان ہی از دل و جان شب و روز جناب باری ہین ملتجی ہے کہ خداوندا تو اپنے فضل و کرم سے اس گنہگار کو اور تمام احباب کو جو برادران دینی و اخوان یقینی ہین علے الخصوص ارادتمندان ہر پیر طریقت کو اپنے اپنے شیخ کی اطاعت و اتباع نصیب فرما اور توفیق ادب کی عطا فرما -

ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم بحرمت النبی سید المرسلین جد الحسن والحسین ابی القاسم محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اجمعین برحمتك

یا ارحم الراحمین

اگرچہ رسالہ یہ ہے مختصر	بھرا اسمین ہے سِرّ حق سر بسر
عزیز و لکھا مینے جو کچھ کہ ہے	خلاف شرع اسکو مت جانئے
رہ انبیا اولیا ہے یہی	وہ جانے اسے جو ہے حق کا ولی
سمجھ لو خلاف اسکے جسنے کیا	وہ مردودِ حق اور کافر ہوا
کھلے سب یہ محبوب کب سِرّ حق	بجز پیر کامل کے ہے بہہ ادق

لیس فی الدارین الا ھو

رمز اے جان جہان جسنے کہ جانا تیرا
اُسنے دیکھا ہے تجھے اور وہی پانا تیرا

وہم کو جسنے خودی کے ہی نکالا دل سے
اُوسکو ہر پل مین میسر ہے نظارا تیرا

عرش و کرسی پہ ترا جلوہ ہی ساری لیکن
خاص مومن ہی کے دلمین ہے ٹھکانا تیرا

کیا ڈرائیگی مجھے گرمئ مہر محشر
مجھکو کافی ہے فقط پیر سہارا تیرا

دل جو بیدار ہوا تب یہ سمجھہ مین آیا
کہین عاشق کہین معشوق کہانا تیرا

آئینہ دل کا دُہلے گرد خودی سے پورا
اب تو ممکن نہین دیکھوں تماشا تیرا

سب مین ہے عکس ترا تو ہی ہُنر اسی سے
دونو عالم مین فقط آئینہ جا تیرا

تا دم حشر مجھے یاد رہیگا یا پیر
مردیکو زندۂ جاوید بنانا تیرا

مجھکو معلوم ہی جو عشق و ہوس مین ہی فرق
زاہد خشک نہ کھاؤن کبھی دہوکا تیرا

وہ جہان رہتے ہین مین دیکھہ لیا کرتا ہون
مجھپہ احسان ہے اے دیدۂ بینا تیرا

بخت یاور ہے ترا کیا کرے کوئی محبوب
گرچہ بن جائے عدو ایک زمانہ تیرا

جیتے جی چھوڑون نہ مین ہرگز ثنای مصطفا
مرتے دم لب سے نہ نکلے کچھ سوای مصطفا

ہو گیا ہی دلسے جو اپنے فدائے مصطفا
حشر کے دن ہوگا وہ زیر لوائے مصطفا

کچھ نظر آتا نہین مجھکو سوائے مصطفا
بھر گئی ہے کسقدر سر مین ہوائے مصطفا

ہے عبادت کی بضاعت پاس کچھ نکچھ
بخشدے یارب گنہ میری برائے مصطفا

ہو چکی منزل فنا فی الشیخ کی جسکی تمام
اوسکو حاصل کیون نہو ہردم لقائے مصطفا

لوٹ جائینگے بلا پرسش فرشتے قبر سے
منہ سے نکلیگی مرے جبدم صدائے مصطفا

صاحب باطن نہو انسان تو یہ کیونکر کھلے
مصطفے احق کی جگہ ہین حق بجائے مصطفا

کچھ مدینہ پر نہین موقوف غافل آ ادھر
تجھکو ہر شئے مین دکھادون مین لقائے مصطفا

اپنی آنکھون مین بھرون کحل جواہر کیطرح
ہاتھ گر محبوب آئے خاک پای مصطفا

ازل ہی دلسے ہون دلدادہ ایسا غوث اعظم کا
کہ ہر شئے مین نظر آتا ہی جلوا غوث اعظم کا

ہوا غل دیکھکر مجھکو یہہ عرصات قیامت مین
چلو سر کو ہٹو آتا ہی شیدا غوث اعظم کا

پئے بخشش نہین ہے پاس ہرگز کوی نیکی
یہی بس ہے کہ ہون مین نام لیوا غوث اعظم کا

براتی ہین ولی اللہ سب نوشاہ حضرت ہین
نہ کیونکر ہر کس و ناکس ہو بندا غوث اعظم کا

چلے جائینگے بے پرسش نکیرین آکے مرقد سے
کرونگا بعد مردن شور جب یا غوث اعظم کا

جگر مین داغ ہین دل مین تصور آنکھ مین جلوہ
کوئی دیکھے تو مین عاشق ہون کیسا غوث اعظم کا

نہ کیون میرے قدم سے نار دوزخ سرد ہو جائے
فدائی ہون معین الدین حسن کا غوث اعظم کا

نواسے ہیں رسول اللہ کے معشوق ہیں رب کے
کسی سے ہو بیان کس طرح رتبا غوث اعظم کا

گنا ہوں پر عبث رو رو کے اپنی جان کھوتا ہے
بچے محبوب کافی ہے وسیلا غوث اعظم کا

ازل سے سر میں ہے سودا معین الدین چشتی کا
دکھا یا رب مجھے روضا معین الدین چشتی کا

لکھا ہے ذا حبیب اللہ تھا پیشانی کے اوپر
بیان کس منہ سے ہو رتبا معین الدین چشتی کا

نکیوں اہل زمانہ آپ پر قربان ہو جائیں
خدا تک ہی تو ہے شیدا معین الدین چشتی کا

ادہر جن و بشر واصف ادہر حور و ملک واصف
کہو کس جا نہیں چرچا معین الدین چشتی کا

مرے بلبل گلو نیر ہوں فدا شمع پہ پروانے
مگر مجھکو تو ہے سودا معین الدین چشتی کا

بلا شک اسکو ہوگی سرخروئی دین و دنیا میں
جو دل سے ہوگیا شیدا معین الدین چشتی کا

یہی ہے التجا محبوب کی ہر روز و شب یا رب
رہے سر پر مرے سایا معین الدین چشتی کا

تماشا ہے رخ زیبا رحیم اللہ چشتی کا
زمانہ کیوں نہ ہو شیدا رحیم اللہ چشتی کا

بشر کی کیا حقیقت ہے ملک بھی ہیں حیرت میں
کہو کس کو نہیں سودا رحیم اللہ چشتی کا

مریضوں کو شفا دیتے ہیں مقصد حاجتمندوں کو
جہاں میں فیض ہے کیا کیا رحیم اللہ چشتی کا

جو دیکھے آپکو کیونکر نہ وہ اللہ کو دیکھے
بنا ہے حق نما چہرہ رحیم اللہ چشتی کا

یہاں جو تشریف آیا ہوا سیراب دم بھر میں   کرشمہ ہے یہ ادنیٰ سا رحیم اللہ چشتی کا
نہ مطلب دین و دنیا سے نہ مولا کی مجھے خواہش   رہے پیش نظر چہرہ رحیم اللہ چشتی کا

۶
مجھے ہوتا ہے دیدار الٰہی دمبدم محبوب
ہوا ہوں جب سے میں بندہ رحیم اللہ چشتی کا

عشق کے مکتب میں جب ہو درس بسم اللہ کا   بندگی پائے نہ کیوں درجہ فنا فی اللہ کا
پردۂ لا میں ہے روشن نور الا اللہ کا   جو یہہ سمجھا ہنر وہ حق ہے ولی اللہ کا
عبد و رب میں ہے حقیقی عینیت اور غیریت   گر نہو باور تو دیکھا یہ دل کلام اللہ کا
درگہ خواجہ کا رتبہ کم نہ جانو زاہدو   خم رہا کرتا ہے سر یاں ہر گدا و شاہ کا
عینیت بے غیریت اور غیریت بے عینیت   توبہ توبہ جو یہہ سمجھے ہے وہ بھٹکا راہ کا
کون ہوں سمجھا ہے کیا محبوب مجھکو آپنے   ہوں غلام کمترین خواجہ رحیم اللہ کا

۷
تم نہ سمجھوگے زبان محبوب خالق کو کبھی۔
ورنہ کب جائز ہے کہنا پھر کلام اللہ کا

سخت دشوار ہے سبکے لئے پانا دلکا   پیر کامل ہی سے ملتا ہے ٹھکانا دلکا
دل نہوتا تو یہہ مخلوق نہوتی ہرگز   دل زمانہ کا ہے باعث تو زمانا دلکا
مصحف محض کو نا فہم سمجھتے ہیں دل   حال جاتا ہے تو دل والوں نے جانا دلکا

کچھہ تو اوس پردہ نشین کی ہی کشش کا باعث
ورنہ کچھہ وجہ نہین آپ پہ آنا دل کا

ہون ہم دو نو تو نام اُسکا ملاقات نہین
وصل کہتے ہین جسے وہ ہے مٹانا دل کا

وہ رہے رویت دیدار سے محروم نہ کیون
جسنے بھیدا ہے دل بیتاب بجانا دل کا

دل ہی کے ساتھہ ہین سب رازِ حقیقت موقوف
جام جمشید بھی فرضی ہے نمونا دل کا

ہو نصیب اوسکو نہ کیون جلوہ حق ای محبوب
جسکو معلوم ہے آئینہ بنانا دل کا

بعثت دنیا مین ہوا ہے صاحب لولاک کا
عرش سے کیونکر دو بالا ہو نہ رتبا خاک کا

ذات حق ہرگز مقید ہو نہین سکتی کبھی
چھوڑ دے ای زاہد نادان گمان افلاک کا

جان جبتک جسم مین ہی یار کی کرلے تلاش
فخر ہے غافل عبث تجھکو زر و پوشاک کا

تصفیہ ہو روح کا بے پیر ممکن ہی نہین
خاک کے پُتلے کو لازم ہی تردد خاک کا

جان لے یہہ خوب تو دریائے کثرت مین کبھی
ڈوبنا ممکن نہین ہے وحدتی پیراک کا

دونون عالم حق مین میری آئینہ خانہ بنے
سرمہ آنکھون مین لگایا تمنے جب ادراک کا

عبد و رب کامل کوئی کیون کر ہو حضرت کے سوا
تو نہ کر محبوب دعوا ہو کے پتلا خاک کا

اٹھا کے آنکھ جو مینے ہر ایک سو دیکھا
تجھی کو ایک زمانہ مین خوب رو دیکھا

ہوائے شوق مین تیری جو بینے کی گلگشت
ہر ایک پھول مین تیرا ہی رنگ و بو دیکھا

تمنا یا دل سے جو دعوئے رائی و مری
نظر اوٹھائی تو بس خود کو چار سو دیکھا

نکیون پڑا رہون در پر تری گدا بنکر
یہی ہے کعبہ بہت کر کے جستجو دیکھا

صدائین سنتے تھے ہم جس سخن و اقرب کی
خدا کی شان ہے آج اسکو روبرو دیکھا

جو بات منہ سے نکلتی ہے اک گالی ہے
عجیب آپکا یہہ طرز گفتگو دیکھا

یقین دعوے تقوا ہو کس طرح محبوب
تمہارے ہاتھہ مین جب ساغر و سبو دیکھا ۴

کیا بتائین کہ ہمنے کیا دیکھا
جب خودی مٹ گئی خدا دیکھا

صلح کل اور کسکو کہتے ہین
ہمنے دشمن کو آشنا دیکھا

ہے موحّد مری نظر کیا کیا
بت مین بھی جلوۂ خدا دیکھا

یون تو لاکھون ہین رہنما لیکن
کوئی رہبر نہ آپ سا دیکھا

نہین ہوتا کبھی خدا بندہ
بندہ بندہ خدا خدا دیکھا

برہمن دیر مین ہے کعبہ مین شیخ
جلوۂ یار جابجا دیکھا۔

شخص حق ہے تو عکس ہے احمدؐ
شان آدم کو آئینا دیکھا

مدعی لاکھہ شور کرتے ہین
واصل حق کو بے صدا دیکھا

ہو ہمہ اوست یا کہ ہو ہمہ زوست
ہمنے اپنے لئے روا دیکھا

نہو بندہ تو پھر خدا کیسا
ساتھہ ہی بندے کے خدا دیکھا

کس کو تجھ سی نصیب ہوتی ہین آنکھین — کسنے تجھکو ترے سوا دیکھا
وصل بھی اک مقام حیرت ہے — یان نہ بندہ نہ یان خدا دیکھا
لوگ کہتے ہین نفس مرتا ہے — پر اوسے جینے ڈھی لیتا دیکھا
وَهُوَ مَعَكُمْ آیتنا کے سمجھ — یہہ نہ سمجھا تو تونے کیا دیکھا

۱۱ بے خودی وجہ قربت حق ہے
ہمنے محبوب بارہا دیکھا

ایک جا نور و نار کو دیکھا — صنعت کردگار کو دیکھا
کہہ اوٹھا آج حق کا ہے دیدار — ہمنے جب شکل دار کو دیکھا
تجھ سی صورت نکوئی آئی نظر — یون تو ہمنے ہزار کو دیکھا
مست وہ کیون نہ شکل بلبل ہو — جسنے اوس گلعذار کو دیکھا
پڑھ لیا دل مین سورۂ واللیل — ہمنے جب زلف یار کو دیکھا
خوش کیا غیر کو مجھے ناخوش — آپ کے اختیار کو دیکھا

۱۲ فیض مرشد سے ہمنے اے محبوب
اپنے گھر ہی مین یار کو دیکھا

مے محبت مین تیرے ساقی عجب طرحکا سرور دیکھا
جہان مین جس چیز پر نظر کی اوسمین تیرا ظہور دیکھا

کسیکو حسرت ہے راحتون کی کسیکو ہے آفتون کا گلہ
الٰہی بندون کو تیرے ہمنے جہان مین ناصبور دیکھا
کہین دوئی کا جُدا ہوا دل گئی دوئی تو ہوا یہہ حاصل
سمجھتے تھے خود سے دور جسکو اوسیکو اپنے حضور دیکھا
تو ہی مضل ہے تو ہی ہادی تو ہی رحیم اور تو ہی ظالم
تجھی سے ہے اتفاق سب مین تجھی سے سارا فتور دیکھا
خودی کو کھویا تو اُسکو پایا خودی مین آیا تو اُسکو کھویا
انہین لگا ہون سے عمر بھر تک خدا کو نزدیک و دور دیکھا
خدا رکھے پیر کے کرم نے بنا دیا ہے موحد ایسا
جدہر اوٹھائے نگاہ ہمنے اودہر تجھی کو ضرور دیکھا
اگرچہ فاعل ہے خیر و شر کا خدا ہی محبوب ہمنے مانا
جو فعل ہوتے ہین تجھہ سے شر کے ترا ہی اسمین قصور دیکھا

رشک سے اغیار کا ٹکڑے جگر ہونے لگا
کوچۂ محبوب تک میرا گذر ہونے لگا
آج کس کا آفتاب حسن ہے پر تو فگن
ذرہ ذرہ غیرت شمس و قمر ہونے لگا
مر کے بھی ہے اضطراب خاطر مضطر وہی
تختہ مرقد مرا زیر و زبر ہونے لگا
بوسہ گن گنکر جو لیتا ہون تو وہ فرماتے ہین
حشر کا دن ہے حساب خیر و شر ہونے لگا
اک نہ اک آفت رہا کرتی ہے میری جان پر
تھم گیا جب درد دل درد جگر ہونے لگا
اب نہین ممکن قیامت تک درستی قوم کی
عیب بھی اپنے لئے گویا ہنر ہونے لگا

ہو گیا جب رحمت دلدار کا ہم کو یقین — کھیل کی اک بات فکر خیر و شر ہونے لگا
آگئی جب موت تو زخمونکے بہانے گر پڑے — دل تڑپ کر چھا تڑپے بال و پر ہونے لگا
مر گیا ہین تو مری میت پہ وہ فرماتے ہین — آپ کا کس کی اجازت سے سفر ہونے لگا
نالے سن سنکر مرے وہ غیر سے یون کہتے ہین — اب مرا مظلوم بھی بیداد گر ہونے لگا

۱۴
داغ دل سے ہو گیا محبوب یہہ ثابت مجھے
آفتاب حشر کا سینہ مین گھر ہونے لگا

جہان مین کسطرح دیدار حقکا ہو نہین سکتا — اگر ہو دیکھنے والا تو کیسا ہو نہین سکتا
کبیرا جرم ہے غافل سمجھہ خود کو نہ تو موجود — سوا حق کے وجود اسکا کسیکا ہو نہین سکتا
جدا ہین حال کی باتین جدا ہین قال کی باتین — انا کہکر کوئی منصور اصلا ہو نہین سکتا
سمجھہ مرشد کو تو مسجود الیہ مسجود لہ حق کو — جو سجدہ پیر کو کرتے ہین بیجا ہو نہین سکتا
تو پہلے علم و حدیث سیکھکر ہو بعد کو عامل — وگرنہ ثمرہ بہبود پیدا ہو نہین سکتا
حقیقت جو ہے ہر شی کی مبدل ہو نہین سکتی — نجا تو خود کو حق کو ایک ایسا ہو نہین سکتا
جدا ہے ذات دونو سے تیری قرآن شاہد ہے — خدا تو ہو سکے کیونکر تو بندا ہو نہین سکتا

۱۵
ہوا جو موتو قبل ان تموتو جیتے جی محبوب
رہا زندہ ہمیشہ پھر وہ مردا ہو نہین سکتا

اپنی پہچان نہین جس کو وہ انسان نہین — ہے یہ قرآن مین لکھا

پہر تو اسلام نہین دین نہین ایمان نہین
خود کو خود جاننا موجود ہے شرک اخفا-
جسنے یہہ بات نجانی وہ مسلمان نہین
اوسنے پایا تجہے بس مرنے کے آگے جو مرا-
ہو خودی جس مین وہ پائے تجہے امکان نہین
روح مخلوق ہے اوسکو نہ سمجہہ ذات خدا-
کفر کی بات مگر گر تجہے عرفان نہین-
وہ ترے ساتھ ہے اسطرح ملے یہ جان لے تو
تجہہ سے اک دم بہی جدا حضرت سبحان نہین
یان بجز حق کے کوئی غیر نہین ہے حق کا-
کیا تجہے قالو بلا کا بہی ذرا دہیان نہین
مین ترے ساتھ رہون ساتھ چلون ساتھ پہرون
یہی حسرت ہے مرے دل مین کچہہ ارمان نہین
عینیت غیریت ان دونونکا جامع ہے کوئی-
ورنہ ملحد ہے فقیری اوسے شایان نہین
دم مین دم ہو تو رہے اپنے ہی ہمدم سے کام
تیرا محبوب کوئی اور نگہبان نہین
سرسری جسکی ان اشعار پہ پڑ جائے نظر
شیخ محبوب کا اس قسم کا دیوان نہین

مصطفے نی ہی کہا
جلد اس مرز کو پا
وہ ہی مرد و خدا
اسکو اسلام ملا
بڑی مشکل کی ہی جا
حق نہیں اس سے جدا
پیر کامل کو تو پا
جسطرح گلمین ہی بو
کیون ہی غفلت مین پڑا
حقکو کیون بہولگیا
کیا اقرار جو تہا
دو دم بہی نہون
میرا شاہد ہی خدا
جانو کامل ہی وہی
وہ ہی شیطان سی سوا
صبح سی لے تا شام
ذات مرشد کی سوا
اسکو ہو جائی خبر
راز ہی اسمین بہرا

آپ مین جسنے تجھے اے مہ تابان پایا
اوسنے اسلام لیا اُسنے ہی ایمان پایا

کعبہ و دیر مین ہم ڈہونڈہتے پھرتے تھے جسے
عاقبت خانۂ دلمین اُسے مہمان پایا

یان جو اندہا ہے وہ عقبے مین تجھے کیا دیکھے
وہی دیکھیگا وہان جسنے تجھے یان پایا

یون تو ہین نام کے دیندار کروڑون لیکن
اپنے مرشد کے مریدونکو مسلمان پایا

نسبت و اسم و تعین کا جو اوٹھا پردہ
کفر و اسلام کو ہر طرح سے اکسان پایا

مصحف رخ کا ترے کون نہین ہے عاشق
جسکو دیکھا ہے اوسے حافظ قران پایا

ہے مرے پیر کا دربار وہ ماشاءاللہ
ایک مخلوق کو بے دینونے ایمان پایا

آپسے پیر زمانے مین کہان ہین یا پیر
راز دشوار کو بھی آپسے آسان پایا

پیر و مرشد کے تصدق سے کہون کیا محبوب
تھا جو کچھ راز نہان سینے درخشان پایا

شب مری بزم مین گر وہ مہ تابان ہوتا
شمع گل ہوتی تو آئینہ بھی حیران ہوتا

ہم نہ دیکھین تو یہ ہے اپنی بصارت کا قصور
آینہ کلیے کو کہتا جو وہ پنہان ہوتا

نحن و اقرب کی خبر خاص جو سن لی ہوتی
دیر و کعبہ مین ترا کیون کوئی جویان ہوتا

رہتا اُس مصحف رخ کا جو تصور تجھکو
قسم اللہ کی تو حافظ قران ہوتا

ساری مخلوق سے مرغوب نہوئی گر خالق
اسطرح دلمین مرے کاہیکو مہمان ہوتا

تو جدا مجھسے جو ہوتا تو ضرور اے جانان
ہوتا مخلوق تو مین قالب بیجان ہوتا

مین تو کیا جن و ملایک بھی یہی کہتے ہین
خوب ہوتا جو مین خاک در جانان ہوتا

گر لباس بشری مین ہون مگر حیوان ہون	جانتا اپنی حقیقت تو مین انسان ہوتا

رحیم اللہ کا خادم جو نہوتا محبوب
رہتا کافر ہی مین ہرگز نہ مسلمان ہوتا

کیون نہ جانب خواجہ بخت راہبر ہوتا	میرے آہ و نالے مین کچہہ بہی گر اثر ہوتا
ہر کوئی اگر ایدل خودسی باخبر ہوتا	پھر ولی زمانہ مین کیون نہ ہر بشر ہوتا
اے رقیب الفت مین کاش جان دی ہوتی	تو بہی تو مری صورت غیرت خضر ہوتا
اے فلک پہنچ جاتا بخت سی جو مین اجمیر	پھر تو عتبہ خواجہ اور میرا سر ہوتا
ایک تیرے پردیمین سکی نگہین جانین	ورنہ کب کوئی جانبر تجہکو دیکہکر ہوتا
جب رقیب بدخو کو تمنے سر چڑہایا ہے	کیون نہ پھر دماغ اوسکا آسمان پر ہوتا
مین دکن مین پڑا نتا دہ سب چلے سوئے اجمیر	کاش اپنی قسمت سے مین بہی ہم سفر ہوتا
پیر ہی نہو جسکا اوس کا پیر شیطان ہے	میری بات کا قایل کیون نہ ہر بشر ہوتا

تھی خرابیان لکہی قوم کے مقدر مین -
ورنہ عیب اے محبوب آج کیون ہنر ہوتا ١٩

دیکہتا میری صفائی کو تو ششدر ہوتا	مجہکو آئینہ سمجہتا جو سکندر ہوتا
عام گر خلق مین توحید کا ساغر ہوتا	کیون نہ ہر اک کو ترا وصل میسر ہوتا

سنگ اسود کیطرح چومتے زائر مجھکو
اپنی ہستی کو اگر ہم بھی فنا کر جاتے
خلد کی پھر نہ تمنا کبھی ہوتی مجھکو
رہنما کے مرے ہوتے نہ قدم مجھکو نصیب

تری دہلیز کا قسمت سے جو پتھر ہوتا
رات دن پیش نظر وہ مہ انور ہوتا
کوچۂ یار میں رہنا جو میسر ہوتا
اے غم عشق تو میرا جو نہ رہبر ہوتا

کرتے محبوب طواف دل اقدس جو کبھی
ایک حج آپ کا سو حج کے برابر ہوتا

مرض اون کی الفت کا بہلا ہے کیا کیا
جو خود رفتہ میں ہوں تو آئینہ حیران
جو ملجائے وہ بت تو آنکھوں میں رکھ لوں
برائی بھی دیکھی بھلائی بھی دیکھی
ترے حسن کی کیسی کیسی ہے شہرت
دغاباز مکار جھوٹا ستمگر

ہر اک کو تلاش مسیحا ہے کیا کیا
ترے حسن سے فتنہ برپا ہے کیا کیا
بھری ہے مرے دلمیں تمنا ہے کیا کیا
کہیں کیا کہ دنیا میں جھمیلے ہے کیا کیا
مرے عشق کا سبمیں چرچا ہے کیا کیا
وہ خود ہو کے مجھکو سمجھتا ہے کیا کیا

مرے شعر ہیں یا کہ معشوق محبوب
کہ جن پر ہر اک شخص شیدا ہے کیا کیا ۲۱

تو یقین تو ہی گمان تھا مجھے معلوم نہ تھا
مثل خورشید عیان تھا مجھے معلوم نہ تھا

میری غفلت ہی نے رکھا تھا مجھے تجھسے دور — تھا وہین تو مین جہان تھا مجھے معلوم نہ تھا
متلاشی ہین رہا واسطے جسکے برسون — وہ مرے دلمین نہان تھا مجھے معلوم نہ تھا
خود مین تھا مین تو سمجھتا تھا کہ تو عرش پہ ہے — ساکن ہر دو جہان تھا مجھے معلوم نہ تھا
کھلگیا ہو کے فنا ہی جو ترا ثابت نور — تو ہی قالب تو ہی جان تھا مجھے معلوم نہ تھا
اسم و آثار و صفت جتنے ہین سب تیرے تھے — مین ہی بے نام و نشان تھا مجھے معلوم نہ تھا

رحیم اللہ نے دی حق کی خبر اے محبوب
ورنہ کیا تھا میں کہان تھا مجھے معلوم نہ تھا

پہر کہان ظلمت جو دلمین نور پیدا ہو گیا — جلوۂ حق کا میری گھر مین تماشا ہو گیا
موت کیسی کسکو کہتے ہین قیامت ہے غلو — ہم کو مرکر موت سے آگے زمانا ہو گیا
تجھے جو بے نام و نشان ہم وصل جانان ہے — اسم و نسبت کا ہماری حق مین پردا ہو گیا
جسطرف دیکھا نظر آیا نہ کوئی جز ترے — میرے حق مین عالم اک آئینہ خانہ ہو گیا
خاکپائے پیر و مرشد جب بنی کحل البصر — کور مادرزاد سے مین حق کا بینا ہو گیا
فیض سے خواجہ رحیم اللہ شاہ چشتی کے مین — کیہ سکون کیا مین سے کیا تھا اور اب کیا ہو گیا

۲۳
صوفی صوفی کہتے ہین رند اسکو بتلاتے ہین رند
کام کا محبوب بہی دنیا مین رسوا ہو گیا

مجنون کہین بنا کہین لیلا بنا رہا — موجود طرح طرح سے تو جا بجا رہا

حق کے سوائے ظاہر و باطن مین کون ہے ۔ انت کوئی رہا نہ تو کوئی انا رہا
جز حق نظر مین اوسکے کہان غیر کا پتہ ۔ جسکے حضور آئینہ اینما رہا
غافل خودی کے ساتھ خدا کا ظہور ہے ۔ جب بیخودی ہوی تو خودی بین خدا رہا
یہہ کم نہین تجدد امثال کا ثبوت ۔ مضمون ہر ایک شعر کا میرے نیا رہا
کہتا ہے دم کو حق تو کبھی روح کو خدا ۔ نادان آنکھین پاکے بھی اندھا بنا رہا
کہنے کو نام دو ہین مگر شان ایک ہے ۔ غائب کہین ہے حق کہین ظاہر مین آ رہا
جب دل سے اپنے زنگ دوئی کو مٹا دیا ۔ جس شئے پہ آنکھ ڈالی تجھے دیکھتا رہا

محبوب یاد رکھ یہی نکتہ کی بات ہے
مخلوق ہر لباس مین خالق بنا رہا

گہ شخص آپکو اور گاہ آئینہ بناتا جا ۔ تو خود کو دیکھ شئے مین آپ ہین ہر شئے کو پاتا جا
اگر منظور ہے حفظ مراتب تجھکو اے عارف ۔ انا الحق باطنا ظاہر انا عبدہ کہتا جا
مقید دید کا کیون ہے دوئی کو مٹا کر دل سے ۔ تو ذرہ ذرہ مین مطلوب کو نادان پاتا جا
سمجھ اوسکو نہ تو مرشد نہو جس سے وصال حق ۔ گذر کر راہ گمراہی سے تو رستہ پہ آتا جا
ریاضت ہے یہی زاہد سلوک اسکو ہی کہتے ہین ۔ خیال غیر کو دل سے ہمیشہ تو بھلاتا جا

٢٥
وصال یار کی خواہش اگر محبوب ہے دل مین
نظر آثار و فعل و وصف سے اپنے ہٹاتا جا ۔

نہو جس پر کشف درجہ مصطفا کا — وہ طالب ہی نہو ہرگز خدا کا
نہ کیون ہو رنگ بو ہر گل کا باقی — وہی ہے باغبان باغ فنا کا
دوئی بھی ہے تو تجہین حق مین الیسی — حق آئینہ ترا ہے تو خدا کا
ق عبث ابلیس تہا حیران پریشان — ازل مین کہچ چکا میرا جو خاکا
نہوتا وہ کبھی سجدے سے منکر — مجھے گر جانتا مظہر خدا کا
سوا اپنے نہ پاوےگا کسیکو — کہون گر حال تیری ابتدا کا
ہون سب کچھ مین ہی پر کچھ مین نہین ہون — نہ پوچھو حال کچھ مجھ بے نوا کا
جو تجھ تک آیا اپنی جان سے گذرا — ترا کوچہ ہے میدان کربلا کا
مثال شمع مردہ سب مین خاموش — وہی گویا ہے اک ماوشما کا

سنجا تو مجھکو زندہ آب محبوب
مین کشتہ ہون کسی بت کی ادا کا

مین عدم سے جو ہستی مین آیا نہ تہا — اسطرح خلق مین حق ہویدا نہ تہا
یون فنا ہوگیا مین کہ گویا نہ تہا — خوب تہا گر تو مجھکو بناتا نہ تہا
جان لیتا حقیقت کو اپنی اگر — لفظ مین یون زبان پر تو لاتا نہ تہا
زندگی ہی سے تیری ہے فتنہ بپا — ورنہ اللہ مین تجھہ مین پردا نہ تہا
نحن واقرب کے معنی سمجھتا جو مین — دربدر یون جہانمین بھٹکتا نہ تہا
تہا وہی جلوہ گر شکل مخلوق مین — کون ہون کیا ہون مین خود کو سمجھا نہ تہا

کھینچ لاتی نہ گر خواہش دیدار یار | اس جہاں مین قدم کسی مین آتا نہ تھا
ذات والا تھی بے شبہ ظل خدا | اسلئے جسم اطہر کو سایا نہ تھا
واسطے جس کے کعبہ گیا بارہا | تو نے دیکھا ترے دل مین وہ کیا نہ تھا
طور پر ہر دو جانب تھی حق ہی کی شان | جلوۂ حق جو دیکھا وہ موسا نہ تھا
تھا بظاہر فقط نام معراج کا | آپ ہی آپ تھے کوئی اصلا نہ تھا

کیون چلے آئے کعبے سے تم لوٹ کر
گھر مین محبوب اللہ کے کیا نہ تھا

ہے تو ہی نہان عیان خدایا | جز تیرے کوئی کہان خدایا
ہر شئے مین وہ تجھکو دیکھتے ہین | ہین تیرے جو رازدان خدایا
ہے تو ہی مقدس و مطہر | تجھکو ہی ہے جسم و جان خدایا
دیکھا جسنے یہان ہے تجھکو | دیکھیگا وہی وہان خدایا
معمور ہین نور سے ترے سب | ارض و شجر و سمان خدایا
سب کہتے ہین جس کو ماسوا اللہ | جز یا کی ہے داستان خدایا
حیرت مین ہین سب کہ تو کہان ہے | ق لے پیر سے تا جوان خدایا
پایا نہ نشان کسی نے تیرا | ہر شئے مین ہے تو عیان خدایا
جو راہ مین تیرے خود کو میٹے | پائے وہ نکیون امان خدایا
محبوب کے ہاتھ جب تو آیا | سب دور ہوے گمان خدایا

کچھ کہکے اوسنے آپ سی سبکو بہلا دیا — چپ ہو کے شکل آئینہ حیران بنا دیا
اب نام کو نہین ہے مسلمان دہر مین — سب کو کسیکے عشق نے کافر بنا دیا
غافل اوسیکو خاص خدا کا ولی سمجھ — جسنے خدا کی ذات مین خود کو مٹا دیا
آشوب دہر ہو گئے سنکر حسین آپ — بیہوش کر دیا جسے جلوہ دکھا دیا
جبتک جدا تھی تجھسے تو غم ہی نہ تھا کوئی — تو کیا ملا کہ خاک مین ہم کو ملا دیا
قربان جان و دل کرین کیونکر نہ اوسپہ ہم — جسنے خودی کے خواب سی ہم کو جگا دیا

دل سے نظر سے دم سے اوسیکا رہے خیال
محبوب اپنے پیر نے جو کچھ جتا دیا

ملا کے ہاتھ جو مرشد نے کچھ دیا سمجھا — مین سجدہ کرکے وہین ہمنے خدا سمجھا
جو ہو خیال کی صحبت نکیون خودی ہٹجای — خبر اوسیکو ہے جو راز آئنہ سمجھا
نہ دیکھہ غیر خدا کو یہہ طاعت افضل ہے — یہہ اوس سے پوچھ جسے تونے رہنما سمجھا
تعینات سے تھا مین بڑی خرابی مین — انانیت جو مٹی آپ کو خدا سمجھا
کسی سے کیا کہون راز و نیاز کی باتین — جو میرے پیر نے مجھکو سمجھا دیا سمجھا
نہ کیونکر اوس سے ہو اثبات جامع الاضداد — خدا کو بندہ نکو جسنے کہ ایک جا سمجھا
وہی ہے کام کا انسان جسمین ہو یہ صفت — خراب آپکو ہر ایک کو بھلا سمجھا
کبھی بشر تھا خدا مین کبھی تصرف سے — سمجھنے والون نے کیا جانے مجھکو کیا سمجھا
مرید وہ نہین محبوب تم یقین مانو — خدا سے پیر کو اپنے اگر جدا سمجھا

تم ہو حبیب کبریا میری طرف کو دیکھنا
چشم کرم سے اک ذرا میری طرف کو دیکھنا

پاس ہین سب کے نیکیان جاؤن مین ہو کے بد کہان
ہے تو بھروسہ آپ کا میری طرف کو دیکھنا

غرق یم گناہ ہون اب تو بہت تباہ ہون
آپ ہین میرے ناخدا میری طرف کو دیکھنا

مجھہ مین اور آپ مین کبھی آنے نپائے تا دوئی
جان کے مجھکو آشنا میری طرف کو دیکھنا

ہاتھہ مین زر نہ دل مین تاب سخت ہے مجھکو اضطراب
ہند مین ہون پڑا ہوا میری طرف کو دیکھنا

حال مرا تباہ ہے کس کی سبھے پناہ ہے
ہو تمہین درد کی دوا میری طرف کو دیکھنا

ایک نگاہ لطف پر رحمت حق ہے منحصر
تجھسے یہی ہے التجا میری طرف کو دیکھنا

ہون مین بڑا ہی بد عمل چین نہین ہے ایک پل
دونون جہان سے مین گیا میری طرف کو دیکھنا

محبوب رو رہا ہے کیون ہوش کو کھو رہا ہی کیون کہتے ہین شاہ دوسرا میری طرف کو دیکھنا	۱۴۰

ہو جیسے سلسلہ چشت کا دربار نصیب	دید خواجہ کی نکیون ہو اُسے ہر بار نصیب

ذکر و اشغال سے رویت ہو یہ ممکن ہی نہین | پیر کامل سے ہو اک آن مین دیدار نصیب
جو ہے بدبخت ازل کا وہ تجھے کیا پائے | تو ہی پائے تجھے جسکے کہ ہو بیدار نصیب
جسپہ پڑتی ہے نظر ساتھ ہی اسکی اے دل | ہو ہی جاتی ہے تجھے صورت دلدار نصیب
گر نہ پی لے کوئی جبتک کہ شراب وحدت | اسکو ہرگز نہوا ہے جان ترے اسرار نصیب
دید حق کی ہے ہمارے لیئے اے بادہ کشو | زاہدو نکو ہو اگر خلد کا گلزار نصیب

ہو گئی زیست بجز تیرے محال اے گلرو
جب سے محبوب کو ہے عشق کا آزار نصیب ۳۱

جہان ہے دیکھکر شیدا رحیم اللہ کی صورت | بنایا حق نے آئینا رحیم اللہ کی صورت
نظر آیا نہ کوئی دوسرا مین دوسرا مجھکو | نظر آتی رہی ہر جا رحیم اللہ کی صورت
نکیونکر مردہ دل دنیا کے سارے زندہ دل ہو جائے | ہوی ہے حق نما پیدا رحیم اللہ کی صورت
بشر تو کیا فرشتونکے فرشتے بھی ہون خود رفتہ | اگر ہو جا بے پردا رحیم اللہ کی صورت
نکیون اوسکی نظر سے گر پڑے کونین کا جلوہ | کہ جسنے دیکھ لی خوا جا رحیم اللہ کی صورت
نظر پڑتی ہے جسکی اسکو فوراً ہوش اڑتے ہین | خدا کا راز ہے گویا رحیم اللہ کی صورت
نکیون وہ من عرف سے قدر عرف کی جا پہونچے | جو دل مین شوق سے لایا رحیم اللہ کی صورت

کیئے جا نفی اے محبوب ہر دم لا الہ کی
پھر الا اللہ مین پاتا جا رحیم اللہ کی صورت ۳۲

تصویر آنکھ مین ہے تو ہے لب پہ نام دوست
مانند روح تن مین ہے ہر جا قیام دوست

جب چھوڑ دیجے ظاہر و باطن کو سب حواس
پھر گوش دل سے سنئے ہمیشہ کلام دوست

الفت مین قاصدونسے سروکار کچھ نہین
بیواسطہ پہنچتا ہے ہر دم پیام دوست

کانٹونمین سرفرازی گل نہین ہے رنگ و بو
کیا کیا نہین جہان مین ہے فیض عام دوست

کیونکر نہ دل برنگ حنا خلق کے بسین
محشر سے بھی ہے شوخ زیادہ خرام دوست

جو من عرف کو راز سے ہو جائے کامیاب
موسی کیطرح کیون نہو وہ ہمکلام دوست

محجوب مجھکو خوف قیامت سے کچھ نہین
روز ازل سے ہون تہ دلسے غلام دوست

کہتا ہے بڑہکے درد دل بیقرار آج
لیکر ٹلیگی جان شب انتظار آج

آنے کو ہے وہ بام پہ کرکے سنگار آج
ہوگا ظہور صنعت پروردگار آج

دی جان ہمنے کس گل خوبی کی عشق مین
پھولونسے بسگیا ہے ہمارا مزار آج

منشا یہہ ہے کہ فرط خوشی سے مرینگے ہم
وہ مہربان ہوتے ہین کیون باربار آج

توڑے ہین دست غنچی مگر دل کے آبلے
بیوجہ میری آنکھ نہین اشکبار آج

مرگ عدو پہ وہ کہین گریان ہو نہون
آنسو جو گر پڑے مرے بے اختیار آج

غربت یہ کہہ رہی ہے بس مرگ قبر پر
جز بیکسی ہے کون ترا غمگسار آج

ہم چارہ گر کے منت مرحم سے بچ گئے
ہر داغ دل ہے غیرت شمع مزار آج

یکتا ہون فیض شمس سے محبوب دہر مین
کیونکر نہ شاعرونمین ہو میرا شمار آج

جوش پر ہے خاندان چشت کا دربار آج
عاشقون کو کیون نہو ہر دم ہر دم وصال یار آج

بزم دنیا مین مے وحدت کی ہے بھرمار آج
زاہد صد سالہ بھی ہو کر پھرین سے خوار آج

بھول کر اپنی خودی بن جائین مقبول خدا
گوش دل سے جو سنین کوئی مری گفتار آج

چاہیے انسان کو فکر زاد راہ عاقبت
گرم توحید کا ہے کچھہ بازار آج

منحصر عقبے پہ کیا ہے ہوش کی لو زاہد و۔
ہر جگہ عاشق کو ہے اللہ کا دیدار آج

نقد ایمان اب کسیکا بچ سکے ممکن نہین
پہنے پھرتے ہین ہزارون جبہ و دستار آج

ہے وہی باطن وہی ظاہر تو پھر فرمائیے
کیون نہ صورت سے مری ہو شان حق اظہار آج

	سُننے والا کون ہے محبوب یان حق کے سوا ورنہ کہدیتے انا الحق ہم بھی سو سو بار آج	۳۵

جو ہے لامکان وہ مکان محمد	عجب ہے شان حق وہ ہی شان محمد

وہی واصل حق ہین جانو یقین تم | عزیز و جو ہین راز دان محمدؐ
بیان حمد حق ہو سکے کس سے ایدل | میسر ہو کیونکر زبان محمدؐ
کیا کرتے ہین سیر وہ لامکان کی | جو کہلاتے ہین عاشقان محمدؐ
کہین آپ رب ہین کہین آپ انسان | یہی کہتے ہین رتبہ دان محمدؐ
نکیون دید جنت مین ہو اونکو حقکی | ازل سے جو ہین مدح خوان محمدؐ
جو ہر موے تن مین بھی ہون سو زبانین | نہو ختم ہرگز بیان محمدؐ
بشر ہو وہ کیون جسکا ہو جسم نوری | نہ لا دل مین ہرگز گمان محمدؐ

یہہ محبوب کی التجا ہے الٰہی
مرا سر ہو اور آستان محمدؐ۔

عمر اپنی کاٹتو نہین در پہ دربان ہوکر | جلد لو بلا خواجہ مجھکو مہربان ہوکر
سجدہ گاہ دنیا مین کیون نہ خلق مین ہوتا | کاش مین پڑا رہتا سنگ آستان ہوکر
کہکے خود ہی اَلَستُ بِرَبِّکُم سے پھر بری ہو تم | لامکان کہاتے ہو صاحب مکان ہوکر
جب نصیب ہی بد ہون قبر مین کہان جنت | خاک ہی ستائیگی مجھکو آسمان ہوکر
کافر و مسلمان مین تم ہو روپ بدلے | ایک جا یقین ہوکر ایک جا گمان ہوکر
تجھسے جو ملے ظالم پھر کہان پتہ اُسکا | ہمنے تجھکو پایا ہی آپ بے نشان ہوکر
جلوہ دیکھئے اُسکا چشم دل کو وا کرکے | ذکر کیجئے اُسکا طفل بیزبان ہوکر
حق تو یہ ہی شخص اور عکس دونون شان احمد ہین | مین ہون مثل آئینہ انکے درمیان ہوکر

سرمہ کی صفت لیجا تو ہوائے مولا مین — ہاتھ کچھ نہ آئیگا داخل جنان ہوکر
کوہ طور پر غش تھے جسکو دیکھکر موسےٰ — ہے وہ روبرو میری روز و شب عیان ہوکر

عشق مین تکلم سے کام ہی نہین محبوب
راز کرتے ہین افشا آپ راز دان ہوکر

٣٦

ثنا اُس خالق اکبر کی ہو مجھسے بیان کیونکر — رسول اللہ کی مجھکو میسر ہو زبان کیونکر
اگر تو اپنے دلکو ماسوا اللہ سے صفا کیجے — تو پھر وہ شوخ پردے مین ہی تجھسے نہان کیونکر
خدا کا قرب ہوتا ہی تو غافل بیخودی ہی مین — خودی مین ہی کوئی پاسکے اُسکا نشان کیونکر
نظر کیا سینہ کیا سر کیا جگر کیا جان کیا دل کیا — یہہ سب گھر ہین اُسکی اوسکو کہیے لامکان کیونکر
مٹا دے اپنی ہستی کو اگر تو راہ مولا مین — تو پھر حاصل نہو تجھکو حیات جاودان کیونکر
نہین ممکن کہ دو نو ضدین اکجا جمع ہوجاوین — یقین ہو جسجگہ یہ دل رہی اُسجا گمان کیونکر
کیا کرتے ہین سیر انفس کی جو آفاق مین ہردم — نظر سے اُنکی سو پردونمین بھی تم ہو نہان کیونکر
ریاضت مین فنا کر آپکو اے خاک کے پتلے — مٹے جو راہ مولا مین ہی وہ بے نشان کیونکر

اگر محبوب تم دیکھو حقیقت کی نگاہون سے
ہر اک کی شکل مین پھر حق نہو جلوہ کنان کیونکر

ہے تجھسے ہی بس عرج موری یا سیدنا عبدالقادر
رنگ دے موری بہر خدا چندری یا سیدنا عبدالقادر

موہے چین نہ دم بھر آوت ہی مورا ہندمین جہار اتر بیتے
موکو جلد بلا تھاری نگری یا سید نا عبد القادر

مطلق نہ رہی مجھے اپنی خبر تیرا جلوہ رہے ہے مرے پیش نظر
موری عمر یون ہی بیتے سگری یا سید نا عبد القادر

جسے پیر نے دکھلایا تجھکو اوسے دو نو جہان سے خبر ہی نہو
ہو خودی سے نکیو نکر بے خبری یا سید نا عبد القادر

کہان تاب جو کوئی دم مارے سب تابع فرمان ہین تیرے
کیا حور و ملک کیا جن و پری یا سید نا عبد القادر

گمراہون کو رستہ بتلایا بیجا نون کو زندہ کر ڈالا
سب ولیون سے شان تری ہے نری یا سید نا عبد القادر

ترے عشق کا دلمین ہولا ہے گذر نہین اپنے پرائے کی مجھکو خبر
مین اپنی سب سُدھ بُدھ لبری یا سید نا عبد القادر

تو قطرہ ہے وہ ہے دریا تو آئینہ اُس کا وہ تیرا
تو ہر سے جدا ہے نہ تجھسے ہری یا سید نا عبد القادر

۳۰۹	ہے کون بچائے جو تمرے سوا جب حشر مین محبوب آئیگا لئے سر پہ گنا ہون کی گٹھری یا سید نا عبد القادر	

آفتاب اولیا ہین حضرت پیران پیر	مظہر ذات خدا ہین حضرت پیران پیر

عاشق رب العلا ہین حضرت پیران پیر
گمرہون کی رہنما ہین حضرت پیران پیر

غم نہین بڑ ہجائے تو بڑ ہجائی عصیان کا مرض
درد کی میرے دوا ہین حضرت پیران پیر

آپ حق کے آئینہ ہین آپکا حق آئینہ
ذات حق سے کب جدا ہین حضرت پیران پیر

آپکا ارشاد ہو جسکو ولی وہ کیون نہو
ہادی راہ ہدا ہین حضرت پیران پیر

فاطمہؓ کی جان ہین تو مرتضیٰؓ کے دل جگر
خاص نور مصطفیٰ ہین حضرت پیران پیر

چشم دلسے پردہ غفلت اوٹھا کر دیکھ لو
ہر جگہ جلوہ نما ہین حضرت پیران پیر

پی لیا اک جام جسنے ہوگیا لاموت وہ
ساقی آب بقا ہین حضرت پیران پیر

در پہ جو آیا نہ اولٹا فیض سے خالی کبھی
معدن جود و سخا ہین حضرت پیران پیر

ہوکے فانی ذات حق مین اب ہین باقی بحق
کوئی کیا سمجھے کہ کیا ہین حضرت پیران پیر

حشر مین محجوب عصیان کا نہ کیجئے آپ ہم
حامی روز جزا ہین حضرت پیران پیر

ہزار پردونمین آپ کو تم کہو ہو پنہان چہپا چہپا کر
جو ہین موحد وہ دیکھ لینگے دوئی کا پردہ اُٹھا اُٹھا کر
اگرچہ انسان ہے تو زاہد کبھی سمجھے کی ہی خبر لے
رہیگا تو اسم خوان ہی کبتک فرشتہ خود کو بنا بنا کر
وہ آج بے پردہ ہو رہا ہے کوئی یہ موسیٰ سے جاکے کہدے
رکھا تھا محروم دید جسنے کہ لن ترانی سنا سنا کر۔

نہ تہا تو اول نہ ہوگا آخر تو اب ہے موجود پھر کہان تو
یہہ صرف وہم وگمان ہے تیرا خدا خدا کر خدا خدا کر
نہ بن سکی کوئی شکل تجھہ سے نہ آسکی کوئی بجھہ سی شوخی
اگرچہ نقاش نے ہزارون بگاڑے نقشے بنا بنا کر
جو سیر وحدت کہلا تو سمجھے دیا خودی تہا خوب ہوگا
وہی تھے ہم جسکے پاس مانگین دعائین تہین ہاتھ اٹھا اٹھا کر
خوشی کے بدلے مین غم ملا ہے سکون گیا اضطراب آیا
پڑے مصیبت مین ہم الٰہی بتون سے دل کو لگا لگا کر

(۱)	جو طالب حق کہ آوے محبوب اوسی تو کر من عرف سے دوا فراق حق مین رکھیگا کبتک تو اس سی شمن جدا جدا کر	

ہو بتون سے کیون نہ ظاہر حق کا راز
لامکان کی سیر اوسکو ہو نصیب
گر حضوری تو ہمیشہ پیر کی
حق کو پاتا سہل ہے مشکل نہین
ایک کیا تم لاکہہ پردونمین چھپو
خیر و شر من جانب اللہ ہے مگر
کیا کرے طوفان کثرت اسکو غرق

جبکہ ہے زینہ حقیقت کا مجاز
پیر ملجاوے جسے بندہ نواز
حج یہی اور ہے یہی روزہ نماز
تجھکو قسمت سے ملے گر پیر راز
دیکھہ ہی لیتے ہین تم کو دیدہ باز
فعل و فاعل مین تو کرلے امتیاز
جس کا ہو دریاے وحدت مین جہاز

جو ہوا خادم رحیم اللہ کا	اک نظر میں ہو گیا وہ سرفراز

	گو وسیلے والے ہیں محبوب سب ہے ہمارا بھی خدائے بے نیاز	۰

اےخواجہ معین الدین ذیشان سلطان الہند غریب نواز
میں نام پہ تیرے ہوں قربان سلطان الہند غریب نواز
فرقت میں ترے ہے دم لب پر اور دل بھی ہے پہلو میں مضطر
ہر دم ہے یہی بس ورد زبان سلطان الہند غریب نواز
اک بندہ ادنا ہوں تیرا پروردہ نعمت اے آقا
میں چھوڑ کے جاؤں تجھکو کہاں سلطان الہند غریب نواز
تم ہادی راہ ہدایت ہو تم واقف راز حقیقت ہو
اسرار ہیں سارے تم پہ عیاں سلطان الہند غریب نواز
دکھلاؤ جمال روح فزا ہوں کب سے در والا پہ کھڑا
اب مجھکو نہیں تاب ہجران سلطان الہند غریب نواز
پیارے ہو بڑے اللہ کے تم عاشق ہو رسول اللہ کے تم
کیا شان تمہاری ہے ذیشان سلطان الہند غریب نواز
منظور عنایت ہے تیری مشہور کرامت ہے تیری
اک خلق پہ ہیں تیرے احسان سلطان الہند غریب نواز

تقدیر نہ کچھ کہلاتی ہے سبب ہر ایک پہ بن آئی ہے
مدت سے ہون فرقت مین نالان سلطان الہند غریب نواز

ہر حال مین تیرا ساتھ رہے محبوب کے سر پر ہاتھ رہے
اس نعمت کا ہون دل سے خواہان سلطان الہند غریب نواز ۱۱۰

آغاز سے غرض ہے نہ انجام ہی سے غرض
ساقی ہے مجہکو ایک ترے جام سے غرض

جس شے کو دیکھتا ہون تو پاتا ہون یار کو
صورت ہی کام ہے تجہے نام سے غرض

حور و بہشت تمکو مبارک ہو زاہدو
رندون کو ہے ہمیشہ بت گلفام سے غرض

دل دادۂ بتان ہون محبت شعار ہون
مطلب نہ کفر سے ہے نہ اسلام سے غرض

زلفون مین کیا پہنسے ہین خود عاشقو نکے دل
واللہ ان بتون کو نہین دام سے غرض

ناساز بخت دشمن جان چرخ وہ خفا
کس کو نہین ہے عاشق ناکام سے غرض

محبوب اپنی کٹتی ہے سایہ مین پیر کے
ہم کو نہین ہے گردش ایام سے غرض ۴۴

مالک ہر دو جہان خواجہ اجمیر شریف
واقف از ہر دو جہان خواجہ اجمیر شریف

اپنے کوچہ مین لگا رہنے دو بستر میرا
مجہکو ہے باغ جنان خواجہ اجمیر شریف

ہر جگہ دیکھتے ہین چشم بصیرت والے
ہر جگہ پر ہے عیان خواجہ اجمیر شریف

آپ اجمیر کو جبتک نہ بلائیں مجھکو
مین کرون آہ و فغان خواجۂ اجمیر شریف

اے صبا بہر خدا جلد اوڑا کر لے چل
مجھکو رہتے ہین جہان خواجۂ اجمیر شریف

نگہ لطف سی دیکھو جو مری جانب کو
کر دون صدقہ دل و جان خواجۂ اجمیر شریف

آپکے چہرۂ انور کو جو دیکھین اون کو
کیون نہو حق کا گمان خواجۂ اجمیر شریف

کر سکون دعوی توصیف تری مین کس منہ سی
مین کہان اور کہان خواجۂ اجمیر شریف

اور تو کوئی عبادت نہین آتی محبوب
ہے فقط ورد زبان خواجۂ اجمیر شریف

بناکر دیکھہ خود کو آئینا دل
کہ پھر طالب نہو مطلوب کا دل

عبادت حق کی تجھسے ہوسکے کیا
نہو زاہد جو تیرا ایک جا دل

وہی پاتا ہے ہر اک شئے مین تجھکو
دوئی سے پاک جس کا ہوگیا دل

پتہ دلدار کا کیونکر نہ چلتا
اگر تو اپنے دل کو جانتا دل

نہو جس سر مین سودا سر وہ کیسا
نہو تو جس مین وہ کس کام کا دل

اوسیکو جلوہ گر پاتا ہون سبمین
خدا اوس بت پہ جب سی ہوگیا دل

حقیقت اپنی مین کیا کہہ سناؤن
جدا اک سے ہے مرا دل آپکا دل

جو مضغہ گوشت کا ہے دل نہین ہے
سمجھتا شش جہت سی ہے ترا دل

یہ بیتابی یہ بیچینی ہے کیسی
کہو محبوب کس پر آگیا دل

مکان کسیکو میرجان ترا نہین معلوم — سنا ہے نام ولیکن پتا نہین معلوم
گذرتے آٹھ پہر ہین تری تصور مین — ہے کس کا نام حیات وقضا نہین معلوم
گواہی جھوٹی جو دیتا ہی حق کے بدیکھو — یہہ کیسی شرع تری زاہدا نہین معلوم
بجاے ہو کے جو کرتے ہین ذکر اللہ ہون — وہ ملحد ہین انہین سرّ انا نہین معلوم
وہ تجھسے کب ہے جدا ڈہونڈتا ہی تو جس کو — ہر ایک شئ مین ہی جلوہ نما نہین معلوم
نکر مذمت رندان خموش اے واعظ — ہی کسپہ رحمت وفضل خدا نہین معلوم
بتا نہ دم کو خدا بن نہ مشرک اے غافل — کہ دم ہے مظہر فعل خدا نہین معلوم
لحد مین صورت مرشد دکہا کی کہدونگا — مین آپ ہی کا تو ہون خاکپا نہین معلوم

پڑے یہ سوتے ہین محبوب خواب غفلت مین
ہین کس خیال مین شاہ و گدا نہین معلوم

تہی خودی جبتک رہی کوسون خدا سے دور ہم — اب انا الحق کہہ رہی ہین صورت منصور ہم
کیون سناتا ہے عبث واعظ ہمین موسی کا حال — جا نکر بیٹھے ہین ساری کیفیات طور ہم
ہی یہی حیرت کہ خود کا ہی نہین ملتا پتا — عشق مین تیری خدایا ہو گئے کافور ہم
اشرف مخلوق اوسکے فیض سے ہین ورنہ صاف — خاک ہم ہین بادہم ہین نار ہم ہین نور ہم
کرکے پیدا واحدیت اور وحدت کا ظہور — ہین کہین ساکت بنی بیٹھے کہین مغرور ہم
بار اپنے آپ ہین اغیار اپنی آپ ہین — خود سے خود نزدیک ہین ہر خود ہی خود ہین دور ہم
جو بتایا شرع نے محبوب ہمنی کہدیا۔ — ورنہ سولی پر نہوتے صورت منصور ہم

تو مثل لیلی ہے ہم ہین گل تو جان ہے اور ہین تن ہم
نہ ہین کسی سے موافق ہین نہ خارج ہے نہ داخل ہے
تعین پر نہ بھولا یہ دل بھروسہ کچھ نہین اسکا
حمایت ہے تو ان ہی سے شفاعت ہے تو ان سے ہے
تھے جبتک جہل ظلمت مین سمجھے خود کو تجھ سوا
وہی ہے اول و آخر وہی ہے ظاہر و باطن

تو ہم سے کب جدا ہے اور جدا کب تجھ سے ہوئے ہین ہم
وجود شخص عکس حق کی ذات ہر ایک درپن ہم
عیان با چون ہین لیکن در حقیقت ہین بیچون ہم
بھلا اسطرح چھوٹینگے رحیم اللہ کا دامن ہم
کھلا ہے من عرف کا حال جو لے اپنا ہی من ہم
خاک و باد و آب و آتش و روح و دل و تن ہم

گل مقصود کی محبوب گر ہوتی نہین چاہت
عدم سے کاہیکو آتے براے سیر گلشن ہم

کیا کہین کچھ کہہ نہین سکتے تری بیداد ہم
دل لگا کر تجھ سے اے ظالم ہوئے برباد ہم
غم سے دم بھر بھی نہین ہوتے کبھی آزاد ہم
بنگئے ہین یا خدا کس کے دل ناشاد ہم
اُس بت سفاک کی جب دل مین آجاتی ہے یاد
صورت نقش کف پا ہوتے ہین برباد ہم
ڈھونڈتے ہین خود کو لو ہرگز پتہ ملتا نہین
قید ہستی سے کچھ ایسے ہوگئے آزاد ہم
ہے تو ہی حاکم تو ہی محکوم تو ہی حکم ہے

کون ہے تیرے سوا کس سے کرین فریاد ہم
دل کی جو باتین ہین وہ منہ سے نکلجاتی ہین صاف
چاہیئے اشعار کی کب ہین کسی سے داد ہم
شاعری تقدیر مین محبوب اگر ہوتی نہین
کس طرح دنیا مین پاتے شمس سا اُستاد ہم

دی رسیم اللہ نے خود ہی مین شیرین کی خبر
ورنہ تجھے محبوب بھٹکے صورت فرہاد ہم

نہ تو دولت سے سروکار نہ توقیر سے کام
اک فقط ہم کو ہی عشق بت بے پیر سے کام

کیمیا سے مجھے بہتر ہے ترے در کی خاک
وہ گدا ہون کہ نہین ہے مجھے اکسیر سے کام

دولت فقر سے حاصل جنہین ایجان جہان
اونکو منصب سے ہی مطلب نہ تو جاگیر سے کام

جو ہوا سلسلۂ چشت مین دل سے داخل
اوسکے بر آئے نہ کیون خواجہ اجمیر سے کام

سعی بے سود مین مصروف عبث ہے اہل
کبھی تقدیر کے بنتے نہین تدبیر سے کام

فقر اصاف سمجھہ جاتے ہین دل کی حالت
اون کو تقریر سے مطلب ہے نہ تحریر سے کام

قتل عاشق کیلئے ایک نظر کافی ہے
کیون تو لیتا ہے عبث خنجر و شمشیر سے کام

غیر کے حق مین کہان خلوت و جلوت کی مزے
مجھکو رہتا ہے ہمیشہ تری تصویر سے کام

تم کسی شخص کی محبوب خوشامد نہ کرو
خود بخود بنتے چلے جاتے ہین تقدیر سے کام ۸۰

آنکہون مین مرے جب سے کہ وہ ماہ جبین ہین
خورشید و قمر چرخ پہ دیکہا تو نہین ہین

ہر جا ہے عیان حسن جہان سوز کا جلوہ۔
اندہا ہے کہا جس نے کہ وہ پردہ نشین ہین

من عرف کو سمجہا نہین اے زاہد نادان
قرآن مین خود کہتے ہین شہ رگ سے قرین ہین

مرشد بہی ہین خود آپ محمد بہی ہین حق بہی۔
ہین کعبہ کہین عابد و معبود کہین ہین

موسےٰ کو سر طور کو ہین سمجہے ہوے ہم
خود آپ ہی ناظر کہین منظور کہین ہین

بندہ و خدا جس کو سمجہتا ہے زمانہ۔
یہہ دونو ترے نام ہین کچہہ غیر نہین ہین

ہم دہونڈہنے نکلے جو اُنہین دیر و حرم مین
دل سے یہہ صدا آئی کہ لے ہم تو یہین ہین

مین آپ ہی سے آپ کو پہچان چکا ہون
ورنہ مین فقط نیست ہون ہست آپ یقین ہین

	حُب اور حبیب اور محب اسم ہین اُن کے ہم نام کے محبوب ہین کچہہ اور نہین ہین	۵۱

بیخود و مست کو گو لوگ برا کہتے ہین
کچھہ نہ کچھہ علم حقیقت سے ہے بہرہ جنکو
رہتے وہ آپ مین کب ہین تو نکر انکا خیال
اہل عرفان کی نظر رہتی ہے باطن ہی پر
کفر تبدیل حقیقت ہے ارے وہ غافل
رہبر راہ شریعت ہین وہی لوگ ایدل
صلح کل مین جو ہین مشرب ہے یہ انکا ایدل
مر چکے مرنے کے آگے تو ہوا یہہ معلوم

صاف صاف اونکو خدا والے بندا کہتے ہین
حق نما خود کو اوسے بندہ نما کہتے ہین
خود کو کرتے ہین فنا جب وہ انا کہتے ہین
بت بھی جب آتے ہین آگے تو خدا کہتے ہین
ہوش کی لے کہین بندیکو خدا کہتے ہین
بندیکو بندہ خدا کو جو خدا کہتے ہین
کہ برا ہی ہو کوئی اوسکو بھلا کہتے ہین
قربت حق ہے جسے لوگ فنا کہتے ہین

سنکے اشعار مرے کہتے ہین اہل عرفان
آپ جو کہتے ہین محبوب بجا کہتے ہین ۔

ہوا ہے عشق کا جب سے ظہور آنکھونمین
سوائے ایک کے ہو جب نظر مین دوجسکی
مکان جتنے جہانمین ہین سب تمہاری ہین
ملا یا خاک مین ہستی کو واسطے جسکے
جگہ جگہ مین وہی ہی جہان جہان مین وہی
عدو سے مین نہ جہکون تو میرا قصور نہین
اداشناسو نکو اسکی خبر ہی ای محبوب

خیال دلمین ہی تیرا تو نور آنکھونمین
تو یہہ سمجھہ لو کہ آیا قصور آنکھونمین
ہمارے دل مین رہو یا حضور آنکھونمین
عجب نہین وہ رہین بنکے نور آنکھونمین
نہ دیکھین ہم تو ہے واقع فتور آنکھونمین
بھرا ہوا ہے کسیکا غرور آنکھونمین
وہ دیتے ہین مجھے گالی ضرور آنکھونمین

جو ہر دم آپکو مشتاق دید کرتے ہین
عجیب طرح کی وہ لوگ عید کرتے ہین

خیال غیر سے دل کو تو کر لو پاک کبھی
عبث لباس کو اپنے سفید کرتے ہین

خدا کے فضل سے مرشد ہین میرے وہ فیاض
جو بد سے بد بھی ہون اُنکو سعید کرتے ہین

وصال یار کی ہوتی ہے دلمین جب خواہش
ہم اپنی ہستی کو پہلے شہید کرتے ہین

کلام حق کا مزہ ہم کو صاف آتا ہے
کسی سے جب کبھی گفت و شنید کرتے ہین

سمجھیے کچھ تو سمیع و کلیم کے معنے
جو آپ ورد کلام مجید کرتے ہین

نگاہ فیض ہے خواجہ کی ایسی اے محبوب
نہال کرتے ہین جس کو مرید کرتے ہین

۲۱۰

تو بے مثال ہے تیرا کوئی مثال نہین
جو دیکھ لون ترا جلوہ مری مجال نہین

وہ تیرے ساتھ ہی ایدل جہان کہین ہے تو
جدا ہو تجھسے ترا یار یہ محال نہین

گمان کیون کرون اپنے کلام پر اپنا
وہی کلیم ہے کچھ میری بول چال نہین

اٹھا کے روبرو بُت کو کرون کیون سجدہ
وہ کون شئے ہے کہ جسمین ترا جمال نہین

اگر ہو دیدۂ شاہد مین دوسرا مشہود
نصیب اُسکو خدا کا کبھی وصال نہین

سمجھ نہ قال کو آسان یہ سخت مشکل ہے
ہو جسمین حال تو وہ صاحب کمال نہین

نصیب اُسکو کہان جلوۂ خدا ایدل
خودی کو جسنے کیا اپنے پائمال نہین

بہار حسن پہ اپنے عبث تو نازان ہے
ظہور جلوۂ حق ہے ترا جمال نہین

نظر مین اپنے سمائی ہے شان حق محبوب
زمانہ ہو تو ہو دشمن ہمین ملال نہین

عشق میں واللہ جینے کا مزا ملتا نہیں
کیا تجھے پاؤں مجھے اپنا پتا ملتا نہیں

پیر کامل ہو تو وصل یار ہو اک آن میں
ذکر و فکر و شغل سے ہرگز خدا ملتا نہیں

انتہائے جستجو میں یہہ خیال آیا مجھے
حق تو یہہ ہے حق بجز تیرے سوا ملتا نہیں

مدعی کے جتنے دعوے ہیں وہ سر تا پا غلط
رہ رستہ حق کا کبھی بے رہنما ملتا نہیں

ہو نہیں جس عالم میں اُس عالم میں تو عالم کہاں
جس جگہ بندہ نہ ہو کیا حق کا پتا ملتا نہیں

کر رہے ہیں سالکی کا سیکڑوں دعوے عبث
اپنی صورت ایک ہی دیکھا ہوا ملتا نہیں

حور و جنت کی ہوس ہے جنکی ہوں عمر بین تمام
حشر میں محبوب کچھہ اُن کو صلا ملتا نہیں

کیوں میرے قتل کی ٹھانی ہے مری جان دلمیں
وہ کرو کام نہوں جس سے پشیمان دل میں

تم کو الفت نہ صحیح مجھسے کدورت ہی صحیح
دو جگہ مجھکو بہر حال مری جان دل میں

ہائے رہنے نہ دیا مل کے فلک نے باہم
رہگئے طالب و مطلوب کے ارمان دل میں

دیکھتا ہوں جو انہیں ہمرہ اغیار کبھی
موج زن ہوتے ہیں سوز کے طوفان دل میں

کعبہ و دیر نظر آئیں نہ کیونکر ویران ہو

عشق رکھتے ہین ترا گبر و مسلمان دل مین
کہہ دو شوخی سے کلیجہ مین چبھوئے برچھی
حکم غمزہ کو ہوا مارا کرے چھریان دل مین
یہہ تو اُن سے کوئی پوچھے کہ یہہ گھر کس کا تھا
خاک مین دل کو ملا کر ہین وہ نازان دل مین

دولت وصل صنم تم کو مبارک محبوب
آج سب طرح ہوسے جاتے ہو شادان دلمین

نرہی ہم تری ہر ادا دیکھتے ہین
وہی تو تجھے جا بجا دیکھتے ہین
جنہین سلطنت ہی نصیب اس جہا نمین
کہا نحن و اقرب جو قرآنمین تونے
عدم سے ہم آئے ہین جب سی جہان مین
کسیکو سمجھتے نہین ہین وہ فانی

ترا فعل فعل خدا دیکھتے ہین
جو پردہ دوئی کا اُٹھا دیکھتے ہین
انہین تیرے در پر گدا دیکھتے ہین
جو عارف ہین اُسکو بجا دیکھتے ہین
کسیکو نہ تیرے سوا دیکھتے ہین
جو سب کا وجود بقا دیکھتے ہین

کسی سے نہ الگا ہو محبوب کا دل ۴
اُسے زندگی سے خفا دیکھتے ہین ۷

۶۶

جس مین ہون شاہد و مشہود وہ دیدار نہین
بزم توحید مین کثرت سے سروکار نہین
کیون ابھی سے ہے تجھے خواہش دیدار خدا
پہلے تو جان کہ آثار کو آثار نہین
آرزو ہے کہ رہون بنکے ترے در کا گدا
ہفت اقلیم کی شاہی بھی مجھے درکار نہین
وہی کامل ہے جسے لاگ ہے سر حق سے
باعث فقر کوئی جبہ و دستار نہین
یون تو کہنے کو انا الحق ہے زمانہ کہتا
حال جس مین نہو وہ صاحب اسرار نہین
صفت خاص سے مملو ہین صدائین ساری
حق ہی گویا ہے کسی غیر کی گفتار نہین
کیا خطا ہے اگر ایسون کو کہے نابینا
دیکھتے ہین تجھے پر تجھ سے خبردار نہین

ہوکے مطلوب زمانہ مین ہین طالب محبوب
کیا کہین بات یہہ کچھ قابل اظہار نہین

خود کو جدا بتارہا کوئی خدا ہون مین
حق تو یہ ہے نہ حق ہون نہ حق سی جدا ہون مین

صدقے یگانگی کے تری کیون نہ جائیے
چاہو نہ چاہو آپ مریجان مجھکو تم
مارے تو یا جلائے کرے رحم یا ستم
مدت کے بعد شکر ہے ایمان ہو نصیب
سینے کہا الٰہی دکھا اپنا تو جمال
حق کا ظہور ہے تجھے میرا حق سے ہے ظہور
انجان تجھسے کیون ہے بھلا کچھ تو کہہ صنم
تو تخم ہین شجر ہون تو ہی بو مین مثل گل
مطلوب کوئی اور نہ طالب ہے کوئی اور
ایجان اپنے در سے ہرائے خدای پاک

پاتا ہون تجھکو آپکو جب ڈھونڈتا ہون مین
ہر جان و دل سے آپ پہ ہر دم فدا ہون مین
ہر دم ہر آن تیری رضا چاہتا ہون مین
اسلام چھوڑ کفر کو جب سے لیا ہون مین
آئی ندا کہ تجھسے بھلا کب جدا ہون مین
بندہ سنا ہے حق کا تو سمجھ حق نما ہون مین
کیا اپنی جان سے تجھے کم جانتا ہون مین
ہر ذات شخص و عکس تری آئینا ہون مین
بھولا ہون خود ہی راہ خود ہی رہنما ہون مین
کرتو نہ دور مجھکو ترا خاک پا ہون مین

محبوب جس کا نام ہے جانو وہ مین نہین
سب کی نظر مین گرچہ نظر آرہا ہون مین -

۱ھ

جو ہستی کو اپنی عدم دیکھتے ہین -
جلاتے ہین جو مثل پروانہ خود کو -
کھلا کنت کنزا کا جب سے معما
احد ہے کہین تو کہین ہے احمد
ہم ہی ہین ہمارے سوا کون ہے یان

وہ پھر خود ہی خود کو قدم دیکھتے ہین
وہی تجھکو تیری قسم دیکھتے ہین
خدا اور بندہ بہم دیکھتے ہین
ہر اک شا مین تجھکو ہم دیکھتے ہین
وہ آئینہ ہے جس کو ہم دیکھتے ہین

جو آیا تیرے در پہ ہوا واصل حق
عجب تیرا فضل و کرم دیکھتے ہیں

تماشہ خدائی کا اس سے عیاں ہے
دل اب غیرت جام جم دیکھتے ہیں

ہیں مرشد تو لوگوں سبکے اچھے ہی محبوب
مگر اپنے مرشد سا کم دیکھتے ہیں

آ گئے نادان سے نادان ترے کوچہ میں
ہو گئے ہیں صاحب عرفان ترے کوچہ میں

ہاتھ آئی مرے مر کے یہ ثابت قدمی
نقش پا بنکے ہوں ایجان ترے کوچہ میں

کردیا ایک تری عشق نے سبکو کافر
اب ہے ہندو نہ مسلمان ترے کوچہ میں

کیوں نہوں میں تری وحدت کی تصدیق یار
ایک ہیں بندہ و رحمان ترے کوچہ میں

آپ کو جان کے جانا ہے جنہوں نی تجھکو
وہی کہلاتے ہیں انسان ترے کوچہ میں

نقش پا ہم ہیں کوئی ہمکو اٹھائے کیونکر
خاک ہو جائینگے ایجان ترے کوچہ میں

کفر و اسلام سے محبوب کا مذہب ہے جدا
کھو چکا دین اور ایمان ترے کوچہ میں
۶۰

آپ جب بزم میں تکلیف سخن کرتے ہیں
دور سب دل سے مرے رنج و محن کرتے ہیں

صورت بوئے گل اس سیرگہ عالم میں
ہم جہاں چاہتے ہیں اپنا وطن کرتے ہیں

سرو گل دیکھتے ہیں یاد قد و عارض میں
آپ ہی کیلئے ہم سیر چمن کرتے ہیں

صدقے ہوتے ہیں کبھی اُس گل رعنا کے ہم
کبھی اُس مہ پہ فدا ہم سر و تن کرتے ہیں

ترے عشاق ستمگر ہیں بڑے عالی ظرف
حشر میں بھی گلۂ چرخ کہن کرتے ہیں

بس ہے گر خاک در یار مرے جسم پہ ہے
میرے احباب عبث فکر کفن کرتے ہیں

مرے مانند ہوں نخچیر نگاہ الفت
اون سے ہم ہمچشمی کا دعوا جو ہرن کرتے ہیں

مرے ہر شعر میں الحب کا عمل ہے محبوب
مری تعریف جو سب اہل سخن کرتے ہیں

انسان نہیں وہ جسکو وصال خدا نہیں
غافل یہ بات سچ ہی تامل ذرا نہیں

دیول میں اور کعبہ میں ہے جلوہ گر وہی
تیرا ہی یہہ قصور ہے تو دیکھتا نہیں

لب پر ترا ہو نام تو جلوہ ہو آنکھ میں
یا پیر تجھسے اور کوئی التجا نہیں

ہر شئے میں ذات اسکی تو موجود ہے مگر
ہر شئے کو حق کی ذات سمجھنا روا نہیں

اے دل وصال یار کا ہونا محال ہے
تیرے خیال میں ابھی ہستی فنا نہیں

کیا خاک سمجھے حق کو وہ اور حق کے غیر کو
جسپر کہ من عرف کا معما کھلا نہیں

تو دیکھ گوش دل سے ذرا سنکے غور سے
وہ کون شئے ہے جسمین صدا کے انا نہیں

ہمچو تجھسے زاہد نادان نہیں بھلا
تو جانتا ہے جسکو خدا وہ خدا نہیں

حیرت کا ہے مقام یہہ محبوب دم نہ مار
باقی ہر ایک شئے ہے کسی کو فنا نہیں

ہم اپنی خودی مٹا رہے ہین
ہے کون مسیح اور کلیم
روتے ہین عبث عزیز و احباب
جو واصل حق ہین وہ ہر اک کو
پردیسے جہک کے اُن سمے جلوے
مطلوب ہمین ہمین ہین طالب
ہم دیکھکے دل مین اون کی تصویر
انسان کہین کہین فرشتہ
ہر شئے مین بہرا ہوا ہے جلوہ
مرشد ہے رحیم اپنا محبوب

وزرا ہے دل لگا رہے ہین
خود سنتے ہین خود سنا رہے ہین
ہم اپنے مکان کو جا رہے ہین
بندے سے خدا بنا رہے ہین
ہے خود سب کو بنا رہے ہین
ہم آپ کو آپ پا رہے ہین
ہر آن خوشی منا رہے ہین
وہ آپ ہی سب ہا رہے ہین
ہم سب مین تجہین کو پا رہے ہین
کیون رنج گناہ اوٹہا رہے ہین

محبوب چلو اوٹھاؤ بستر
سب لوگ عدم کو جا رہے ہین

با سکون مین یار کو یہ سمجھین امکان ہی نہین
درد ہے مہر اکچھہ ایسا جس کا درمان ہی نہین
تجہین ہر ایک شئے نہان ہی تو ہے ہر شئے سے عیان
رمز وہ کیا جانے جس کو خود سی عرفان ہی نہین
دہونڈتے ہو جسکو تم وہ صورت جان ہی نہان

جب نہو وہ جان مین جب تو وہ جانان ہی نہین

لَن تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰی تُنفِقُوا کو جب ان کر نہ

جو ہوا عاقل پھر اُس سا کوئی انسان ہی نہین

کیا کرین اپنی طبیعت کا بتائین کس کو زور

بزم عالم مین کوئی ایسا سخندان ہی نہین

رویت دلدار چہتا ہے تو صورت اپنی دیکھ

ورنہ اے نادان اس کا نام عرفان ہی نہین

طالب دنیا و دین آتا نظر ہے ہر کوئی ۔

ہائے کوئی اس جہان مین حق کا خواہان ہی نہین

جب شہود و شاہد و مشہود کی ہے اصل ایک

جو شاہد خود کو سمجھے اوس سا نادان ہی نہین

ہے تو محبوب سے لاکھون ہوے ہین سرفراز
یا رحیم اللہ تجھہ سا کوئی سلطان ہی نہین

۲۴

تو بنا یا کہ بن آیا تجھے مین جانتا ہون
شمع سوزان ہے کہین تو گل خندان ہے کہین
طور پر دیکھکے بس آپ ہی اپنا جلوہ
تم یا ذی کی صدا دیکے ہزارون مردے

تیرا بندہ ہون خدایا تجھی مین جانتا ہون
تو نے ہر رنگ دکھایا تجھی مین جانتا ہون
خود کو بیہوش بنایا تجھی مین جانتا ہون
تجھہ سوا کسنے جلایا تجھی مین جانتا ہون

تو وہ محبوب ہی ہر شے مین عیان ہو ہو کر | امکان خود کو بنایا تجھے مین جانتا ہون
کیا کوئی دیکھے تجھے جب تو نظر کی صورت | سب کی آنکھون مین سمایا تجھے مین جانتا ہون
کہیے بیچون تو خودی شکل سے ہو کر ظاہر | رحیم اللہ کہایا تجھے مین جانتا ہون

دیکھنے اپنا جمال آپ ہی محبوب کا دل
آئینہ اپنا بنایا تجھے مین جانتا ہون۔

فسون تھا شعبدہ تھا سحر تھا ساقی کے ساغر مین
ادہر منہ سے لگایا یار کو پایا اودہر بر مین۔
جگہہ رحمت نے دے رکھی تھی دامان پیمبر مین
فرشتون نے بہت ڈھونڈا نپایا مجھکو محشر مین
سنا ہے ٹھوکرین کھا کر سنبل جاتے ہین بگڑے بھی
نہ کیونکر مین پھینک آون اپنے دل کو کوئی دلبر مین
نظر جسپر پڑی اون کی وہ گویا ہوگیا بسمل۔
صفت ایسی نہ دیکھی ہمنے ابتک تیر و خنجر مین
بغیر از علم کے عالم کی دنیا مین یہہ حالت ہے
کہ جیسے بیل کو لہو کا رہا کرتا ہے چکر مین
یہی ہے التجا میری کہ جب تک جان ہو باقی
تصور دل مین جلوہ آنکھہ مین سودا ہے سر مین

یہہ دیتا ہے پتہ اوس رکا وہ پہنچا دیتا ہی اُس تک

ہے فرق ارض و سما کا رہنما مین اور رہبر مین

جہان تک خاک چہانی کی ریاضت واسطے جسکے

ملا وہ فیض سے مرشد کے مجھکو میرے ہی گھر مین

نہ یہہ اوس سے جدا ہے اور نہ وہ اس سے جدا ہرگز

فقط اک نام ہی کا پھیر ہے مُظہر مین مَظہر مین

کرین کیونکر نہ جان و دل فدا اُس شوخ پر جسنے

دکہایا دو نو عالم کا تماشہ ہم کو دم بھر مین

یہ احسان ہے اُسیکا ہو گیا مین سامع و باصر

وگرنہ تفرقہ کس بات کا تہا مجہہ مین پتہر مین

نرالا ہے مرا محبوب سب سے مذہب و ملت

نہ کیونکر دیکھکر مجہکو رہین سب لوگ چکر مین

کوششون سے آدمی دنیا مین کیا ہوتا نہین
لیکن اتنی بات ہے بندہ خدا ہوتا نہین

یاد رکہو خوب جس کا رہنما ہوتا نہین
غنچۂ امید ہرگز اُسکا وا ہوتا نہین

حق کا احسان جبتک یہ غافل ادا ہوتا نہین
منزل توحید کا طے راستا ہوتا نہین

وصل حق کے واسطے رہبر کو یا مضطر نہو
خلق مین کوئی مرض ہے لا دوا ہوتا نہین

چہوڑ دنیا کی محبت ذات حق مین ہو فنا
حشر مین کوئی کسیکا آشنا ہوتا نہین

ہو فنا فی اللہ کی منزل اوسے کیونکر نصیب — شیخ کی جو ذات مین پورا فنا ہوتا نہین
شخص حق ہے تجھین اوسکا عکس اور تو آئینہ — شخص و عکس اک ہوتے ہین پر آئینا ہوتا نہین
وصل حق کا تو جو خواہان ہے تو سب کو چھوڑ دے — جبتک اوس کا تو نہو لے وہ ترا ہوتا نہین

دست بوسی دیکھکر محبوب کرنا خلق مین
رہبر راہ طریقت ہر گدا ہوتا نہین

سارے حور و ملک و جن و بشر کچھہ بھی نہین
دونو عالم مین بجز ہو کے دگر کچھہ بھی نہین
کر دیا یار کے جلوہ نے کچھہ ایسا بے خود۔
کون ہون کیا ہون مجھے اپنی خبر کچھہ بھی نہین
سارے اعضا ہین حقیقت مین اوسیکے تابع
تن مین انسان کے بجز ایک نظر کچھہ بھی نہین
جس جگہ اپنی بسر کرتے ہین حق کے واصل
اوس جگہ روز و شب و شام و سحر کچھہ بھی نہین
مئے وحدت کو کبھی پیکے تو دیکھہ اے زاہد۔
اسمین ہر طرح کا ہے نفع ضرر کچھہ بھی نہین
نام موجود کل اعضا کے ہین مشہور مگر
نام انسان ہے کس کا یہ خبر کچھہ بھی نہین

چھوڑ دے ظاہری اسباب کو باطن کو پکڑ
کام آئے گا ترے وقت سفر کچھ بھی نہیں

وہی موجود ہے محبوب سمجھکر دیکھو
سب نظر آتے ہین ظاہر مین مگر کچھ بھی نہین

میری ہستی ہی کیا ہے مین نہین ہون
کہین حق اور کہین بندہ کہانا
ہون شخص و عکس مین تو کسطرح ہے
لباس چار عنصر کو پہن کر
زبان حال سے کہتی ہے ہر شئے
رحیم اللہ کے قربان جاؤن

وہی مجھہ مین بسا ہے مین نہین ہون
یہہ شان کبریا ہے مین نہین ہون
تری ذات آئینا ہے مین نہین ہون
وہی جلوہ نما ہے مین نہین ہون
اوسیکا شعبدا ہے مین نہین ہون
یہی دیکھا سنا ہے مین نہین ہون

من و تو کی صدائین مجھمین محبوب
وہی خود دے رہا ہے مین نہین ہون

تو مکین ہے کہین مکان ہے تو
نہ سمجھنا کہ دور ہون تجھہ سے
وہی باطن ہو جب وہی ظاہر

تو نہان ہے کہین عیان ہے تو
مین ترے ساتھہ ہون جہان ہے تو
پھر یہ بتلا مجھے کہان ہے تو

حق نہان ہے عیان ہے تو جبتک
دیکھے قدرت تو اپنی بندون کو
باز آ مکر و کبر و کینہ سے
کوئی شئے اوسکے کیا حائل ہو
گھر بنانے کی فکر کیون ہے تجھے

جب ہوا حق عیان نہان ہے تو
لیتا ہر اک کا امتحان ہے تو
جبکہ اللہ کا رازدان ہے تو
حق ہی گویا ہے بے زبان ہے تو
دو ہی دو دن کا مہمان ہے تو

دن مین محبوب نام ہے تیرا
شب مین بے نام و بے نشان ہے تو

جب سے مرشد نے دیا ساغر وحدت مجھکو
آپکو خود سے بھلاتا ہون تو پاتا ہون تجھے
مین فنا شیخ کی الفت مین ہوا جب پورا
جب سے آنکھون مین سمایا ہے ترا جلوہ پاک
حق کو اغیار سمجھتا ہے تو اغیار کو حق
وصل حق ہون مجھے کچھ نہین پروا واعظ
بن گئے آئینہ خانہ مرے حق مین کونین
آتی ہے کانون مین ہر شئے سے انا الحق کی صدا
تجھ سوا ہی کوئی ہادی نہ مضل ایجانان
کچھ مدینہ پہ ہی موقوف نہین ہے غافل

وصل ہر لحظہ ہے ہر دم ہے قیامت مجھکو
نہ تو اذکار خوش آتے ہین نہ طاعت مجھکو
ملگیا دامن سلطان رسالت مجھکو
نہ رہی تیری قسم اور کی چاہت مجھکو
تجھ سوا آتی نہین بوئے بشریت مجھکو
نہ سنا دوزخ و جنت کی حکایت مجھکو
کہ نظر آتی ہے اب اپنی ہی صورت مجھکو
جب سے بخشی مرے مرشد نے سماعت مجھکو
کیون بنائی گئی دوزخ یہی حیرت مجھکو
ہوتی ہر شئے مین ہے حضرت کی زیارت مجھکو

سیر انفس کی ہوی جب مجہی محبوب نصیب
ہوچکی صاف عیان اپنی حقیقت مجہکو ہا

ہر ایک شئے مین ہے جلوہ اوس کا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکہو
ہوا ہے حایل دوئی کا پردا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکہو
کہا جو منصور نے انا الحق ہنجا تو تم کفر اسکو ہر گز
کلیم تہا کون حق کہ بندا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکہو
کہا ہے قرآن مین صاف حق نے کہ مین ہی ظاہر ہون مین ہی باطن
تو پہر تمہارا وجود کیسا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکہو
اگر نبی کو خدا کہون مین تو کفر مجہپر نہین ہے لازم
بشر وہ ہوتے تو سایہ ہوتا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکہو
کہا جو موسیٰ نے رب ارنی ندا یہ آئی کہ لن ترانی
خودی مین کیسا خدا کا جلوا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکہو
کہو نہ تم خود کو حق و بندہ ہے کفر و شرک اس سے صاف ظاہر
ہین کون اب تم ازل مین سے تہے کیا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکہو

ہر ایک مخلوق ایک خالق یہہ بات محبوب تو بہ توبہ
بنایا سب کو کہ خود بن آیا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکہو

۲۷

مئے وحدت کی جو لذت چکھاؤن تجھکو
ہوش مین نہ ہر نادان نپاؤن تجھکو

توہی مقصود دو عالم ہی ارے او غافل
وہ کوئی اور ہے تجھ سے جو دکھاؤن تجھکو

عشق صادق ہی مرے حسن جہانسوز ترا
تو چھپے لاکھ مگر ڈھونڈھکے پاؤن تجھکو

عمر بھر آپکو تو ڈھونڈھکے رہا رنیا
تیرا احوال اگر صاف سناؤن تجھکو

میٹ کر زنگ دوئی دلکو نکیون صاف کرون
بنکے آئینہ نہ کیون آپ مین پاؤن تجھکو

اب کے اظہار حقیقت جو کرے تو محبوب
دار پر صورت منصور چڑھاؤن تجھکو

مرے رہبر مرے مطلوب میرے مدعا تم ہو
بطون حق تعالے ہو ظہور مصطفے تم ہو
جدا وہ تم سے کب ہے اور اوس سے کب جدا تم ہو
ہے اوس کا عکس تم مین اور اوسکا آئینا تم ہو
وہی ہے اول و آخر وہی ہے ظاہر و باطن
سمجھتے خود کو ہو موجود کیسے بیحیا تم ہو
جو جانے آپکو اچھی طرح وہ تم کو پہچانے
ہر اک کی شکل مین ایجان جان جلوہ نما تم ہو
دیا دل جسنے تم کو تمنے اوسکو جان سے مارا
خدا رکھے جہان مین ایک اچھے بیوفا تم ہو

سمایا نور وحدت کا ہے آنکھوں میں مری جب سے
جدھر ہوں دیکھتا ہوں اُسطرف اے مہ لقا تم ہو
پیمبر کے سوا ہرگز کوئی بندہ نہیں ہوتا
بتاؤ کون شئے ہو تم اگر غیر خدا تم ہو

نہ بھولو تم کبھی محبوب ارشاد رحیم اللہ
اُسی کی ذات باقی ہے جہاں میں چیز کیا تم ہو

تو وہ بے نیاز ہے اے خدا تری شان جل جلالہٗ
تری حمد کر سکے کوئی کیا تری شان جل جلالہٗ
تو کلیم ہے تو قدیر ہے تو سمیع ہے تو بصیر ہے
نہوا کوئی تری شان کا تری شان جل جلالہٗ
کروں کیوں نہ تیری عبادتیں کروں کیوں نہ تیری اطاعتیں
نہیں دو جہان میں ترے سوا تری شان جل جلالہٗ
نہو مجھ سے پھر تری بندگی نہو لحظہ بھر مری زندگی
جو تو ایک دم بھی ہوا جُدا تری شان جل جلالہٗ
رہی کوئی باقی نہ جستجو رہی کوئی دلمیں نہ آرزو
ہوا جب سے در کا ترے گدا تری شان جل جلالہٗ
مرے فعل خاص مرے نہیں وہ تجھی سے ہوتے ہیں بالیقین

ہے گواہ آیت ما یشا تری شان جل جلالہ
اُنہین خوف جان ہی نہ بیم سر اُنہین شوق حور نہ ذوق زر
جنہین شوق ہے تری دید کا تری شان جل جلالہ

ہے بھرا جہان تری ذات سے گیا جسجگہ محجوب نے
جو پکارا آئی تری صدا تری شان جل جلالہ ۲۷

اوٹھا لو چیز جو مانع نظر ہو
تمہارا مال ہے دل ہو جگر ہو
میسر ہے یہین جلوہ تمہارا
ہمین کیا فائدہ محشر اگر ہو
کھلا یہ حال جب واقف ہوے ہم
احد باطن ہو تم ظاہر بشر ہو
زبان کنجی دہن ہے قفل دل در
مری آنکھ ہو کین اونکا کیون نہ گھر ہو
تو باقی ہے خدایا مین ہون فانی
مرا کس طرح سے تجھ تک گذر ہو
حقیقت سے نکمیون واقف وہ ہو جائے
غلام چشتیا کوئی اگر ہو
خیال آئے نہ دل مین غیریت کا
جدہر دیکھون مری تجھپر نظر ہو
یہی عاشق کی ہے جا نو نشانی
ہمیشہ یاد حق مین آنکھ تر ہو
نہین ہے حق تو لے غافل کہان تو
بغیر از تخم کے کیونکر شجر ہو
وہ ذکر حق ہے منہ سے نکلے جو بات
خبر کیا ہوا وسے جو بیخبر ہو

رحیم اللہ ہو لب پر اپنے محجوب
عدم کا جبکہ ہستی سے سفر ہو ۲۷۶

دیکھتا ہون جبکہ مین آثار کو
دیکھتا ہون چہرۂ دلدار کو

چشم بصیرت جب سے عطا ہوئی
پاتا ہون ہر شے مین اوسی یار کو

کفر مین ایمان ہوا ہے نصیب
سبحہ نکیون جانئے زنار کو

سیکڑون در سے ترے پاتے ہین فیض
رکھے سلامت تری سرکار کو

پیر نے دکھلایا ہمین ایک جا
بندۂ مجبور کو مختار کو

آپ مین کب ہون جو کہون حال غیر
پوچھو نہ مجھ بیخود و سرشار کو

پوچھتے ہو تم جسے وہ ہو تمہی
کہدے کوئی کافر و دیندار کو

دخل نہین رویت حق مین کبھی
شغل کو اذکار کو افکار کو

کیون نہو دیدار خدا کا نصیب
دیکھہ لیا جب شہ ابرار کو

شیخ و برہمن مین ہے جس سے نفاق
جانتا ہون اوس بت عیار کو

ہند مین محبوب سے ہے مضطر بہت
لیجے بلا اس جگر افگار کو

غیرت سے دھولے اپنے ہاتھہ تو
جب نظر آئیگا وہ آئینہ رو

ایک کیا تجھمین وہ ہر ہر رنگ مین
ہے نہان ایسا کہ جیسے گل مین بو

قبلۂ عالم کرون سجدہ کدہر
دیکھتا ہون جلوۂ حق چار سو

مدعائے ہر دو عالم ہو کے خود
ڈھونڈتا ہے جا بجا پھر کسکو تو

کائنات آئینہ خانہ بن گئی۔
جسکو دیکھا خود کو پایا روبرو

عاشقون سے چھوٹتی کب ہے نماز ق اون کے عیبون کی فکر تو نہ جستجو
رہتے ہین وہ فی صلوات دائمون جنمین ہے سجدہ نہ جلسہ اور وضو
خود پرستی چھوڑ اسمین ہے بدی لَن تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا ہو
منفعت ہی بس کر پھرا یا یار نے در بدر صحرا بصحرا کو بکو
مین نہین ہون مین نہین ہون مین نہین نفس ہو دل ہو جگر ہو جان ہو
ذات حق ہے رنگ مے دات بی اور تیری ذات ہے قفل سبو
فیض سے خواجہ رحیم اللہ کے نکلی سب مجہ میرے دل کی آرزو

خوف کیا محبوب عصیان کا تجھے
آئی ہے صاف آیت لَا تَقْنَطُوا ہو

کی رحیم اللہ نے جب سے مری بیدار آنکھہ دیکھتی ہے ہر جگہ تجھہ کو بت عیار آنکھہ
خود سے جبتک جو نہو آگاہ وہ انسان نہین جو نہ دیکھے حق کی صورت کو وہی بیکار آنکھہ
کل کے وعدے پر مرین سب مگر ظاہر تجھہ کہو لگر دیکھہ آج تو اسے طالب دیدار آنکھہ
ہمنے مانا لاکھہ تو ہی عالم و فاضل مگر رو برو مرشد کے کر نیچی دم گفتار آنکھہ
جان لے کوئی نکوئی آگیا اسمین فتور ایک کہ جب دو وہ ہاتی ہے تری بیمار آنکھہ
کیون نہو وہم بہر مین وہ فانی نحو دیاتی ہو جو لڑالے پیر و مرشد سے مرے اکبار آنکھہ
دیکے تکلیف کیا مجھکو خمار غیر نے کچھ مٹے وحدت سے ہے ایسی مری سرشار آنکھہ
سو گیا محبوب تو جا تو نہ اسکو بے خبر وہ کسی خلوت نشین سے ہو رہا ہی چار آنکھہ

ہو سکے کسی سے ادا وصف تمہاری خواجہ
تم ہو محبوب خدا ہم ہیں تمہارے خواجہ

ہاتھ آئی ہے تری راہ میں ثابت قدمی
اوج پر کیون نہ مقدر رہیں ہمارے خواجہ

مشکلیں اوسکی نہ کس طرح سے آسان ہو جائیں
لیکے نام آپکا جو کوئی پکارے خواجہ

کیا کہون ہجر کی شب عالم تنہائی میں
آنکھیں دکھلا کے ڈراتے ہیں تارے خواجہ

واجب الرحم ہیں کیجے کبھی الطاف اُن پر
جیتے مر مر کے ہیں عشاق تمہارے خواجہ

دیکھکر تجھکو خدائی کا تماشہ دیکھا
کیون نہ سو جان سے جاؤن ترے وارے خواجہ

وہ ہوا جاتا ہے بے شبہ ولئے کامل
آتے ہیں خواب میں جس شخص کے پیارے خواجہ

نہ اوسے خواہش جنت نہ طلب ہے رونق
آپکے جسکو میسر ہیں نظارے خواجہ

قطع ہو جائے نہ کیون تار حیات محبوب
آمد و شد رہے نفس کی کہ رو آرے خواجہ

٩٧

شان ذات خدا رحیم اللہ
مظہر کبریا رحیم اللہ

ہیں بُرا ہی سہی بھلا نہ سہی
آپ کا ہو چکا رحیم اللہ

کوئی سمجھا ہوا نہ ہے نہ ہوگا
عاشق مصطفیٰ رحیم اللہ

جسکو قربت تری ہوئی حاصل
وہ خدا سے ملا رحیم اللہ

وہ ہی زندہ ہے راہ مولا میں
جسنے کی جان فدا رحیم اللہ

مشکلیں اوسکی حل نہوں کیونکر
کہدیا جسنے یا رحیم اللہ

تیرا کہلا کے جاؤن کس در پر
کر نہ مجھکو جدا رحیم اللہ

اوس سے کیونکہ خدا نہو راضی
کس کی طاقت کہ کر سکے کوئی -
مثل سایہ رہون ترے ہمراہ
تو ہے مولا مرا مرا خواجہ

جس سے راضی ہوا رحیم اللہ
وصف تیرا ادا رحیم اللہ
ہے یہی مدعا رحیم اللہ
مین ہون بندہ ترا رحیم اللہ

خوف دوزخ نہ رکھہ تو اے محبوب
ہے وسیلہ ترا رحیم اللہ ؎

نہ کیجئے مجھے خستہ و خوار خواجہ
نہ کیون کفر ہستی سے نابود ہو جائے
تڑپتا ہے پہلو مین دل بنکے بجلی
ہوی جاتی ہے کشتی عمر غرقاب
مرادین مین اپنے ہی پاؤن عجب کیا
مرا ہاتھ ہو اور دامن تمہارا
بچا لیجئے اپنے فضل و کرم سے
رہ عشق سے بیخبر ہو گیا ہون -

خبر لیجئے میری ہر بار خواجہ
چمک جائے گر تیری تلوار خواجہ
دکھا دیجئے مجھکو دیدار خواجہ
لگا دیجئے جلدی سے پار خواجہ
کہ پر فیض ہے تیرا دربار خواجہ
یہی ہے دعا میری ہر بار خواجہ
مصیبت مین ہون مین گرفتار خواجہ
تمہی مجھکو کردو خبردار خواجہ

۸۱
اگرچہ ہے محبوب میرا تخلص -
مگر ہون سراسر گنہگار خواجہ ؎

شئے نہین وہ کہ جسکی سمت تو ہے　　کہان نہین جسمین تیری بو ہے
آپ مین جو کہ آپکو پا لے　　اوسکو پھر کوئی جستجو ہے
واصل حق اوسیکو سمجھا تو ہو　　اپنی ہستی کی جسمین بو ہے
باز آ حجت مین تو تو سے　　گم ہوا ایسا کہ غیر ہُو ہے
آپکو جسنے پایا اور پھر وہ　　دین و دنیا مین سرخرو ہے
ہوشیار ہے دل کب تیری　　قلب جبتک کہ ایک سو ہے
صورت سے جو لپٹے ہے غافل　　دین مین اوسکی آبرو ہے
چہ شئے غیر دور کر زاہد ہو　　تجھکو پھر حاجت وضو ہے

زندگی اوسکی ہے عبث محبوب
جسکے وہ یار روبرو ہے

زندگی قید سی ہے تو عشرت کیسی　　تنگ ہے عرصۂ دنیا تو فراغت کیسی
لفظ کن کے ہین نمانہ مین یہ ساری جلوے　　اوسکو منظور ہو وحدت تو یہ کثرت کیسی
آنکھ بینا ہو تو ہے سامنے اوسکی تصویر　　دل ہے بیدار تو پھر خلوت و جلوت کیسی
روز فرقت تو ہمین خون رولا کر گذرا　　دیکھین لاتی ہے بلائین شب فرقت کیسی
تیرے عشاق کا تسلیم و رضا ہے شیوہ　　شکر ہر حال مین ہے لب پہ شکایت کیسی
اپنے کشتہ کا نشانہ تک وہ مٹا کر اوٹھے　　عاشق خستہ سے تھی اونکو کدورت کیسی
جان دی ہم ترے فرقت کی اوٹھا کر صدمے　　تو وہ پاس ہے محبوب کی تربت کیسی

پیر رحیم اللہ نے جس دم نین مین سرمہ لگایا رے
آنکھہ اوٹھا کر جدہر دیکھا ہر مین ہر کو پایا رے

رہکے خودی مین برسون جہنے عمر کو یون ہی گنوایا رے
پیتم کو خود ہی مین پایا جب کہ خود کو بھلایا رے

نروپ نردہار اور نرنجن کہین کہایا اور کہین
اسم و تعین کا لے پردہ الشان نام رکھایا رے

آپ کو کیون لامکان بتایا من مین ہی سکر من مہنا
صحرا صحرا کوچہ کوچہ در در مجہکو پہرایا رے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نفی کے ساتہہ اثبات کا کہیل
صدقے مین اوس نام کے جسنے دو لو مجہین بتایا رے

محیط ہے تو ہر ایک شئی پر شہ رگ ہی پر کیا موقوف
جگر مین دلمین سینہ مین سر مین آنکہو نمین تو ہی سمایا رے

گنج خفی سے نکل کے پیتم وحدت مین جب آن کہڑا
درشن اپنا آپ ہی کرنے درپن مجہکو بنایا رے

کہین کہا ہے نَحْنُ اَقْرَبُ فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہ کہین
ظاہر و باطن آپہی ہو کر خوب طلسم دکہایا رے

کوئی نہ سمجہا لفظ انا الحق کسنے کہا اور وہ تہا کون
کرکے گمان منصور کا سبنے ناحق دار چڑہایا رے

پران ہے جبتک تن مین تیرے کرلے تو لس وا کا درشن

گیا جو تو مایوس یہان سے رہیگا وان پچتایا رے
گم کر کے تو سدھ بدھ اپنی دھیانی مت ہو بن گیانی
دیکھ سمجھا کر تجھکو بنا پایا خود وہ بن آیا رے
ہو کر سلطان دونون جہان کا بھیس بدل کر احمد کا
مثل سکندر پیغام اپنا خود ہی لے خود پہونچایا رے
یہ مٹی وایو جل اگنی کا آپ محل کر کر تیار
خاک باد آب آتش
پیارے تیرے صدقے جاؤن خود کو مکین بنایا رے
بھج لے ہری کے نام کو ہر دم ہر آن اے محبوب نہ بھول
چھوڑ بھروسہ دین دوئی کا جھوٹا سارا مایا رے

جانتا ہے جسکو تو غائب وہی مشہود ہے
چھوڑ دے اے بیخبر کرنا پرستش قبر کی
اے مصر احمد بے میم جسکا نام ہے
کر کے ساکن عرش کا محدود ٹھہراتا ہے کیون
مین ہی پیر طریقت ہے سنا جاتا ہون بات
مقتدا اے عارفان جو ہے رحیم اللہ شاہ

ہے وہی ساجد وہی سجدہ وہی مسجود ہے
کر غلامی پیر کی تجھکو اسمین سود ہے
وہ کہین عیسی کہین موسی کہین داؤد ہے
ذات حق کی بے جہت ہے ہر جگہ موجود ہے
کوچۂ الفت کا جو بدہی وہی مسعود ہے
وہ مرا مطلوب ہے مقصود ہے معبود ہے

ماسوا اللہ کہہ رہا ہے کس کو اے محبوب تو
۱۵ نام یان حق کے سوائے غیر کا نابود ہے

لقا نے حق کی کیون تجھکو طلب ہے
ہے مجھ ہی سے ترا ہر جا یہ جلوہ -
سمجھتا ہے خدا کو دور خود سے
جدا ہستی نے کر رکھا ہے میری
کچھ ایسا ہے مقام عشق ادل
لعین سے جدائی ہے وگرنہ
نہ کہہ تو لا الٰہ الا غیر ک پھر
نر کہہ کل پر تو ہو لے خود سے واقف
فنا کر ذات حق مین اپنی ہستی
رحیم اللہ ہر دم ہے

وہ تو ہی ہے جدا وہ تجھسے کب ہے
نہو جب مین ترا ہونا عجب ہے
ارے نادان یہہ تیرا کیا غضب ہے
نہ ملنے کا ترے پھر کیا سبب ہے
نہ کفر و دین نہ یان ذکر نسب ہے
عرب کہتے ہین جسکو عین رب ہے
جدا زاہد ترا گر تجھسے رب ہے
سمجھ لے وقت فرصت ہی تو اب ہے
خدا کے ذکر کرنیکا یہہ ڈھب ہے
وظیفہ یہہ مرا ہر روز و شب ہے

کہا کر حق کو حق بندہ کو بندہ ہے
تجھے محبوب گر لازم ادب ہے

کیون پریشان غم و محن مین ہے
پاک کر غیر سے دل پہلے
کون سی جا نہین ترا جلوہ
عبد و رب کا وہ بھید کیا جانے
ہے ہر اک شئے مین وہ نہان ایسا

غور کر وہ ترے ہی من مین ہے
کیون عبث تو صفائے تن مین ہے
تو ہی تو وادئ ایمن مین ہے
جو زمانے کے مکر و فن مین ہے
رہتا خورشید جیون گہن مین ہے

سیکڑوں مردہ دل ہوئے زندہ
کس کو طاقت بیان کرے کوئی
ایک محشر ہے چال میں تیری
عشق احمد سے کون ہے خالی
ہے وہی ہر لباس میں موجود
کیوں نہ ہر شے میں آپ کو دیکھوں
ہے قسم حق کی اے رحیم اللہ

فتنہ کیسا تیرے سخن میں ہے
وحدت ہی کی بات تیری ہے
ایک بادہ تیرے سخن میں ہے
سر میں سودا ہی [illegible]
شیخ [illegible]
نور وحدت کا [illegible]
تجھ سا رہبر کہاں [illegible]

کون کہہ سکتا ہے در پر محبوب
سر جو کچھ کہ ہے وہ تن میں ہے

۱۰

یہ اپنے پیر کا مجھ پر کرم ہے
جسے کہتے ہیں رب الشان کا دل
برابر ذات سے ہر جا ہے موجود
بھلانا اپنی ہستی ہے جنہیں یاد
دو عالم میں سوا تیرے کسی کو
جدا بندہ سے ہے کب ذات حق کی
یہی ارمان یہی حسرت ہے میری
ہے تجھ سے مل کے بھی ملنے کی حسرت

جہاں میں ہوں وہاں میرا صنم ہے
ارے ناداں یہی دیر و حرم ہے
زیادہ ہے کہیں وہ اور نہ کم ہے
وصال حق انہیں ہر ایک دم ہے
نہ دیکھا ہے مجھے تیری قسم ہے
خدا کی ذات ہر شے میں بہم ہے
سراسر ہو جہاں تیرا قدم ہے
بدلنا روپ تیرا اک ستم ہے

جو تیری نہ چھپے وہ خشک ہستہ ہے وسیلا ہے رحیم اللہ کا جسکو	ترا کوچہ سمجھے باغ ارم ہے کہو کس بات کا پھر اوسکو غم ہے

وجود اوسکا سوا اس کو ہے محجوب ہے
جو تیری ذات سے عین عدم ہے

جدا کب معرفت سے زاہد نادان شریعت ہے
یہہ مثل آیت قران ہے وہ اوسکی حقیقت ہے
بنائی اپنی ہی صورت پہ حق نے شکل آدم کی
اوسیکا رنگ ہے سب کا اوسیکی سب کی صورت ہے
نہ زاہد ہون نہ سالک ہون نہ عاشق ہون نہ واصل ہون
نری ہے چال ان سب سے مری کچھہ اور ہی گت ہے
کیا ہے تجھکو ظاہر کر کے پنہان آپ کو حق نے
خلاف اوسکے کرے جا تجھکو گر حق کی محبت ہے
اوسیکی راہ پر ہین کافر و دیندار جتنے ہین
بجز حق کون ہے یان کسکی تو کرتا شکایت ہے
جسے سب ہند کہتے ہین مدینہ ہے مرے حق مین
جسے شئے جانتے ہین لوگ وہ حضرت کی تربت ہے
جدہر ڈالی نظر دیکھا اوسی کا جلوۂ آرا

پئے دیدارِ حق مجھکو نہ خلوت ہے نہ جلوت ہے
گمان کو دور کر دینا گذرنا اپنی ہستی سے
اسیکو قرب کہتے ہین اسیکا نام وصلت ہے
بھرا کرتا ہے دم توحید کا زاہد تو ہر لحظہ
سمجھتا غیر پھر حق کو تری کیسی جہالت ہے
نسب سے مال سے زر سے فضیلت ہو نہین سکتی
مگر علم و ادب ہی سے ہر انسانکی شرافت ہے
مرے سینہ مین پہلو مین جگر مین جان مین دل مین
نہو جب تو تو میرے حق مین گویا اک قیامت ہے
اُٹھا کر دیکھ لے پردہ دوئی کا دیدۂ دل سے
جو کچھہ دنیا مین ہے نادان مرآت حقیقت ہے
مرے مرشد جو ہین خواجہ رحیم اللہ شاہ چشتی
حضوری اون کی بس میرے لئے عین عبادت ہے

۱۹
نہ لاؤ پھر کبھی لفظ نسب محبوب تم لب پر
ہوا توحید کی محفل مین کب دخل اضافت ہے

پھونکدینگے ایک دن نالے سے یا فریاد سے
عشق مین تیرے سہین کیا کیا نہ دلبر فتنین
سلے فلک ہم خوب واقف ہین تری بنیاد سے
کم نہین ہین ہم جہان مین قیس سے فرہاد سے

دیکھنا دنیا مین سیر النسا کی ہے عبادت جدا
عشق ہے مجھکو وفا سے لاگ نہین بیداد سے

زندہ دل دیکھا نہین جاتا ہے دنیا مین کہین
اب کوئی سینہ نہین بہتر عدم آباد سے

تشنہ کام عشق ہون پانی نہ مانگون خنجر تک
سیر اگر ہو جاؤن آب خنجر جلا دے

پھنسکے گیسو مین ترے سر کو نشان لیتا ہے دل
جال کیا پھیلا رہا ہے صید بھی صیاد سے

ہچکیون سے دم گھٹا جاتا ہے دل بیچین ہے
کیا مصیبت مین پڑا ہون مین کسیکی یاد سے

دل ازل سے ساتھ ہے اور ساتھ ہوگا تا ابد
چھوٹ ہم سکتے نہین اس دشمن ہمزاد سے

سونے سونے سارے میخانے نظر آئین نکیون
اب کہان محبوب کو فرصت خدا کی یاد سے

بقا باللہ بحق فانی محی الدین جیلانی
سراپا ظل سبحانی محی الدین جیلانی

ہو تم معشوق ربانی محی الدین جیلانی
رسول اللہ کے جانی محی الدین جیلانی

جہانتک آپ پہنچے ہین وہانتک کوئی کیا جائے
ولیٔ حق ہین لاثانی محی الدین جیلانی

دو قالب ایک جان ہو تم جدا اونسے ہو کیونکر
جو ہین اجمیر کے بانی محی الدین جیلانی

عجب کیا ہے کرین مردیکو زندہ اپنی قدرت سے
صفت رکھتے ہین رحمانی محی الدین جیلانی

وہ تم غوث دو عالم ہو کہ شاہان آپکے در کی
ملک تیرے ہین دربانی محی الدین جیلانی

گرفتار مصیبت ہون غریق بحر عصیان ہون
کرو مشکل مین آسانی محی الدین جیلانی

ولی کیا غوث کیا اقطاب کیا ابدال کیا سب ہے
تمہین ہے فخر سلطانی محی الدین جیلانی

جو منکر ہے کرامت کا تمہارے دل سے پھر اسمین
کہان بو ہے مسلمانی محی الدین جیلانی

خدا کے واسطے محبوب کو محشر مین بخشا تو
نہوا اسکو پریشانی محی الدین جیسا ہے

خود سے ہوا آگاہ تو سمجھا جو کچھ ہے وہ توہی ہے
مرشد رہبر اللہ بندا جو کچھ ہے وہ توہی ہے
آگے پیچھے دائین بائین اندر باہر تحت اور فوق
جب دیکھا تو تجھی کو دیکھا جو کچھ ہے وہ توہی ہے
دیدۂ دل سے پردہ دوئی کا اوٹھا کے دیکھا تو یہ کھلا
سیپی موتی قطرہ دریا جو کچھ ہے وہ توہی ہے
لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْئٌ تیری شان مقدس ہے یارب
دانا بینا شنوا گویا جو کچھ ہے وہ توہی ہے
معبود اور مقصود توئی ہے موجود اور شہود توئی
فعل و فاعل اسم و مسما جو کچھ ہے وہ توہی ہے
بُت مین تبخانہ مین مے مین میخانہ مین کعبہ مین
خوب سمجھا کر ہمنے دیکھا جو کچھ ہے وہ توہی ہے
جان گئے ہم چار عناصر کا جو رنگی کھیل ترا
مکین مکان در جو کھٹ پردا جو کچھ ہے وہ توہی ہے
ہوا نہ ہے ابتک اور نہو گا تیرے سوا یان غیر ترا
اول آخر نہان پیدا جو کچھ ہے وہ توہی ہے

کہین رحیم اللہ کہا یا کہین کہا یا تو محبوب
ہر شے سے ہے صاف ہویدا جو کچھ ہے وہ تو ہی ہے

حق کو جہان صرف کہین لامکان نہین ہے — اوس بے نشان کا جلوہ تو ہر نشان مین ہے
جانا نہ ایک نے بھی ٹھکانا تیرا صنم — جو ڈھونڈھتا ہے تجھکو تو اوسکی ہی جا نہین ہے
کعبہ مین شیخ ہے تو کلیسا مین برہمن — کیا کیا ترا ظہور خدایا جہان مین ہے
سمجھو جو دل کو صاف کیا مثل آئینہ — دونو جہان کی سیر ہمارے مکان مین ہے
کچھ تو نے کہدیا تو اوڑے ہوش خلق کے — اعجاز کیا بھرا ہوا تیری زبان مین ہے
قربت ہے جسکو تیری خوشی ہے نہ غم اوسے — فرقت ہے جسکو تیری وہ درد و فغان مین ہے

محبوب مرشد اب کوئی خواجہ رحیم سا
ملک دکن مین ہے نہ تو ہندوستان مین ہے

مدعی یہ تو بتا کس سے خدا ملتا ہے — کہ جہان دیکھو وہان اپنا پتا ملتا ہے
دونو عالم مین خودی ہی سے خدا کا ہی ظہور — جب خودی خاک مین ملجاے تو کیا ملتا ہے
فیض سے اوسکے وہ ہوتا ہے حقیقی مومن — جسکو کامل کوئی قسمت سے گدا ملتا ہے
دید سے حق کی جو منکر ہے زبان کا ہے وہ — دیکھ اسکا تو قرآن مین پتا ملتا ہے
جسم سے جان جدا ہو تو عمل پھر کیسا — وان فقط علم کا ہر اک کو صلا ملتا ہے
رنج و راحت کو نکر ذات خدا پر محمول — تیرے اعمال ہی کا تجھکو صلا ملتا ہے

مر چکا مرنے سے آگے تو ہوا یہہ معلوم
سچ ہے محبوب کہ حق بعد فنا ملتا ہے

جو نور خدا ختم رسل فخر زمان ہے
ہے ایک وہی اسکے سوا کون ہے باقی
کعبہ کو کلیسا کر نہ بھول سکے غافل
کٹتی ہے شب و روز تصور مین کسی کے
عنقا ہے یہان غیر کرون نفی کسیکی
جو آپکو کہتے ہین فنا ذات خدا مین
آنکھون لگے پردۂ غفلت یہ کھلجائے
جبتک یہ تو نہو جھگڑے ہین فارغ من و تو کے

ہر جائے ہر اک شئے مین وہی جلوہ کنان ہے
ہین ہین جو تو کہتا ہے کہان تیرا نشان ہے
تو ڈھونڈ رہا ہے جسے وہ تجھمین نہان ہے
ہر لحظہ مرے پیش نظر باغ جنان ہے
جب ہم وہی فعل وہی ہم وہی جان ہے
ہے اسپہ عیان عاشق جو کچھ راز نہان ہے
انسان جسے کہتے ہین وہ تجلی کی شان ہے
دیدار خدا تجھکو یہان ہے تو وہان ہے

یہہ بات بتا دی ہے مرے پیر نے محبوب
موجود وہی ایک ہے سب وہم و گمان ہے ۶۵

خبر نہین ہے کہ کیا تیرے ہاتھ آتا ہے
تو جسکو چاہے اوسے آشنا بناتا ہے
عبث بتا تو مرے دم کو آپنے جانچے کیا
خدا کی ذات مقید نہین ہے اے نادان

بنا بنا کے جو تو صورتین مٹاتا ہے
تو جسکو چاہے اوسی در بدر پھراتا ہے
ہر آن ایک تماشا نیا دکھاتا ہے
تو دیکھتا ہے کسی شے مین کب سماتا ہے

عدم کی بستی بہی رہتی ہے خدا رکّے	کہ وان سے کوی ہی آتا تو کوئی جاتا ہے
نہین ہے غیر کوی ہین تو اک ہین ہم ہین	کسی سے ہم کو قرابت ہے اور نہ ناتا ہے

بہری ہین جلوہ دلدار سے مری آنکہین
کوئی نگاہ مین محبوب کب سماتا ہے

منہ آگے ترے رخ کے مہتاب کا کالا ہے
کیا نور کے سانچہ مین حق نے تجہے ڈہالا ہے
ہے رنگ عجب تیرا کیا کوی سمجہے جانے
ہر شئے مین بہرا رہکر پہر سب سے نرالا ہے
جس نور کا عاشق ہے اللہ بہی سو دل سے
اوس نور مقدس کا دو جگ مین اوجالا ہے
کب دخل حقیقت مین ہو عقل کو اے جانان۔
کم حوصلہ میرا ہے رتبہ ترا اعلا ہے
جا نو نہ جدا ہرگز رب اور عرب کو تم
رب ہے مہ کامل عین اوس ماہ کا ہالا ہے
گر وصل خدا کا ہے شایق تو نہ بن ذاکر
دے حق کو جسے تو نے سونا تیسے پالا ہے
ابلیس ترے درپے رہتا ہی نہ دیتے محبوب محمد تیرا اللہ تعالے ہے

ہو سکے کس سے بیان خوبیٔ صنعت تیری
عقل حیران ہے مری دیکھکے قدرت تیری

ہے وہی کام کا جس شخص کی یہہ حالت ہو
لب پہ ہو نام ترا دل مین محبت تیری

بندگی وہ نہین جسمین کہ ہون ساجد و مسجود
آپ کو صاف مٹانا ہے عبادت تیری

دل سے مین داغ محبت کو مٹاؤن کیون کر
یہہ نشانی ہے تری یہہ ہے امانت تیری

یہہ کسیکو نہین طاقت جو تجھے دیکھ سکے
ورنہ تو چھپ کے رہے یہہ نہین عادت تیری

توہی باطن مین خدا ہے توہی ظاہر مین نبی
جان پہچان سکے کیا کوئی حکمت تیری

وہی جنت ہے جسے کہتے ہین تیری قربت
وہی دوزخ ہے جسے کہتے ہین فرقت تیری

اون کے سو ظلم پہ بہی تو نہین کرتا شکوہ
دل بیتاب ترے صدقے شرافت تیری

بخدا کفر و ضلالت مین گذرتی میری
مجہہ پہ یا پیر جو ہوتی نہ عنایت تیری

التجا یہی محبوب کی تجھسے یا پیر مرتے دم پیش نظر ہو مری صورت تیری

نظر میں سمایا اک آئینہ رو ہے
جدہر دیکھوں میں دیکھوں ہی [illegible]

تعین مٹا دے ہر اک شئے کا زاہد
[illegible]

بتا مجھکو ہے جستجو کس کی اے دل
[illegible]

عبادت بھی کیا وہ تو جبر ہے نادان
[illegible]

نہیں غیر تیرے سوا دوسرا میں
وہ تو ہی تو ہے [illegible]

تو اپنے کو دیکھ آپ اغیر سے ہو
یہی تو تماشا [illegible] عشق [illegible]

کسی پیر کامل سے اپنا پتہ لے
[illegible]

دم نزع ہو لب پہ یا پیر جاری
یہی [illegible] یہی [illegible]

ہوا وصل محبوب جس کو نہ [illegible]
وہ دونوں جہان میں سدا سرخرو ہے

ما سوا اللہ کا پردہ جو اٹھایا ساقی
یوں تو میخوار تھا پر آپکو پایا ساقی

کھلگئی ساری خدائی کی حقیقت پل میں
جام وحدت مجھے جسوقت پلایا ساقی

دیکھنا آپکو سمجھا کرے اپنا مطلوب
میکدہ میں ترے زاہد اگر آیا ساقی

آگ دوزخ کی حرام اسپہ نکیونکر ہو جائے
شربت وصل جسے تو نے پلایا ساقی

تشنہ کام آکے یہاں ہوتے ہیں لاکھوں سیراب
تو نے بھٹی کو تو اک بحر بنایا ساقی

کچھہ نہ دیکھا نہ دکھایا مگر اتنا ہے خیال
خود کو بندہ جو سمجھتا تھا بھلایا ساقی

ایک ہی جام میں بیہوش ہوا ہی محبوب
واہ کس پردے میں وہ شوخ بن آیا ساقی

قسم وجہہ اللہ شان حق ہے یہ بات ام الکتاب مین ہے
نجان کر کیون ہوا ہے غافل عیان ہی وہ کب حجاب مین ہے

تمام عالم کا یون تو بخشندہ ہی خدائے کریم لیکن
نثار توبہ کے اوسکے پایون کہ جبر کا اقوا شباب مین ہے

وہ شخص ہے تجھمین عکس اوسکا نہ توحید اوسنے وہ نہ سمجھی
مٹا دے آئینہ خودی کو پڑا ہوا کب سے خواب مین ہے

جو یَفعَلُ اللہُ مَا یَشَاءُ وَ یَحکُمُ مَا یُرِیدُ سمجھا
پھر اسکو خوف و امید کیسا وہ اولیا کے حساب مین ہے

ہے نَحنُ اَقرَبُ کا صاف معنی مگر ہے زاہد تو پھر بہکا
ہوا نہ مومن بنا نہ کافر عجب طرح کے عذاب مین ہے

خدا ہے شاہد کہ جو خودی مین بھرے ہین وہ ہین جدا خدا سے
نثار مین اپنی بیخودی کے کہ خود خدا اس حجاب مین ہے

پیا ہے جسنے نہ جام وحدت وہ جانتے محبوب سیر حق کیا
قسم خدا کی خدائی ساری اس ایک جام شراب مین ہے

نہین کچھ فائدہ گر سو طرحکا علم حاصل ہے
من و تو کا پتہ توحید تک چلتا ہے ای غافل
سوائے فقر کے کیونکر ادا تجھسے شریعت ہو

جو ہے بے پیر دنیا مین بیشک حقیقی غافل ہے
تو خدا جسکو حاصل ہے وہ ذات حقیقی شامل ہے
خدا اپنی کہان تجھمین فقط تو ایک عامل ہے

نہ دی اسمین جگہ نادان دنیا کے بکھیڑونکو
نہ وہ عاشق کسیکا ہے نہ عاشق ہی کوئی اسکا
گیا جو پاس انکے وہ خدا کے پاس جا پہونچا
تصور انبیا کا ہے سمایا دل مین کچھ ایسا
جو زرہ جاؤ کبھی طور دکھین مین وہ لکھے دیدہ حیران
فقیر دن کے جو بین خدام انکو ہی مذاق اسکا
کرے انکار جو حق سے اوسیکا نام ہی کافر
جسے توحید تو سمجھا ہی وہ تشریک ہی مجھکو

خدا کا خاص خلوت خانہ آرام اک دل ہے
جو واصل ہے وہ ہر دم اپنی ہی صورت پہ مائل ہے
یہہ مجمع ہی حسینونکا کہ جلادونکی محفل ہے
جدہر ہین دیکھتا ہون صنم میرے مقابل ہے
جو جانے معرفت کا بھید وہ انسان کامل ہے
خدا کا قرب ہے ہر اک کو یہہ سخت مشکل ہے
جدا جب سمجھے خود سے حق کو وہ سمجھو ہی جاہل ہے
جسے تو کفر سمجھا وہ میرا ایمان کامل ہے

مثال آئینہ سے ہے تو اوسیکا عکس ہے تجھمین
ترا حق تجھسے اے محبوب خارج ہے نہ داخل ہے

رکھا تلاش مین برسون مجھے جدا کر کے
وصال اس بت رعنا کا ہی محال ایدل
ہر ایک شئی مین ہے جلوہ بھرا ہوا حق کا
چلاؤ درشنے تم ہی مجھکو اے خواجہ
فنا مین جسکو سمجھتا تھا فہم سے اپنے
اوسیکا جلوہ نظر آئے جسگھڑی دیکھو
مقام وصل پر ہے آنا و آنت سے

ملا وہ مجھسے تو ہستی مری فنا کر کے
گر اپنی عمر گذار ہی خدا خدا کر کے
ہم اسکو دیکھتے ہین دل کی آنکھ وا کر کے
یہین کی خاک ہون آپکو فنا کر کے
دکھایا پیر نے میرے مجھے بقا کر کے
رکھو جو دل صفت آئینہ صفا کر کے
گذر تو اس سے تو پہنچا انا انا کر کے

یہہ بات سب مین کہان ہے جو ہے تیری مین کمال
عجیب نہین ہے کہ لے تجھکو منزل مقصود

خدا کو بندیکو بتلاتے ہین جدا کرکے
چلا ہون عشق کو مین اپنا رہنما کرکے

رہے خیال مین محبوب پیر کا ارشاد
بتاؤ بندے کو ہرگز نہ تم خدا کرکے

جگر پر درد دل بیتاب لب پر جان آئی ہے
بتون کے عشق نے میری عجب حالت بنائی ہے

نہ دن کو چین ہے مجھکو نہ شبکو خواب ہے مجھکو
تری تصویر جب سے میری آنکھونمین سمائی ہے

پلٹ جائین بلا پرسش نکیرون منکر نکیر آکر
لحد مین جب کہون منہ سے محمدؐ کی دہائی ہے

جسے دیکھا اوسے مانند بسمل کر دیا مضطر
نظر کیا پائی آنکھونمین بتون نے تیغ پائی ہے

نجالو دم کو میرے بہید سے خالی عزیزو تم
عدم تک میری ہستی سے ہر اک لحظہ رسائی ہے

نرکھ اے چارہ گر داغ دل بیتاب پر مرہم
کہ یہہ دولت بہت مرمر کے الفت مین کمائی ہے

نہ آنے پائے محشر تک خیال غیر بھولے سے

یہی حسرت یہی ارمان یہی جی مین سمائی ہے

برہمن دیر سے نکلا تو چھوڑا شیخ نے کعبہ
الٰہی کیا خدائی ان بتون کے ہاتھ آئی ہے

دل مضطر عبث بیتاب ہے سیماب کی صورت
وجود اوسکے سوا کس کا ہے یہان کس سے جدائی ہے

سوے مقتل روان ہے اک خدائی جان دینے کو
چلو ہم بھی چلین محبوب قسمت آزمائی ہے

حل مطلب کون مشکل بات ہے
پیر میرا قاضی الحاجات ہے

مشغلہ مجھکو یہی دن رات ہے
مین ہون فانی باقی اوسکی ذات ہے

خلق مین مشہور جو سکرات ہے
وہ تمہارے ہجر کی رات ہے

کور باطن جسکا ہووے راہبر
اوسکی حق مین راہ حق ظلمات ہے

دیکھنے کی آنکھ ہو تجھین تو دیکھ
ہر جگہ موجود اوسکی ذات ہے

من عرف کو جبتلک سمجھا نہین
رائیگان زاہد تری اوقات ہے

خواجگان چشت کے دربار مین
مرحبا ہر نفی بھی اثبات ہے

جب دوئی کا دل سے پردہ اٹھگیا
پھر جہان دیکھو اوسکی ذات ہے

عشق مین مرنیکے آگے مرچکے
موت ہے ہمکو نہ اب سکرات ہے

چشم حق سے دیکھ حقکی دید کو
ورنہ تو اور کیا تری اوقات ہے

حضرت محبوب اب تم بھی چلکے
پھر ادا مین اون کی پوری گھات ہے

تو نے واحد اگر باتین سنی دلدار کی
ہو تجھے پھر خموشی گفتگو تکرار کی

نام کا ناظر ہون لیکن کام کا منظور ہون
ہر تو پھر دلمین خواہش اپنی ہی دیدار کی

دو نو لب ہین یہان نہین باب گنج معرفت
در زبان پھیری کہ کنجی معدن اسرار کی

جسنے دیکھا ہو نہ حق کو پیر کو دیکھے میرے
صاف مت جا بیٹھنگی دل سے خواہشین دیدار کی

دید وحدت کی کیا کرتا ہون کثرت مین مدام
سیر مجھکو کیون نہ خوش آیا کرے بازار کی

جو ہین ارباب حقیقت خوش سخن سے ہین پرے
صاحب تقلید جانین قدر کیا اشعار کی

بھول جانا آپکو روزہ اسیکا نام ہے
اگلی حیدر خودی معنی ہی یہہ افطار کی

من عرف کی راز سے واقف نہو جبتک کوئی
اوسکو پھر تمیز کیا مجبور کی مختار کی

صورت منصور انا الحق کیون نہ کہے جاتے ہو تم
تمکو اے محبوب اچھی آرزو ہے دار کی

مرشد وہ ہے کہ جسمین ہو شان محمدی
ورنہ مرید اور نشان محمدی

حق بھی رہے رسول بھی ہوا کے وجود مین
اے مشرکو نکالو گمان محمدی

سودا خرید وحشر کا اے زاہدو یہان
چلتی ہے مرشدو نمین دکان محمدی

ثابت ہوا حدیث بلا میم سے مجھے
باطن مین حق عیان ہی نشان محمدی

طیبہ کو جا کے کسلئے رحمت اُٹھائیے
گفتار شیخ کی جو سنو تم یہہ جان لو

ہم اُنکو جانتے ہین مکان محمدی
گویا ہوا ہے حق بزبان محمدی

محبوب اب جہان سے ملک عدم چلا
گر تم کو ہے تلاش میان محمدی

سُنا ہے بے نقاب اُس بُت کی صورت ہونیوالی ہے
قیامت خلق مین پیش از قیامت ہونیوالی ہے
وہ کافر بے نقاب آنیکو ہے سیر و تماشہ کو
قیامت مین قیامت پر قیامت ہونیوالی ہے
لحد سے اضطراب دل ترے کوچہ مین لادیگا
پس مردن یہہ اک مجھسے کرامت ہونیوالی ہے
ستمگر مین ترے جور و ستم تنہا اوٹھاتا ہون
مری ہمت پہ اک دنیا کو حیرت ہونیوالی ہے
ارے ظالم نہ گھبرا فتنۂ روز قیامت سے
تری تعریف اور میری شکایت ہونیوالی ہے
وفا پر مین رہون قائم جفا پر تم رہو قائم
جو کچھہ ہوتا ہے وہ ہوگا قیامت ہونیوالی ہے
تری محفل کی دعوت بہی عداوت خیز ہے ظالم

رقیبون سے مجھے صاحب سلامت ہونیوالی ہے
بنا نا ضبط و اسب اُن کو رقیبون سے
جو میری ہے وہی اُنکی بھی عادت ہونیوالی ہے

کر سکیگا کیا جو کہ رہبر ہے عشاق سے اُن کے
مجھے محبوب [illegible] اور بھی [illegible] ہونیوالی ہے ۱۰۱

جامِ وحدت جب پلایا یار نے
میری ہستی کو مٹایا یار نے

ہو گئے خود سوا لیس پردہ کہین
آپ ہی بندہ کہایا یار نے

سچ ہی مین آپ سے باہر ہوا
رمز کچھ ایسا بتایا یار نے

مین کبھی تھا خوش کبھی غمگین رہا
مجھکو کیا کیا آزمایا یار نے

رگ کے نزدیک رگ سے تیرے نزدیکتر
دربدر ناحق پھرایا یار نے

کنت کنزا سے جو نکلا سیر کو
جلوہ دو رنگی دکھایا یار نے

شکر ہے محبوب یہہ اچھا ہوا
ہم کو جو بندہ بنایا یار نے ۱۰۹

جب سے دل میرا شراب عشق سے مخمور ہے
اٹھ گئی ظلمت سراپا نور سے معمور ہے

مے پینا اپنا تو کردے حق کی الفت مین فنا
عمر دو روزہ یہ اے دل تو غنیمت منفرد ہے

جس طرف دیکھا نظر آیا مجھے جلوہ ترا
دونو عالم مجھکو اپنے حق مین کوہ طور ہے

اَینَمَا کُنتُم سے قربت یہہ ہوی حاصل مجھے
مین ترے نزدیک ہون اور کب تو مجھسے دور ہے

تجھسے جو ہوتے ہین صادر فعل وہ تجھسے نہان
ہے وہی ہر فعل کا مختار تو مجبور ہے

حق کو دکھلانے کا دعوے کفر ہے اے شیخ جی
کون یان حق کے سوائے ناظر و منظور ہے

لامکان کی سیر اک پل بھر مین کر آتے ہین ہم
زاہدون کے حق مین یہہ منزل کڑی ہے دور ہے

باقی باللہ جو ہین وہ کرتے نظارہ ہین ترا
ورنہ دیکھے ہر کوئی تجھکو کہان مقدور ہے

رب کو ظاہر کرکے اے محبوب خود ہو جا نہان
عارفان حق جو ہین اُن کا یہی دستور ہے

نجا تو تم کہ کیسے ہین ہم بنای ہوئے | عدم سے آپ ہی ہستی مین ہم مین آئی ہوئے

کہلا جو نیک کے تیری راہ عشق مین بیٹھا
خودی ہو جن مین وہ کیونکر ہون تجھکو پائے ہوے

صلوٰۃ وصوم مبارک ہو زاہدو تم کو
ہم اپنے یار سے میٹھی ہین دل لگائے ہوے

اگر وہ بام پہ آجائین حشر ہو برپا
نقاب مین نہین ہیو جہ منہ چھپائے ہوے

فراق حشر سے تیرا وہ شور کرتے ہین
خموش رہتے ہین وہ جو ہین تجھکو پائے ہوے

کسی سے کیا کہین قالو بلیٰ کی باتو نکو
ہم ہی کہائے ہوئے ہین ہم ہی سنائے ہوے

جو یاد خود کی رہے وہ یاد حق ہے اے محبوب
خودی مین رہتے نہین ہین خدا کو پائے ہوے

عیان جلوہ ہے ہر فرد لبشر سے
وہ کیونکر چھپ سکے اہل نظر سے

فنا فی اللہ کی منزل ہوی طے
مرا سر گہسگیا جب سنگ در سے

جو ہین مردان میدان محبت
وہ راہ عشق مین چلتے ہین سر سے

انا من نور سے واقف جو ہو جائے
وہ ملجائے نہ کیون خیر البشر سے

ملی ہم کو حیات جاودانی
پیالہ جب ملا خواجہ کے گھر سے

اوسیکے زیر فرمان ہین دو عالم
اگر دیکھو حقیقت کی نظر سے

سراپا نور ہے جسم مبارک
پتہ ملتا ہے حضرت کی کمر سے

خلاف حکم مرشد جو کرے کام
نکیون اوس پر خدا کا قہر برسے

بجز اپنے پتہ چلتا ہے کس کا
سلف مین تخم تھے اب ہین شجر سے

کہان پہر عبد و رب کی اوسکو تمئیز
نہو آگاہ جب تک خیر و شر سے

نظر توحید پر ہے جن کی قایم
اونہین کیا کام ہے عیب و ہنر سے

غلط فہمی تری اچھی نہین یہہ
نہ تہا اول تو اب آیا کدہر سے

تمنا ہے یہی محبوب میری -
نہ نکلے صورت مرشد نظر سے -

غلط کہتے ہین وہ پردہ نشین ہے
عیان ہے صاف پوشیدہ نہین ہے

خودی باقی نہو گر تجہمین ایدل
تو پہر حق جلوہ گر ہے تو نہین ہے

مبارک قبلہ روئے تجہکو زاہد
جدہر وہ ہین اودہر میری جبین ہے

جو سمجہا خود کو اوسنے تجہکو پایا
جو ہے علم الیقین عین الیقین ہے

جسے تو ہوکے غافل دہونڈتا ہے
مکان دل مین ترے وہ مکین ہے

جنون عشق نے کی ہے یہہ حالت
گریبان ہے نہ باقی آستین ہے

خیال آئینہ جب سے سمایا
جہان ہم ہین مقابل وہ وہین ہے

عمل کے ساتہہ ہے فردوس دوزخ
سمجہہ غافل کہ جو کچہہ ہے یہین ہے

نزولی اور عروجی ہے یہی سیر
وہی ہے آسمان وہ ہی زمین ہے

تو خود کو دیکہہ آئینہ مین دل کے
کہ تجہسا کون دنیا مین حسین ہے

جدا اب تجہسے نجان اوسکو تو ہرگز
تری شہ رگ سے وہ بالکل قرین ہے

جسے تحت الثری سمجہا تہا مین نے
وہی حق مین مرے عرش برین ہے

رحیم اللہ شاہ کہتے ہین جن کو
اونہین کا نام لیوا اکمترین ہے

ہے مذہب عشق اپنا پھر تو محبوب
کہان ذکر نسب اور کفر و دین ہے

تو خود عشق ہے آپ ہی حسن ہوکر تو یوسف ہے آپ اور خریدار تو ہے
جلالی جمالی مین دو رنگ تیرے کہین نور تو ہے کہین نار تو ہے
تو مولا ہے میرا مین بندہ ہون تیرا نچایا مجھے تو نے تو مین بہی ناچا
تو ہے مثل غسال اور مین ہون مردہ مین مجبور ہون اور مختار تو ہے
فنا کسکی ٹہیری بقا کسکی ٹہرے زمین آسمان جبکہ ہون نور تیرے
جدہر آنکھ اوٹہائی اودہر تجھکو پایا صفت ذات فعل اسم آثار تو ہے
گمان و یقین کو بجہا کر جو دیکھا ظہور احدیت اور وحدت کا پایا
کہین بیخبر خود ہی سے خود بنا ہے کہین عشق مین اپنے سرشار تو ہے
نہ بندہ نہ رب ہے تری ذات نادان کھلے راز خود کا تو ہوگا پشیمان
وہی کفر ہو جایگا تیرا ایمان ہمیشہ بدل حس سے بیزار تو ہے
دو عالم مین جانا تیرا غیر کب ہے نہ تھا پیشتر اور نہ ہوگا نہ اب ہے
لباس عدم کو پہنکر سراپا ہوا جگ مین ہر جا نمودار تو ہے
یہی عرض ہے تجھ سے میری خدایا مرے تن مین جبتک کہ ہو تار دم کا
نہوا اپنی ہستی کی مجھکو خبر کچھہ رہے دم سی جاری کہ ہر بار تو ہے
نہین ہے کوئی توشہ گو عاقبت کا بھروسہ اگر ہے تو تیری کرم کا
نظر کر نہ عصیان پہ محبوب کے تو سنا ہے کہ اللہ ستار تو ہے

جلوہ یار نظر آتا ہے
ہے ترے باغ مین جب جاتا ہون
بخت بیدار نظر آتا ہے
گل بہی اک خار نظر آتا ہے
شئے وحدت سے یہان ہر ذرہ
مثل آئینہ صفا کر دل کو
مست و ہشیار نظر آتا ہے
دیکھ ابہی یار نظر آتا ہے
برسون بے ہوش ہا کرتا ہون
تو جو اکبار نظر آتا ہے
مجھکو ہر شئے مین تمہارا جلوہ
آئینہ دار نظر آتا ہے
ہے جنہین چشم بصیرت اونکو
وہ نمودار نظر آتا ہے
دو جہان مین بلباس دیگر
اک وہی یار نظر آتا ہے

رحمتی سب ہین مگر تو محبوب
اک گنہگار نظر آتا ہے

بنے ہین آپ جب رہبر معین الدین اجمیریؒ
ہر اک تاجی نہو کیونکر معین الدین اجمیریؒ
سیادت سی سیادت ہے ولایت سی ولایت ہے
بھرے ہین آپ مین جوہر معین الدین اجمیریؒ
جو پہنچا آپ کے در پر ہوا وہ واصل مولا
ہوا ہے تجربہ اکثر معین الدین اجمیریؒ
نگاہ فیض سے جب خاکدان ہے غیرت گردون

نکہون ذرہ بنے اختر معین الدین اجمیری رض

عقیدت مند روضہ کو ترے فردوس کہتے ہین
رہے اجمیر گردون پر معین الدین اجمیری رض

شہنشاہ بادشاہو نکا وسیلہ ہے گداؤن کا
بنا ہے ہند کا افسر معین الدین اجمیری رض

ولی تو وہ کہ تیرا انبیا کے ساتھ محشر ہو
کوئی کیا ہو ترا ہمسر معین الدین اجمیری رض

جگر مین داغ دلمین درد ہے مشتاق دید آنکھین
بھرے ہین آپکے سب گہر معین الدین اجمیری رض

کہین خواجہ معین الدین کہین خواجہ رحمۃ اللہ
بدلتے روپ ہین اکثر معین الدین اجمیری رض

۱۱۵

ارادہ جب نکلنیکا کرے جان تن سے اے محبوب
تو ہر دم ہو مرے لب پر معین الدین اجمیری

نظر مین غافلونکی ظاہرا اک شئی معماہی
من و تو سے بری ہے شان ذات کبریائیکی
میسر ہے جنہین دیدار حق ہر وقت عالم مین
مین محو ذات ہون مجھکو خبر مطلق نہین اپنی

مگر یہہ تو کسینے بھی نجانا حق ہویداہی
تو پھر ایدل تا لحق کا عبث تیرا یہ دعواہی
بھلا فرمایئے پھر آنکو کب جنت کی پرواہی
نجانو نہین خدا ہی کون کس کا نام بندا ہی

بمقام دید میں کب دخل ہے رائی و مرئی کا
وہ کافر ہی کہا جسنے کہ تجھکو ہمنے دیکھا ہے

جدا ہوں شکل میں لیکن صفت میں ملاقی ہوں
حباب آسا ہی میری ذات تیری ذات دریا ہے

نکرلے شیخ دعوا عاشقی کا حسن پیرا کو
وہی معشوق در پردہ وہی خود آپ شیدا ہے

جو ذات پاک کہلایا احد تھا گنج مخفی میں
وہی وحدت کی منزل میں محمد خود بن آیا ہے

جدھر میں دیکھتا ہوں تجھکو ہر اک شے میں پاتا ہوں
یہاں نہیں جب سے پہچان جہاں تو جلوہ فرما ہے

جو عاشق ہیں وہ یاد حق سے دم بھی نہیں غافل
عبادت یہہ ہی جسمیں نہ جلسہ ہے نہ سجدا ہے

وہی ہی لامکان میں جسجگہ رہتا ہوں اے زاہد
مری آنکھیں مدینہ ہیں تو دل ہی ایک کعبا ہے

حیات و موت بس اک کھیل ہے محبوب کے حق میں
کہ دن بھر میں ہزاروں بار مرتا اور جیتا ہے

رہی کوئی نہ کوئی بات خدایا باقی
دل گیا پاس سے تو درد ہے دلکا باقی

فائدہ کچھہ نہوا ہوکے خودی سے فارغ
بیخودی میں بھی وہی تجھسے ہی پردا باقی

دو لو عالم میں کوئی تیرے سوا ایجانا
تھا نہ قبل اسکے نہ اب ہے نہ رہیگا باقی

ذات سے جسکو تعلق نہو وہ کیا جانے
فانی کہتے ہیں کسے نام ہے کسکا باقی

میں رہوں یا نہ رہوں غم نہیں مجھکو لیکن
تیرے جلوہ کو رہے دیدۂ بینا باقی

دیکھکر کارگہہ ہیچ کو یہہ حال کھلا
فانی ہر اک ہے فقط آپ کو دیکھا باقی

درگزر ورد و وظائف سے کوئی کام نکر
جس سے دنیا میں رہے نام ہمیشا باقی

اک قیامت ہی مجھے روپ ہے لینا انکا
ملکے بھی اون سے ہے ملنیکی تمنا باقی

تو ہی عشق ازل حسن ابد ہے محبوب
مرکے بھی کیوں نہ رہے خلق میں چرچا باقی

جلوہ اپنا دکھا دیا کسنے
نیند میں میں خودی بیخود تھا
احد و احمد کا بھید بتلاکے
کہیں کسنے الست کی باتیں
دل سے بیرنگیاں تھیں ساری
کہیں طالب کہا کے پیر کہیں

مجھکو مجنوں بنا دیا کسنے
تو نہیں تو جگا دیا کسنے
خود سے خود کو بھلا دیا کسنے
پھر جواب بتا دیا کسنے
رنگ اپنا جما دیا کسنے
خود کو اپنا پتہ دیا کسنے

جام وحدت پلاکے اے محبوب
رنگ ہستی مٹا دیا کسنے

تو نے گر زنگ خودی صاف مٹائی ہوتی
کیوں نہ تصویر صنم دل میں سمائی ہوتی
باغ وحدت کی ہوا تو نے جو کھائی ہوتی
قید کثرت سے نکیوں صاف رہائی ہوتی
عبد معبود نہو تو وہی حق ہے ہمہ اوست
ورنہ الحاد سے کیونکر نہ برائی ہوتی

مردہ دل ایک بھی باقی نہ جہان میں رہتا
تم نے پردے سے اگر آنکھ لڑائی ہوتی
بے سبب کے سبب کا ہو تعین کیونکر
ذات خلاق نہ ہوتی تو خدائی ہوتی
اپنی ہستی کو اگر ہمنے مٹایا ہوتا
اسطرح یار میں ہم میں نہ جدائی ہوتی

لب پہ لاتے نہ ہم دوست کا لفظ اے محبوب
تم نے تعلیم اگر پیر سے پائی ہوتی

کسطرح سامنے تیرے وہ مہ لقا رہے
ہستی کو اپنی صاف مٹادے جو آئینا
سودا اسکے دماغ میں ہو ن لقب تری ثنا
رکھکر خودی کہیں کسلئے پھرتا ہے دربدر
یا پیر حشر میں بھی ترا ساتھ ہو نصیب
صورت سے اپنی آپ رہیگا تو بے خبر
توحید ہے وہی کہ نہ ہو کوئی غیر حق

جبتک نہ آئینہ ترے دلکا صفا رہے
ممکن ہے وہ جہان میں زندہ سدا رہے
دل میں خیال آنکھوں میں جلوہ ترا رہے
گم کردے آپکو تو خدا ہی خدا رہے
اپنا غلام کہیں ڈھونڈتا رہے
جبتک نظر میں تیرے جما آئینہ رہے
ہے شرک اسیکا نام کہ تو اور خدا رہے

محبوب میں جو ترک تعلق ہے آپکو ن
اوس سے جدا نہ میں نہ وہ مجھسے جدا رہے

کس شئی مین یہ جان نہ تری جلوہ گری ہے
افسوس ہے اُنپر کہ جنہین بیخبری ہے

گل ہے نہ تری اور نہ بلبل ہے کوئی اور
گلشن ہے وہی ہے وہی نسیم سحری ہے

کیا جان سکے کوئی طلسمات کو تیرے
ہر چیز مین موجود ہی ہر سب سے بری ہے

جو سامنے آیا وہ ہوا اسیر زمانہ
یہہ تجھہین کرامت ہے کہ جادو نظری ہے

لازم نہین انسان کو خوشی مرگ عدو پر
جو چیز ہے مخلوق مین آخر سفری ہے

ہر رنگ سی ہر چیز مین ہے یار کا جلوہ
انسان تو نہین انسان ہی پر یون ہی ہی ہے

سب لوگ کہان صاحب عرفان تو وہی ہین
جو کہتے ہین محبوب کی ہر بات کھری ہے

ساقی میخانہ ہمیشہ ترا آباد رہے
ہر گھڑی تجھکو مری مجھکو تیری یاد رہے

جو ہوا در کا ترے دل سے غلام اے جانان
قید ہستی سے نکلوں اپنی وہ آزاد رہے

دہر مین ذاکر و مذکور کے چرچے کبتک
ہو فنا اب کہ تو ہو نکو کوئی یاد رہے

صاف ظاہر ہے وہ یہہ اُسکا نہین ہے منشا
دید سے شاد کوئی اور کوئی ناشاد رہے

الفت گل مین نہ مست جائے جو تو بلبل دل
رات دن کیون نہ کمین مین ترے صیاد رہے

ولے نادانی و غفلت کہ نہ لی اپنی خبر
عمر بھر عشق مین ناحق ترے برباد رہے

نہین جینے کا مزا منزل یکتائی مین
لطف ہو ساتھہ مرے گروہ پریزاد رہے

خوف دوزخ نہ اوسے خواہش جنت یا پیر
جسکے تو ساتھہ رہی اور تو جسے یاد رہے

کہدے محبوب انا لحق تجھے کیا غم ہے اگر
تیغ کھینچے ہوے سر پر ترے جلاد رہے

کوئی شئے اُس سے سوا نہو عرفان ہے یہی
غیر کو دیکھنا اور غیر کا رکھنا ہی خیال
اپنی ہستی کو فنا ہستی حق مین کرنا
جلوہ آنکھو نہین ہوا اور لب پہ ترا ذکر مدام
تری ہستی رہے جبتک نہو شرک سے پاک
جاننا آپ کو اور مرنیکے آگے مرنا
نہو تبدیل حقیقت کسی شئے کی اور پھر
دیکھتا بولتا سنتا جو ہی تیرے تئین

مجھکو جو کچھ نظر آئے کہون جانان ہے یہی
زاہدا میرے لئے خار مغیلان ہے یہی
قرب کہتے ہین اسے وصل کا سامان ہے یہی
ہے مری دلمین تو بس حسرت ارمان ہے یہی
قال یزدان ہے یہی قول بزرگان ہے یہی
دین و ایمان ہے یہی معنی انسان ہے یہی
غیر حق کوئی نہو معنی عرفان ہے یہی
جان اُسکو نہ تو بندہ کبھی سبحان ہے یہی

دیکھکر شعر مرے کہتے ہین محبوب احباب
شور سنتے تھے بہت جس کا وہ دیوان ہے یہی

چھوڑ دے جو کچھ ہے اے دل تجھمین خود پرستی ہے
ذبح مرغ سا ہو جا جبکہ تو کہے تکبیر
جز خدا کبھی اسمین غیر کو نہ آنے دے
غور سے جو تو دیکھے وہ نہان تجلی ہے
وہ بھی ہے کوئی طاعت جسمین ہوتی ہے اُٹھ بیٹھ
کیون نزول فرمائے پھر وہ ذات [illegible]
رکھکے یار کو آگے [illegible]

نیست ہے جہان سارا ایک اُسکی ہستی ہے
ورنہ تیری ہر طاعت عین بت پرستی ہے
قلب آدم اے زاہد اک عجیب بستی ہے
جسکے واسطے خلقت رات دن ترستی ہے
آپ کو مٹا دینا خود خدا پرستی ہے
خاص جام وحدت کی جسکو مستی ہے
[illegible] خلق [illegible]

ظہور احمد و الا کہین کچھہ ہے کہین کچھہ ہے
کہین ادنے کہین اعلا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

کہین مے ہی کہین بھٹی کہین ساقی کہین ساغر
کہین خود آپ متوالا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

کہین گلشن کہایا اور کہین مالی کہین بلبل
کہین نرگس کہین لالا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

کہین خود عشق مین اپنے ہے آپ ہی مست او بیخود
کہین کرتا ہے خود نالا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

وہ گرچہ ایک ہے پر اُسکی ہین نیرنگیان لاکہون
کہین گورا کہین کالا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

کہین وامق کہین عذرا کہین شیرین کہین فرہاد
کہین مجنون کہین لیلا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

کہین محبوب کہلایا کہین خواجہ رحیم اللہ
کہین بندہ کہین مولا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

۱۲۴

توجستجو مین جسکی آوارہ کوبکو ہے
ہے کون غیر تیرا اناداں وہ توہی تو ہے

آئینہ ذات کا تو مظہر صفات کا تو
دل ہو ہی ہو ہی تیرا اور جان ہو ہی ہو ہے

زاہد انا و ہو مین کب فرق ہی سر مو
کہتا انا ہے وہ ہی جس سے صدائے ہو ہے

کیہ حال پوچھتا ہی تو قرب حق کا مجھسے
ہے کون اس سوا یان کہتا جو غیر حق ہون
تو آئینہ ہے میرا مین آئینہ ہون تیرا
اشتباہ طاعت جب ہو تو جان لے یہہ
بیعت کا کیون ہے منکر زاہد یہ کیا نہ دیکھا

حق مجھمین مین ہمین جھمین جسطرح گل مین بو ہے
بازا دوئی سے غافل کیسی یہہ تیری خو ہے
حیران ہون جلوہ فرمان وہ مین مین کبھی تو ہے
مین فعل ہون تو فاعل مین کیا ہون تو ہی تو ہے
قرآن مین خود خدا نے فرمایا وابتغو ہے

محبوب یہہ تو بتلا کس رخ کرون مین سجدہ
کرتا نظر جدھر ہر ہون حق میرے روبرو ہے

ملک کیا حور کیا جن و بشر مین
نظر آیا نہ کوئی غیر تیرا
کرے مردے کو گر زندہ عجب کیا
نہ داخل مجھمین وہ مجھہ سے نہ خارج
برائے حج حرم کو جائین کیون ہم
جہان چاہو رہو مرضی تمہاری
جہان کا قرب غافل بعد کیسا
اوسیکو جانئے مومن حقیقی
اگر ہو غیریت ہمراہ تیرے
نفی کیا کون نافی کس کی منفی

اوسیکو جلوہ گر پاتا ہون ہر مین
سمایا جب سے تو میری نظر مین
بھری قدرت خدا کی ہے بشر مین
کہ جیسے شمس کا پر تو قمر مین
کہو کیا کچھ نہین ہے اپنے گھر مین
سویدا مردمک تار نظر مین
بشر حق مین ہے اور حق ہے بشر مین
رہے راضی اگر نفع و ضرر مین
سمجھہ لے ہے طرا دہو کا سفر مین
پتہ دو کا کہان ہے کے نگر مین

رحیم اللہ ہے اے محبوب تیرا
نہ رو دکھیان کے تو خوف و خطر ہین

لے کہبر یا سا نور یا ہماری رے
پار لاگے نور یا ہماری رے

کثرت مین سیر کرتے ہین وحدتکی ہم مدام ۔ روزہ نماز ہی ہی بس اپنی صبح و شام

ناہین ہم کا کہبر یا ہماری رے

گذرا جو فعل و نسبت و سم دلنشان سے ۔ پایا مکان ہم نے پری لامکان سے

چھوٹی ہم سے نگریا ہماری رے

آلان کما کان ہماری ہی حقیقت ۔ یہہ بات بتائی جو ہوی پیر و الفت

بڑھ گئی اب عمریا ہماری رے

مکار و شوخ دیکھے ہین تجھ سے بہت ہی کم ۔ کھو بیٹھے ہستی اپنی صنم تجھکو پا کے ہم

لڑی جب سے نجریا ہماری رے

مانندنے کے ہم مین تو تانی ہو تم بجا
جب تم نہو پہر کہان سے کا لگے پتا

تم سے باجت بانسریا ہماری رے

آیا نہ دوسرا مین نظر کوئی دوسرا
ہر ذرہ حق مین اپنے ہے آئینہ بنگیا

رنگی جب سے چندریا ہماری رے

محبوب کچھہ جو آنکھہ مین جلونکا نور ہے
ہر شئے مین دیکھئے تو اوسی کا ظہور ہے

یون ہی گذری عمریا ہماری رے ١٢٥

مخمس در شان مولائی و مرشدی حضرت خواجہ رحیم اللہ شاہ چشتی القادری قبلہ و کعبہ مد ظلہ العالی

باصفا و باخدا خواجہ رحیم اللہ شاہ
حق رس حق آشنا خواجہ رحیم اللہ شاہ

رہنما و حق نما خواجہ رحیم اللہ شاہ　　مصدر صدق و صفا خواجہ رحیم اللہ شاہ

متقی و بے ریا خواجہ رحیم اللہ شاہ

خاندان چشت کے ہین عارف و کامل جناب　　سارے عارف ذرہ ہین اور آپ ہین آفتاب
ذکر حق مین آپکی یکسان ہی بیداری و خواب　　مختصر یہ ہی کہ حضرت آپ اپنے ہین جواب

شاغل ذکر خدا خواجہ رحیم اللہ شاہ

ذی ہنر ہین جمع ہین فن ہی نسب مین ذی کمال　　دیکھئے جس فن مین حضرتکو تو ہین اک بیمثال
سب نے دیکھا ہر توجہ مین ہی حضرتکے یہہ حال　　آپنے ڈالی نظر جسپر کیا اسکو حلال

کہتے ہین نام آپ کا خواجہ رحیم اللہ شاہ

آپنے دم بھر مین کئی جاہل کو کامل کردیا　　ہمنے دیکھا بیدلونکو صاحب دل کردیا
گمرہون کو جانب حق صاف مائل کردیا　　سارے بد اعمال کو نیکونمین شامل کردیا

مرحبا صد مرحبا خواجہ رحیم اللہ شاہ

دیکھنا محبوب الہی ہوتے ہین پیر طریق
بنگیا خادم زمانہ حضرت ایسے ہین خلیق

آپ سے آئی او پہر بحر مصیبت کے غریق
ٹل گئین میری بلائین جب لیا نام شفیق

کہدیا جب منہ سے یا خواجہ رحیم اللہ شاہ

مخمس بر غزل مولانا مولوی حضرت سید شاہ افتخار علیشاہ چشتی القادری المتخلص وطن قدس اللہ سرہ

اوٹھے جب تک نہ پردہ ماسوا کا
نہ پکڑے ہاتھہ جو اہل صفا کا

تو کیا جھگڑا مٹے ما و شما کا
اوسے دیدار ہو کیو نکر خدا کا

۱۲ ندیکھا جس نے چہرہ مصطفےٰ کا

سمجھکر رمز ہی و ھا و ھُو کو
رہے باقی خودی جسین تو سمجھو

دو رنگی چھوڑکر اک رنگ ہو لو
وہ کیا پائیگا اِلّا اللہ کے سر کو

نہ لایا فہم مین جو بھید لا کا

نہین حق کے سوا معبود کوئی
نہین حق کے سوا مقصود کوئی
نہین حق کے سوا مشہود کوئی
نہین حق کے سوا موجود کوئی

یہی مطلب ہے لفظ ما سوا کا ٥

ہو مجھہ سے کیا بیان ذات اکرم
ہے ہین جنکے باعث ولو عالم
سمجھتے ہین انھین اپنا خدا ہم
پہرین کیون نکرنہ گرد مصطفےٰ ہم

یہی کعبہ ہے ارباب صفا کا

بتا اے دل مین سمجھون کس کو فانی
کہ ہر اک شئے ہے باقی کی نشانی
کھلا راز حدیث من راٰنی
یہی ہے کیف تدظل کی معنی

جہان سایہ ہے اوس نور خدا کا۔

سمجھہ خود کو ابھی سمجھیگا تو کب
نہ کہہ خود کو کبھی بندہ کبھی رب
تو خدا کا یہی ہے خاص مطلب
کھلیگا عقدۂ لا عبد ولا رب

اگر پردہ اوٹھے ما و شما کا

ہوا جب کشف الانسان سرّی
ضیا دلمین سمائی تجھکو پھر یہ
خبر مجھکو رہی مطلق نہ اپنی
نظر آتا ہے سر سو شان حق کی

مقابل آئینہ ہے اینما کا

تمہین جو چشم حقیقت ملگئی ہے
اسے جو سمجھے وہ حق کا ولی ہے
وہ کہتے ہین ہر اک شی مین وہی ہے
خدا آئینہ شان نبی ہے

نبی آئینہ ہے شان خدا کا

اگر محبوب کوئی تجھسے پوچھے
حواس خمسہ کو باطل جو کر دے
بتا دے صاف معنی زندگی کے
وطن ہے ہمکلامی اوسکو حق سے

ہو جو آشنا اپنی صدا کا

مخمس دیگر

۱۴۶

یون تو عاشق ہی مریجان زمانہ تیرا
ہے مگر اور ہی شی چاہنے والا تیرا

مین ہوا آپ کو گم کر کے شناسا تیرا — کیون نہ ہر پل مجھے حاصل ہو نظارا تیرا

دیدہ میرا بھی بعینہ ہے جھروکا تیرا

درحقیقت ہے کسی دخل تری خلوت مین — کامیابی نہوی ایک کو بھی خلقت مین

کوئی حیران ہی وحدت مین کوئی کثرت مین — صورت عکس ہے ہر شخص یہان حیرت مین

آئینہ ہی نہین اک محو تماشا تیرا

خود سے واقف نہو جبتک وہ بھی کیا دیکھے — ورنہ توحید مین دو رنگی کے جھگڑے کیسے

تو چھپا لاکھ مگر دیکھ ہی لیتا ہون تجھے — دیدہ و دل مین نظر صاف تو آتا ہے مجھے

گھر جو میرا ہے وہ ہے آئینہ خانہ تیرا

دونو عالم مین جو کچھ ہے وہ ہے تیرا ہی ظہور — کون ہے شے جو نہین نور سے تیرے معمور

مین ہون کب تجھسے جدا اور تو کب مجھسے ہے دور — عالم غیب مین بھی تجھکو سمجھتا ہون حضور

بند آنکھین ہین پہ کرتا ہون نظارا تیرا

غلطی کی تم سے ہیں جو جانتے ہیں [illegible] | [illegible] ایسی [illegible]
کیون پریشان ہوئے ہیں تجھے تب [illegible] | [illegible]

ایک کو بھی نہیں معلوم ٹھکانا تیرا

شخص اور عکس ہے تو اور میں آئینہ ہوں
آپ میں رہ کے میں کس طرح تجھے دیکھ سکوں
مجھ سے جلوہ ہی ہر اک جا پہ ترا گونا گون
آپ سے جب میں گذرتا ہوں تجھے پاتا ہوں

دیکھتا ہوں تری آنکھوں سے تماشا تیرا

خوب محبوب ہی الفت میں بسر کرتا ہے
وہی زندہ ہے رہ عشق میں جو مرتا ہے
سب سے منہ پھیر کے تجھ پر جو نظر کرتا ہے
ہر نفس وہ ہی عالم میں رہا کرتا ہے

ہو گیا جب سے وطن محو تماشا تیرا ۱۴۰

مخمس بر غزل خواجگاہ طریقت پناہ مولانا حضرت شاہ خاموش صاحب چشتی القادری المتخلص بہ خاموش نور اللہ مرقدہ

چھوڑ لذات فنا راہ بقا لے بلبل
آپ کو عاشق صادق تو بنا لے بلبل

ماسوا اللہ سے دل اپنا پھنسالے بلبل — آشیان اپنا گلستان سے اٹھالے بلبل
باغ کو چھوڑ دے جنگل کی ہوا لے بلبل

چل چمن سے نہ اٹھا خاطر ناشاد کا ظلم — کہ اوٹھانا نہ پڑے ستم ایجاد کا ظلم
تیرے ہی سر پہ پڑیگا تری فریاد کا ظلم — باغبان کا ہے ستم دوسرا صیاد کا ظلم
جان ان دونون کے ہاتھ سے بچالے بلبل

آئی جس کام کو وہ کام تو لے اپنے سنوار — تجھ سوا کون ہے یاں غیر ذرا دل سے بچا
تو سمجھتی ہے جسے گل وہ ہے تیرے لئے خار — ہوگی معلوم تجھے اسگھڑی سب قدر ہما
جب تو پڑ جائیگی صیاد کے پالے بلبل

دید کیونکر ہو تجھے تو نہین اسکے قابل — خواہش وصل ہے گر خود سے ہو پہلے غافل
تجھ مین اوس گل مین ہے اک تیری ہستی حائل — پیچھے کرتی ہے کیا اس سے نہین تجھ حاصل
مثل پروانہ پر و بال جلالے بلبل

اون سے ملنا ہو تو دل لے سبزہ رہی یار
صورت سایہ خزان ہتی ہی ہمراہ بہار
بعد مرنیکے ہی پھر بد کا ہونا دشوار
پائداری ہی کہان صحبت گل ہے دن چار

اوس کی بو باس تو اپنے مین بسالے بلبل

ڈھونڈتی ہی تو جسے وہ ہی تجھی مین پیدا
بعد ازان کرکے معطل تو حواس خمسا
شوق بیدار ہی گر رہبر کامل کو تو پا
بیٹھ اک جاے تو بس کرکے تصور گل کا

کیون اڑی پھرتی ہے ہر جھاڑ کی ڈالے بلبل

اک جگہ بیٹھ تو کر گوشۂ عزلت کو پسند
یاد رکھ سننے ذرا حضرت محبوب کی پند
ورنہ تو گلشن عالم مین اٹھائیگی گزند
گل مقصود کی ہے چاہ تو کر غنچہ کو بند

غنچہ سان آپ کو خاموش بنالے بلبل

کرتے ہین مدحت جوان و پیر میرے پیر کی
دیکھا کس درجہ ہے توقیر میرے پیر کی
ان کا رتبہ وہ ہی سمجھے فقر حاصل ہی جسے
قدر کیا جانے کوئی بے پیر میرے پیر کی

مجھکو تم باقی نہ سمجھو ہوگیا فانی ہون مین
عاشقی پر جب سے ہے یہی شمشیر میرے پیر کی

ابھی ہر آئینہ سے ہے نظر جادو مصور کا اوستہ
دیکھتا ہے مجھکو ہی تصویر میرے پیر کی

جس کو تم سمجھے مکان ہو انکا ہے جائے ظہور
لامکان جو ہے وہ ہے جاگیر میرے پیر کی

مشکل ہو سے وہ نہ کیون ہو جائے حق ہی ہمکلام
گوش دل سے جو سنے تقریر میرے پیر کی

وقت آخر ہے مرے دلمین یہی یارب ہوس
آنکھ مین پھرتی رہے تصویر میرے پیر کی

منحصر اک مجھپہ کیا ہے دیکھنا محشر کے روز
ایک خلقت ہوگی دامنگیر میرے پیر کی

عمر اوتنی ہو کہ جتنی ہے مہ و خورشید کی
یا معین الدین شہ اجمیر میرے پیر کی

	مین کہان میری حقیقت کیا جو سر حق لکھون ہے فقط محبوب یہہ تاثیر میرے پیر کی	۱۳۲

صدقے ہو گرو کے ایسا تان جو اپنی خودیکو بھلاوتے ہے

ہر گھٹ مین اور ہر ہر گھٹ مین ہی درشن واکا پاوت ہے

اے مورکھ دونو عالم مین کوئی دوجا ولکے سواہی نہین

جو کہا یا تھا گنج خفی مین احد وہی رحیم کہا وت ہے

بہیو علم ملا پڑت پڑت نہین سو دیکھہ اس سے اے پنڈت

یہہ ہین اچہر علم لدنی کے کھوبن گرو کیسے آوت ہے

بغض وحسد وکینہ سے گذر کر جہوٹ سے تو پرہیز اکثر

رکھہ دیا دہرم کی سب پہ بحر گر انسان تو کہلاوت ہے

چہتا ہے اگر ہمدم سے ملے ہو واقف تو پہلے دم سے

ہے کیا یہہ کہان سے آوت ہی اور پہر یہ کہان پر جاوت ہے

خود آکے دکھا صورت اپنی یا منکو بلا تہاری نگری

یا خواجہ معین الدین حسن بن تورے جیا گھبراوت ہے

محبوب کہان یہہ سکت ہی تیری جو بیان ہو شان اجمیری

جسے چاہے کرے مردود جہان جسے چاہی وہ مولا بناوت ہے

من طبعزاد شاعر شیرین مقال سخنور ذی کمال مولانا مولوی میر سیف اللہ حسینی صاحب المتخلص بہ رسا متوطن سکندرآباد

شیخ محبوب معرفت آگاہ	جو فرید و وحید یکتا ہے

وہ طریق سلوک و فقر کا آج ہے
فیض یاب در رحیم اللہ ہے
لکھا دیوان سلوک مین کیسا ہے
داغ منصور کے جو دلمین تھے
ہے مطوّل پہ مختصر ایسا
ہے بتایا ہوا او دہرہی کا
یہہ چھپائے سی چھپ سکے کیونکر

سالک و رہبر و شناسا ہے
مقتدا جو محققون کا ہے
موج زن معرفت کا دریا ہے
اون گلون کا یہ عطر کھینچا ہے
ملہم غیب کا لطیفا ہے
جو زبان قلم سے نکلا ہے
مبدءِ فیض کا عطیا ہے

سال ترتیب معجمہ ہے رسا
شاہر غیب کا سراپا ہے
۱۳ ہ ۲۴

ایضاً

طبع شد دیوان محبوب ای رسا
می چکد معنی زہر لفظش چو جان

وہ چہ دیوان سرمۂ اہل بصر
یا بود معنی ز صورت جلوہ گر

سال طبعش خامۂ رنگین نوا
زد رقم - پاکیزہ دیوان خوبتر
۱۳ ہ ۲۴

نتیجۂ فکر ماہر اسرار خفی و جلی مولانا مولوی شاہ سید محمد ہاشمی صاحب صوفی المتخلص بہ ہاشمی متوطن سکندر آباد

صلیح و خوش شعار و عبدِ اَوّاہ
سخن گفتا بہنجار عزیزان
توان نطق اندر نطق پیداست
لِاَنَّ النُّطقَ نَفساً جَوہرِیّاً
جَزَاہُ اللّٰہُ خَیراً حِینَ اَنشَدَ
پئے عام نشیدِ دلربا بش
بگوش ہاشمی آن ملہم غیب

عتیقِ بزم تُربت شیخ محبوب
بافقہائے سُنّے از حسن اسلوب
نحے نیکو زہے زیبا چہا خوب
فَقُلْ رَحِّبْ قَدْ رِجَالُ مَطْلُوب
بِعُزِّہِ اِلٰہ رِفقنا فِی الحَقِّ مَنسُوب
تردد شد برآمد سعی مغلوب
بگفتا سال ختمم - آہنگ مرغوب
۱۳۲۴

نتیجۂ افکار گہربار شاعر ذی وقار سخنور والا تبار اوستاد محقق مولانا مولوی جناب محمد یعقوب علی صاحب المتخلص بہ سخنور سکندر آبادی۔

اللہ کیا دیوان لکھا توحید مین محبوب نے
کلک سخنور نے عجب لکھا سن تصنیف طبع

ہر حرف مین جسکے جمال کبریا ہی جلوہ گر
آئینہ محبوب مین دیکھے خدا ہی جلوہ گر
۱۳۲۴ھ

مسن طبعزاد شاعر حق آگاہ طریقت پناہ مولانا مولوی حضرت مشرف علیشاہ صاحب حسینی المتخلص مشرف متوطن سکندرآباد۔

مرشد کے فیض سے یہ لکھا ہے خوب دیوان تاریخ طبع اسکی اب نظم یہ ہے مشرف	مرشد کی شان گویا ہے شان شیخ محبوب لکھا کہے ہے یہ یادر دیوان شیخ محبوب ۱۳ ۲۴

مسن طبعزاد شاعر جادو بیان سخنور فصیح اللسان مولانا اوستادنا حضرت سید عبد الرحیم صاحب المتخلص شمس سکندرآبادی

شیخ محبوب خدا رس کی عجب تصنیف ہے سال اسکے طبع کا ہاتف نے مجھسے یہ کہا	کچھ نہیں توصیف میں تبہ ہر اشعار کا شمس کہدے ۔ مخترم گنجینہ ہے اسرار کا ۱۳ ۲۴

قطعہ تاریخ از نتائج فکر شاعر بلند اقبال وسخنور ذی کمال مولانا مولوی جناب محمد یوسف حسین صاحب المتخلص یوسف متوطن سکندرآباد

شیخ محبوب ہمایون عارف کامل کنون بہر فکر سال طبعش یوسف از روی بدیع	کرد تصنیفے پے احباب دیوان شگفت کاشف الاسرار شد آئینہ محبوب گفت ۱۳ ۲۴

اشتہار واجب الاظہار

جمیع صاحبان اہل مطابع نزدیک و دور و تاجران کتب والا
ذیقدر کی خدمت میں عرض ہے کہ یہ کتاب کے تمام حقوق
تصنیف و تالیف کے مصنف کیجانب سے مالک کتب خانہ
سکندر آباد کے پاس محفوظ ہے لہذا کوئی صاحب
چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نہ فرماویں ورنہ
نقصان کثیر کی زحمت نہ اٹھائیں بلکہ جس صاحب کو نسخے
مطلوب ہوں مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرمائیں۔ تاجران کو
فی صد پچیس روپیہ کمیشن دیا جائیگی فقط۔

المشتہر

حکیم ابو احمد مالک کتب خانہ تجارتی سکندر آباد دکن